دعوتی

نصابِ تربیت





ادارت وتقدیم

ابویحییٰ محمد زکریا زاہد

Dar-ul-Andlus

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

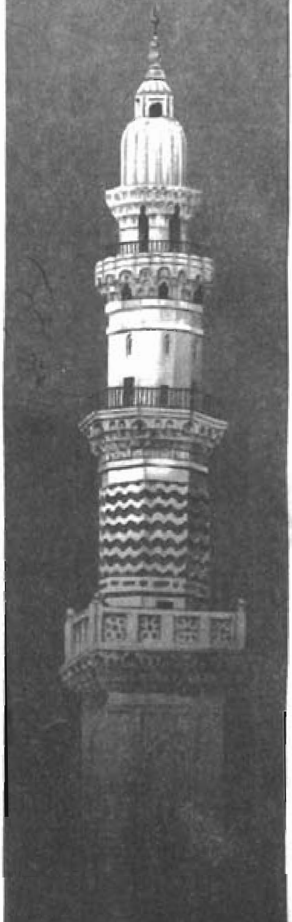
﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

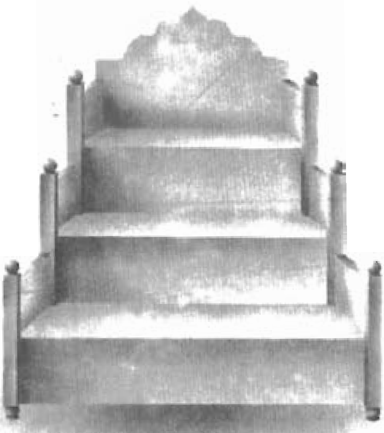
kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

5-7-2



دعوتی
نصابِ تربیت



ادارت وتقدیم
ابو یحیٰی محمد زکریا زاہد

دار الاندلس
Dar-ul-Andlus

4-لیک روڈ چوبرجی لاہور
+92-42-37230549

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
+92-42-37242314

Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407
E.mail: dar_ul_andlus@yahoo.com

نامِ کتاب: دعوتی نصابِ تربیت

ادارت وتقدیم: ابویحییٰ محمد زکریا زاہد

مصنفین

① الشیخ محمد بن جمیل زینو
② الشیخ عبدالسلام بن محمد
③ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی
④ الشیخ سعید بن علی بن وھف القحطانی
⑤ ابویحییٰ محمد زکریا زاہد

کمپوزنگ .... عبد القدوس
اشاعت اول .... اگست 2001ء
اشاعت دوم .... اکتوبر 2001ء
ناشر .... دارالاندلس
قیمت 60روپے

دارالاندلس
4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314
Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407
E.mail: dar_ul_andlus@yahoo.com

خطبہ مسنونہ

" اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ أَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔

﴿ یٰٓأَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ ولا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ○ یٰٓأَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا○ یٰٓأَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُو اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا○ یُصْلِحْ لَکُمْ أَعْمَالَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا○ ﴾

أَمَّا بَعْدُ ! فَإِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)وَ شَرَّالْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ"

****

عرض ناشر

اللہ رب العالمین نے امت محمدیہ کی فضیلت و برتری کا راز ہی یہ بتایا ہے: "تَأمُرُونَ بالمَعْرُوفِ وَ تَنھَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ." جماعۃ الدعوۃ اللہ کے فضل وکرم سے جہاں میدان جہاد میں آگے ہے۔ (جس کا اقرار خود دشمن کر رہا ہے) وہاں دعوتی میدان میں بھی دورہ صفہ کروا کر بے شمار داعی إلی اللہ تیار کر چکی ہے جو لوگوں کو دین، توحید، سنت اور جہاد کی طرف راغب کرنے کا اور عریانی، فحاشی، ٹی۔وی، وی۔سی۔آر، رشوت ستانی اور دیگر منکرات سے روکنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

بھائی ابو یحیی محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ نے دورہ صفہ (جو صرف پندرہ دن کی تعلیم اور ایک ہفتہ دعوتی میدان میں کام کرنے کا کام ہے۔) کے لئے بڑی محنت ولگن سے "دعوتی نصاب تربیّت" کے نام سے کتاب مرتب کی ہے۔ حقیقت میں انہوں نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ محترم موصوف نے ابتدائی داعی کے لئے ضروری علم اور معلومات جمع کر دی ہیں۔

یہ کتاب نہ صرف دورہ صفہ کے لئے مفید ہے بلکہ عام مسلمانوں کے لئے بہت ضروری اور نفع بخش ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بھائی موصوف کی اور جن بھائیوں نے اس کتاب کو تیاری کے مراحل تک پہنچایا، کی محنت کو شرف قبولیت بخش کر ان کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے اور مسلمانوں کو استفادۂ عام کی توفیق دے۔ آمین

محمد رمضان اثری

مسئول دارالاندلس

****

مقدّمہ

اللہ رب العالمین ہی وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کو ایسے کام کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرما دیتا ہے جن کی وہ قدرت و استطاعت نہیں رکھتے۔ پوری دنیا میں سب سے سچی اور ٹھوس حقائق پر مبنی اللہ کی کتاب قرآن حکیم، معتبر تاریخی مصادر اور آثار صحیحہ کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ابتدائے آفرینش سے کچھ ہی مدت بعد بنی نوع انسان۔ ''نظریہ توحید و شرک اور حق و باطل'' کی بنیاد پر دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ فرمایا:

﴿ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ﴾ [سورة التغابن:٢] ''وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ چنانچہ تم میں سے کوئی کافر (یعنی شرک و کفر اور بطلان پر قائم) ہے اور کوئی مومن۔'' اور ﴿ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ ﴾ [سورة النساء:٧٦] ''جو مومن (مسلمان) ہیں وہ تو اللہ کیلئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت (باطل نظاموں) کے لئے لڑتے ہیں۔'' کے مصداق ہر دو متضاد نظریات رکھنے والے ہر دور میں اپنے اپنے قانون اور دین کی تنفیذ کے لئے کوشاں رہے۔ نظریۂ دین اور منہج و مسلک کوئی سا بھی ہو اپنے نفاذ کے مرحلہ تک پہنچنے کے لئے اسے کئی ادوار سے گزرنا پڑتا ہے۔ اگر انسانوں کی طرف سے ہو تو پہلا دور ''اسے وضع کرنے'' کا ہوتا ہے اور اگر اللہ رب العالمین کی طرف سے ہو تو اس کا پہلا مرحلہ بذریعہ وحی انبیاء تک پہنچانے کا ہوتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس کی افادیت سے آگاہ کرنے کے لئے انسانوں

****

کے درمیان اس کی تشہیر اور دعوت کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کام میں مذکورہ بالا ہر دو متخالف ومتحارب گروہوں میں سے جس نے بھی اخلاص ولگن اور جہد مسلسل کے ساتھ انتھک محنت کر لی اس کے لئے اگلی منزل آسان ہوگئی ورنہ وہ ناکام ہوا اور دوسرا گروہ اس پر غالب آ گیا۔ تیسرا مرحلہ اس نظریہ اور دین کے عملی نفاذ کا ہے اور تب ممکن ہوتا ہے جب اس منہج ونظریہ کی حامل ایک ایسی مضبوط جماعت تیار ہو جائے جو اپنی تمام صلاحیتوں اور توانائیوں کے ساتھ اس عمل میں ہر اقدام کے لئے ہمہ وقت تیار ہو۔ چاہے انہیں اس راہ میں جانیں بھی کیوں نہ دینی پڑیں وہ اس سے بھی گریز نہ کریں۔

محترم بھائیو! اس وقت پوری دنیا میں اللہ رب العالمین کے دین حق کے مقابلے میں (کہ جو ایک سچا' سچا اور سب انسانوں کے لئے مکمل فلاح وکامرانی والا دین ہے)' تباہ کن نظریات والا طاغوتی نظام اور اللہ ذوالجلال کی صریح نافرمانی اور بغاوت والا مذہب جمہوریت اپنے اربہا دلدادوں کے ہاں کس قدر محبوب اور دلنشیں ہو چکا ہے کہ غیر تو غیر اپنے بھی اس فتنے سے محفوظ نہ رہ سکے۔ دین اللہ کے مقابلے میں شیطانی نظام باطل کی تشہیر ودعوت اور نفاذ میں دور حاضر کے فرعونوں نے اسے ''ورلڈ آرڈر'' قرار دے کر اللہ رب العالمین کی شریعت کو اور حاملین قرآن وسنت' اہل ایمان واسلام کو دنیا سے نیست ونابود کرنے کے لئے جو منصوبہ بنایا ہے۔ (اور اس پر وہ پوری قوت وشدت کے ساتھ عمل پیرا بھی ہیں) اگر ''حزب الرحمن'' نے ''حزب الشیطن'' کے اس تنفیذی مرحلے کے سامنے بند نہ باندھا تو یاد رکھئے

''تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں''

امام مالک رحمہ اللہ کے اس قول کہ: ''امت اسلامیہ کے آخر والے لوگ تب تک ہرگز فلاح نہ پا سکیں گے جب تک وہ اس امت کے پہلے والے لوگوں کے نقش قدم پر نہیں چلیں گے۔ فرقہ بندی سے بالکل پاک' خالصتاً قرآن وسنت پر مبنی جب جماعۃ الدعوۃ پاکستان نے مسلمانوں میں دین کی دعوت پیش کی اور طاغوتی نظاموں کو توڑنے کیلئے انہیں جہاد کے میدان میں نکلنے کی ترغیب دلا کر ان کی تدریب کا سامان کیا تو ہزارہا نوجوان اپنے رب کے وقار کو دنیا میں بلند کرنے کیلئے دعوت و جہاد کے میدان میں

نکل پڑے۔ والحمد للہ علی ذالک۔

جہاں تک دعوتی میدان میں بذریعہ تعلیم وتربیت ایک ایسی جماعت کے قیام کا تعلق ہے جو مسلم معاشرے میں ایسا کردار ادا کرنے کی اپنے اندر پوری صلاحیت اور قوت رکھتی ہو کہ اللہ کے دین کو مکمل طور پر ہر شعبہ زندگی میں نافذ کر سکے۔ بہرطور اس میدان میں کام بہت زیادہ ہے اور باصلاحیت افراد کی کمی پوری نہیں ہو پا رہی۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. البتہ خوش آئند بات یہ ہے کہ اس جماعتِ حقہ کی بیدار مغز قیادت اپنے فرض سے غافل نہیں ہے اور رات دن اسی تگ ودو میں ہے کہ پوری مملکت خداداد میں مذکورہ بالا مضبوط و مربوط اور ایک صالح سلفی جماعت، دعوت واصلاح کی بہت بڑی ذمہ داری کو نبھانے کے لئے اپنے اوصاف عالیہ کے ساتھ فی سبیل اللہ کھڑی ہو جائے کہ شاید اللہ رب العالمین اس ملک کی تقدیر بدل دے اور اسے ظلم واستبداد کے گہرے اندھیروں سے نکال کر صراط مستقیم کی روشن ڈگر پر چلا دے کہ جس سے یہ امت دنیا وآخرت کی کامرانیوں سے سرفراز ہو سکے۔

رسول اللہ ﷺ کے اسالیب دعوت میں سے ''لوگوں کے پاس خود جا کر انہیں اللہ کے دین کی دعوت دینے والا عمل'' اس امت نے چونکہ عرصۂ دراز سے چھوڑ رکھا ہے اور اس کمی کی وجہ سے بھی گمراہی بہت زیادہ پھیل رہی ہے۔ جماعۃ الدعوۃ کی مرکزی امارت نے کچھ عرصہ پہلے فیصلہ کیا کہ اس سنت کو زندہ کرنے کے لئے طلبہ، علماء اور عام ساتھیوں کی دعوتی تربیت کے لئے باقاعدہ طور پر ماہانہ ایک دورہ رکھا جائے کہ جس میں وہ دعوت کا کام سیکھ کر باہر نکلیں اور لوگوں کے پاس بازاروں، کارخانوں، تعلیمی وحکومتی اداروں، لاری اڈوں، ریلوے سٹیشنوں، کھیل کود کے میدانوں اور تمام رش والے مقامات پر جا جا کر انہیں عقیدۂ توحید، سنت کی اہمیت وفرضیت اور جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت دیں۔ امر بالمعروف والے ان بنیادی کاموں کے ساتھ ساتھ وہ بدعات وخرافات، بے حیائی، فحاشی وعریانی، رشوت ستانی، حرام خوری اور شرک باللہ جیسے تباہ کن کاموں کے ذریعے اللہ کی ناراضگی سے قوم کو خبردار کرنے والے نہی عن المنکر

****

جیسے اہم فریضہ کو بھی ادا کر سکیں۔

اس عظیم خیر العمل کے لئے چار سال قبل لاہور میں منعقدہ علماء کے ایک اجلاس —— کہ جس میں امیر جماعۃ الدعوۃ محترم حافظ محمد سعید حفظہ اللہ سمیت اکثر قیادت موجود تھی ایک ''دعوتی تربیتی دورے'' کا خطہ راقم نے تفصیلاً پیش کیا جسے مشاورت کے بعد اتفاق رائے سے قبول کرتے ہوئے ماہانہ ''دورہ صُفّہ'' کو منظور کیا گیا۔ پھر جب اس دورے کا آغاز ہونا تھا۔ امیر محترم نے یہ کام میرے ذمے ہی لگا دیا۔ چنانچہ آغاز کے دو دورے پورے ذوق اور دلجمعی سے کروائے تھے کہ تیسرے ماہ کسی اور ذمہ داری پر منتقل ہونا پڑا۔ اور یہ دورہ دوسرے بھائیوں کے سپرد کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام میں برکت ڈالی اور تھوڑے ہی عرصے میں لوگ سینکڑوں کے حساب سے ہر ماہ '' دورہ صُفّہ'' کے لئے مرکز طیبہ مریدکے پہنچنے لگے کہ جہاں انہیں پہلے دو ہفتے باقاعدہ اسباق پڑھائے جاتے ہیں' دعوت کا طریقہ کار سمجھایا جاتا ہے اور تیسرے ہفتے دعوت کے لئے دُور دراز تک علاقوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔

بحمد اللہ العزیز اب تلک پانچ ہزار سے زیادہ افراد اس دورے کے ذریعے اپنا عقیدہ' عمل اور منہج پختہ کر کے اللہ کی راہ میں نکل چکے ہیں کہ جن میں سے بہت بڑی اکثریت اپنے جہادی تربیت کے دورہ جاتِ خاصہ مکمل کر کے جماعت سلفیہ جماعۃ الدعوۃ کا حصہ بن چکی ہے اور باقی اعلیٰ نصیبے والے میدان قتال میں اتر کے غزوہ وشہادت کے مراتب پر فائز ہو کر اپنے رب کی جنتوں کے حقدار بن چکے ہیں۔ (ان شاء اللہ) مگر جو پیچھے ہیں؟ قرآن حکیم کے اس فرمان کے مصداق: ﴿ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ﴾ [سورۃ الاحزاب ۲۳] دعوتی میدان میں کام کرتے ہوئے بھی ان میں سے ہر ایک جہادی وادیوں میں اترنے کا منتظر اور شائق رہتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ان صفوی بھائیوں کی دعوت پر بے شمار لوگوں نے اپنے عقیدے' عمل درست کر لئے اور اللہ کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے۔ جنوری 2001ء سے دوبارہ پھر اس بڑے کام کا بوجھ اٹھانے کے لئے امیر محترم نے ذمہ داری لگا دی اور مرکزی ذمہ داران و

قائدین اور اُمراء کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ " دورہ صُفّہ" کی افادیت کے پیشِ نظر کیوں نہ اسے ملک کے مختلف مقامات پر شروع کر دیا جائے؟ چنانچہ کئی ایک مقامات پر اس دورے کو شروع کرنے کا باقاعدہ خطّہ تیار ہو چکا ہے اور اس پر عمل جاری ہے۔ واللّٰہ الموفق و ھُوالمُعین.

" دورہ صُفّہ" جیسے کسی بھی تربیتی عمل کے لئے معلّم و مربیّ ایک انتہائی اہم رول ادا کرتا ہے اور ایک تجربہ کار، منجھا ہوا، محنتی اور مخلص استاذ بھی تب ہی اس ضمن میں اپنا اعلیٰ کردار ادا کر سکتا ہے جب اس کے پاس پڑھانے کو ایک جاندار نصاب موجود ہو۔ قبل ازیں قرآن و حدیث اور آثار صحیحہ پر مشتمل ہمارے پاس ایک بکھرا ہوا نصاب تھا کہ جس سے کام چلایا جا رہا تھا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ اسے مرتب کر کے ایک ہی جلد میں جمع کر دیا جائے تاکہ متدرّب کے لئے آسانی ہو کہ جو کچھ اسے "اس اکیس روزہ" مدت میں سیکھنا ہے وہ سب کچھ کیا ہے؟ اور عام لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اس "دعوتی نصاب تربیت" کے کل نو ابواب ہیں۔ جن میں سے ہر باب ایک مکمل سبق کی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر ہر باب کی آگے مختلف فصلیں ہیں تاکہ ہر سبق کو بآسانی سمجھا اور یاد کیا جا سکے۔ یہ نصاب ایک عام ناخواندہ آدمی سے لے کر ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی تک کے افراد کو مدِ نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے تاکہ سب کے لئے اسے یاد کرنا آسان ہو۔ گویا اس نصاب کی مثال مشک عنبر کی سی ہے کہ جس قدر اسے رگڑا جائے خوشبو زیادہ دیتا اور پھیلاتا ہے۔

اس نصاب کو اللہ ذوالجلال کے قرآن، رسول اللہ (ﷺ) کے فرمان، امام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، فضیلۃ الشیخ/ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، فضیلۃ الشیخ/سعید بن علی بن وھف القحطانی رحمھم اللہ، محترم حافظ عبدالسلام بن محمد اور محترم ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظھما اللہ کی تصانیف سے مرتب کیا گیا ہے۔ ترتیب و تجمیع اور ادارت میں کہیں نقص واقع ہوا ہو تو اس سے آگاہ ضرور کیجئے گا۔ یہ امت کی امانت تھی کہیں سہواً غلطی نہ رہ گئی ہو اور آپ کا اس سے اعراض

****

کرنا ممدوح نہ ہوگا۔

آخر میں اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ امت کی اصلاح میں انہوں نے رات دن' پوری زندگی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے ——— استدعا کروں گا کہ اپنا سبق پڑھانے سے پہلے خود اس کا مطالعہ ضرور کریں۔ کیونکہ بغیر مطالعہ کے سبق پڑھانے والے کی مثال اس صحرائی مسافر کی سی ہے کہ جس نے ایک لق ودق صحرا کا سفر سیاہ اندھیری رات میں بغیر راہنمائی کے شروع کر دیا ہو وہ کسی بھی وقت سیدھی راہ سے بھٹک سکتا ہے۔

اے اللہ! ہماری اس کاوش کو خالصتاً اپنے لئے کرتے ہوئے اسے ہماری آخرت کے لئے توشہ اور خلائق کے لئے منفعت کا ذریعہ بنا دے۔ (اللھم آمین)

ابو یحییٰ محمد زکریا زاھد

مدیر دورہ جات صفہ

جماعۃ الدعوۃ پاکستان

منگل 10/ جولائی/ 2001. لاھور

****

من القرآن المجید

سورة الحجرات

برائے ترجمہ وتفسیر

پہلا باب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَاتُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ○ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَاتَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَلَاتَجۡھَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَھۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَاتَشۡعُرُوۡنَ ○اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَھُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَھُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَھُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّاَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ○ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُھُمۡ لَایَعۡقِلُوۡنَ ○ وَلَوۡ اَنَّھُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡھِمۡ لَکَانَ خَیۡرًا لَّھُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِیۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَھَالَۃٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِیۡنَ○ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ؕ لَوۡ یُطِیۡعُکُمۡ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَکَرَّہَ اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡیَانَ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوۡنَ○ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعۡمَۃً ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ○ وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ
حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ
وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ
الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ
بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ
اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا
اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ
اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَىَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰكُمْ
لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

الفاظ معانی

اَلَّذِیْنَ	لوگ جو کہ	تَحْبَطَ	غارت ہوجائیں۔ضائع ہوجائیں
آمَنُوْا	ایمان لائے	أَنْتُمْ	تم
لَا تُقَدِّمُوْا	مت آگے بڑھو	لَا تَشْعُرُوْنَ	تم نہ سمجھتے ہو۔
بَیْنَ	درمیان	یَغُضُّوْنَ	پست رکھتے ہیں۔دھیمی رکھتے ہیں
یَدَیِ اللّٰهِ	اللہ کے سامنے	عِنْدَ	پاس
وَاتَّقُوْا	اور ڈر جاؤ	أُولٰئِکَ	یہ وہ ہیں
اِنَّ	بے شک	اِمْتَحَنَ	آزمالیا ہے
سَمِیْعٌ	سننے والا	قُلُوْبَهُمْ	ان کے دلوں کو
عَلِیْمٌ	جاننے والا	لِلتَّقْوٰی	پرہیزگاری کے لئے
لَا تَرْفَعُوْا	نہ بلند کرو	مَغْفِرَةٌ	بخشش
أَصْوَاتَکُمْ	اپنی آوازوں کو	أَجْرٌ	ثواب۔بدلہ
فَوْقَ	اوپر	عَظِیْمٌ	بہت بڑا
لَا تَجْهَرُوْا	نہ بلند کرو	یُنَادُوْنَکَ	آپ کو پکارتے ہیں
لَهٗ	اس سے	وَرَآءِ	باہر۔پرے۔دور
بِالْقَوْلِ	بات کو	الْحُجُرَاتِ	کمرے (واحد۔الحجرۃ)
کَجَهْرِ	جیسے بلند کرنا ہے	أَکْثَرُهُمْ	ان میں سے اکثر
بَعْضِکُمْ	بعض تمہارے کا	لَا یَعْقِلُوْنَ	عقل نہیں رکھتے
لِبَعْضٍ	بعض کے لئے	وَلَوْ	اور اگر
أَنْ	ایسا نہ ہو کہ	صَبَرُوْا	وہ صبر کرتے

****

حَتّٰی	یہاں تک کہ	لَعَنِتُّم	ضرور تم مشکل میں پڑ جاؤ
تَخْرُجَ	تو نکلتا	وَلٰکِنَّ	اور لیکن
لَکَانَ	ضرور ہوتا	حَبَّبَ	اس نے پسند کیا ہے۔ محبت دی ہے
خَیْرًا	بہتر	زَیَّنَهٗ	اسے مزین کر دیا ہے، زینت دی ہے
غَفُوْرٌ	بخشنے والا	کَرَّهَ	ناپسند کیا ہے
رَحِیْمٌ	مہربان	اَلْفُسُوْق	نافرمانی، فسق
إِنْ	اگر	اَلْعِصْیَانَ	گناہ، نافرمانی
جَاءَ کُمْ	تمہارے پاس آئے	اَلرَّاشِدُوْنَ	بھلائی پانے والے
فَاسِقٌ	فاسق، بدکار، مجرم	فَضْلًا	فضل کے طور پر
بِنَبَاءٍ	کوئی خبر لے کر	نِعْمَةً	نعمت کے طور پر
فَتَبَیَّنُوْا	پس تحقیق کر لیا کرو	عَلِیْمٌ	جاننے والا
تُصِیْبُوْا	تم ایذا پہنچاؤ	حَکِیْمٌ	حکمت والا
بِجَهَالَةٍ	اَن جانے میں	طَائِفَتَانِ	دو جماعتیں
فَتُصْبِحُوْا	تو تم ہو جاؤ	اَلْمُؤْمِنِیْنَ	اہل ایمان، مسلمانوں کی
عَلٰی	پر	إِقْتَتَلُوْا	آپس میں لڑ پڑیں
مَا	جو	فَاَصْلِحُوْا	تو صلح کروا دو
فَعَلْتُمْ	تم نے کیا تھا	بَیْنَهُمَا	ان دونوں کے درمیان
نَادِمِیْنَ	پشیمان، ندامت اٹھانے والے	بَغَتْ	سرکشی کرے
وَاعْلَمُوْا	اور جان لو	إِحْدَاهُمَا	ان دونوں میں سے کوئی ایک
لَوْ یُطِیْعُکُمْ	اگر وہ کہا مانا کرے تمہارا	اَلْأُخْرٰی	دوسری
اَلْأَمْرَ	معاملہ	فَقَاتِلُوْا	پس لڑو

اَلَّتِیْ	جو کہ	لَا تَنَابَزُوْا	مت بدنام کرو
تَبْغِیْ	سرکشی کرے	بِالْاَلْقَابِ	برے القاب کے ساتھ
تَفِیْءَ	پھر آئے (مستقبل میں)	بِئْسَ	برا ہے
فَاءَتْ	پھر آئے (ماضی میں)	الْاِسْمُ	نام
بِالْعَدْلِ	عدل کے ساتھ	مَنْ	جو۔جس نے
اَقْسِطُوْا	انصاف کرو	لَمْ یَتُبْ	تائب نہ ہوا۔توبہ نہ کی
یُحِبُّ	محبت رکھتا ہے۔پسند کرتا ہے	اَلظّٰلِمُوْنَ	ظالم ہیں، ظلم کرنے والے ہیں
اَلْمُقْسِطِیْنَ	انصاف کرنے والے	اجْتَنِبُوْا	بچو
اِنَّمَا	نہیں سوائے اس کے کہ	الظَّنِّ	گمان
اِخْوَۃٌ	بھائی بھائی	اِثْمٌ	گناہ
اَخَوَیْکُمْ	اپنے دو بھائیوں کے	لَا تَجَسَّسُوْا	جاسوسی نہ کرو۔کھوج نہ لگاؤ
لَعَلَّکُمْ	شاید کہ تم	لَا یَغْتَبْ	چغلی نہ کھائے، غیبت نہ کرے
تُرْحَمُوْنَ	تم رحم کئے جاؤ	اَ	کیا؟
لَا یَسْخَرْ	نہ ٹھٹھا کرے	اَحَدُکُمْ	تم میں سے کوئی ایک
عَسٰی	شاید کہ	یَاْکُلَ	کھائے
یَکُوْنُوْا	وہ ہوں	لَحْمَ	گوشت
نِسَاءٌ	عورتیں، بیبیاں	اَخِیْهِ	اپنے بھائی کا
یَکُنَّ	ہوں	مَیْتًا	مردے کا
مِنْهُنَّ	ان سے	فَکَرِهْتُمُوْهُ	تم اسے ناپسند کرو گے۔گھن
لَا تَلْمِزُوْا	مت عیب لگاؤ	″	کھاؤ گے اس سے
اَنْفُسَکُمْ	آپس میں اپنے آپ کو	تَوَّابٌ	توبہ قبول کرنے والا

****

اَلنَّاس	لوگ
إنَّا	بے شک ہم نے
خَلَقْنَاکُمْ	تمہیں ہم نے پیدا کیا ہے
ذَکَرٍ	ایک مرد
أُنْثٰی	ایک عورت
جَعَلْنَاکُمْ	ہم نے کیا ہے تم کو
شُعُوبًا	کنبے۔ ذاتیں۔ قومیں
قَبَائِلَ	برادریاں، قبائل
لِتَعَارَفُوْا	تا کہ تم پہچانو ایک دوسرے کو
أَکْرَمَکُمْ	تم سے زیادہ معزز
أَتْقَاکُمْ	تم سے زیادہ پرہیزگار
خَبِیْرٌ	خبردار
قَالَتْ	کہا
اَلْأَعْرَابُ	گنواروں نے
آمَنَّا	ہم ایمان لائے ہیں
قُلْ	کہہ دیجئے
لَمْ تُؤْمِنُوْا	تم ایمان نہیں لائے
وَ لٰکِنْ	اور لیکن
قُوْلُوْا	تم سب کہو
أَسْلَمْنَا	ہم مسلمان ہو گئے ہیں
لَمَّا یَدْخُلْ	ابھی تک داخل نہیں ہوا

إنْ تُطِیْعُوا	اگر فرمانبرداری کرو تم
لَا یَلِتْکُمْ	وہ کچھ کم نہ دے گا تمہیں
بِاللّٰهِ	اللہ پر
لَمْ یَرْتَابُوا	وہ شک میں نہ پڑے وہ
〃	شک نہ لائے
جَاهَدُوْا	انہوں نے جہاد کیا
بِأَمْوَالِهِمْ	اپنے مالوں کے ساتھ
أَنْفُسِهِمْ	اپنی جانوں کے ساتھ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اللہ کی راہ میں
اَلصَّادِقُوْنَ	سچ بولنے والے۔ سچے
أَتُعَلِّمُوْنَ	کیا تم سکھاتے ہو؟
بِدِیْنِکُمْ	تم اپنا دین
یَعْلَمُ	وہ جانتا ہے
اَلسَّمٰوٰتِ	آسمانوں کے
یَمُنُّوْنَ	وہ احسان جتلاتے ہیں
عَلَیْکَ	تم پر
أَسْلَمُوْا	وہ مسلمان ہوئے
لَا تَمُنُّوْا	احسان مت جتلاؤ
هَدَاکُمْ	ہدایت دی تم کو
لِلْإِیْمَانِ	ایمان کی طرف
غَیْبَ	غیب کی باتیں۔ پوشیدہ چیزیں

حصہ برائے تحفیظ

سُورَةُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتُها(۱۹) رُکُوعُها(۱)

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ
فَهَدٰى ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ﴿۵﴾
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
يَخْفٰى ۭ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ښ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۭ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ
مَنْ يَّخْشٰى ۙ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾
ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۭ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۭ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ
اَبْقٰى ۭ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَکِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتُها(۲۶) رُکُوعُها(۱)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۭ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۙ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ
نَّاصِبَةٌ ۙ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۭ﴿۵﴾ لَيْسَ
لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۭ﴿۷﴾
وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾ فِيْ جَنَّةٍ

عَالِيَةٍ ۙ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۗ ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ ﴿١٢﴾ فِيهَا
سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۙ ﴿١٣﴾ وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۙ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ
مَصْفُوفَةٌ ۙ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۗ ﴿١٦﴾ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ
كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ
كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ
إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۗ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۙ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَن
تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۙ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۗ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا
إِيَابَهُمْ ۙ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | آيَاتُهَا (٣٠) رُكُوعُهَا (١)

وَالْفَجْرِ ۙ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا
يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ۗ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ
رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا
فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾
وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾
فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ۚ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۗ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا

ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾
وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ
اَهَانَنِ ۚ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۙ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ﴿۱۹﴾
وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا
دَكًّا ۙ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ﴿۲۲﴾ وَجِایْٓءَ
یَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىِٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ
الذِّكْرٰى ؕ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ۚ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَىِٕذٍ
لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۙ﴿۲۵﴾ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ
اَحَدٌ ؕ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ۖۗ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى
رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۚ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۙ﴿۲۹﴾
وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۚ﴿۳۰﴾

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیَاتُهَا (۲۰) رُكُوْعُهَا (۱)

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا
وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ
عَلَیْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ

****

أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَٰهُ
ٱلنَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا ٱقْتَحَمَ ٱلْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ
رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَٰمٌ فِى يَوْمٍ ذِى مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾
أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَتَوَاصَوْا۟
بِٱلصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾
وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا هُمْ أَصْحَٰبُ ٱلْمَشْـَٔمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌۢ ﴿٢٠﴾

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ | آیاتُہا (١٥) رُکوعُہا (١)

وَٱلشَّمْسِ وَضُحَىٰهَا ﴿١﴾ وَٱلْقَمَرِ إِذَا تَلَىٰهَا ﴿٢﴾ وَٱلنَّهَارِ إِذَا
جَلَّىٰهَا ﴿٣﴾ وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰهَا ﴿٤﴾ وَٱلسَّمَآءِ وَمَا بَنَىٰهَا ﴿٥﴾
وَٱلْأَرْضِ وَمَا طَحَىٰهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّىٰهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا
وَتَقْوَىٰهَا ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّىٰهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّىٰهَا ﴿١٠﴾
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَىٰهَآ ﴿١١﴾ إِذِ ٱنۢبَعَثَ أَشْقَىٰهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ ٱللَّهِ نَاقَةَ ٱللَّهِ وَسُقْيَٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنۢبِهِمْ فَسَوَّىٰهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَٰهَا ﴿١٥﴾

سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ | آیاتُہا (٢١) رُکوعُہا (١)

وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿١﴾ وَٱلنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ ٱلذَّكَرَ

وَالْاُنْثٰۤىۙ۝۳ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰىؕ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰىۙ۝۵
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰىۙ۝۶ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰىؕ۝۷ وَاَمَّا مَنْۢ
بَخِلَ وَاسْتَغْنٰىۙ۝۸ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰىۙ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰىؕ۝۱۰ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰىؕ۝۱۱ اِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدٰىۖؗ۝۱۲ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى۝۱۳ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
تَلَظّٰىۚ۝۱۴ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَىۙ۝۱۵ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ۝۱۶
وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ۝۱۷ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰىۚ۝۱۸
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤىۙ۝۱۹ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ
رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ۝۲۰ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى۠۝۲۱

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (۱۱) رُكُوعُهَا (۱)

وَالضُّحٰىۙ۝۱ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰىۙ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰىؕ۝۳
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ۝۴ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰىؕ۝۵ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۪۝۶ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا
فَهَدٰى۪۝۷ وَوَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰىؕ۝۸ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ۝۹
وَاَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ۝۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۠۝۱۱

****

سُورَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٨) رُكُوعُهَا (١)

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿٢﴾
الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿٤﴾ فَاِنَّ مَعَ
الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿٦﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿٧﴾
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾ ع

سُورَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٨) رُكُوعُهَا (١)

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿٢﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿٣﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿٦﴾
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿٧﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨﴾ ع

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (١٩) رُكُوعُهَا (١)

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۚ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿٢﴾
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿٣﴾ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا
لَمْ يَعْلَمْ ؕ﴿٥﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ﴿٦﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿٧﴾ اِنَّ
اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿٨﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى ۙ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿١٠﴾
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ﴿١١﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿١٢﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ

****

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾
سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿١٩﴾

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آياتها (٥) رُكوعها (١)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ
الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

سُورَةُ الْبَيِّنَة مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آياتها (٨) رُكوعها (١)

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ
وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ
الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾

****

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾

سُوْرَةُ الزِّلْزَال مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آيَاتُهَا (۸) رُكُوْعُهَا (۱)

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِاَنَّ
رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا
اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَمَنْ
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آيَاتُهَا (۱۱) رُكُوْعُهَا (۱)

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

سُوْرَةُ الْقَارِعَة مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آيَاتُهَا (۱۱) رُكُوْعُهَا (۱)

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾

****

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ
فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَاهِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٨) رُكُوعُهَا (١)

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ
الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧
ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٣) رُكُوعُهَا (١)

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٩) رُكُوعُهَا (١)

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝١ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ وَمَآ

****

أَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی
الْاَفْـِٕدَةِ ﴿٧﴾ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

سُوْرَةُ الْفِیْلِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیَاتُهَا (٥) رُكُوْعُهَا (١)

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿١﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ
كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ﴿٢﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ﴿٣﴾
تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿٥﴾

سُوْرَةُ قُرَیْشٍ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیَاتُهَا (٤) رُكُوْعُهَا (١)

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ﴿١﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ﴿٢﴾ فَلْیَعْبُدُوْا
رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ﴿٣﴾ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیَاتُهَا (٧) رُكُوْعُهَا (١)

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ﴿١﴾ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ﴿٢﴾ وَ
لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿٣﴾ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ﴿٤﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿٥﴾ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ﴿٦﴾ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿٧﴾

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیَاتُهَا (٣) رُكُوْعُهَا (١)

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿٣﴾

****

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٦) رُكُوْعُهَا (١)

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿١﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿٢﴾
وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿٣﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿٤﴾ وَ
لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿٥﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾ ع

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٣) رُكُوْعُهَا (١)

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿١﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ
اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؔؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾ ع

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٥) رُكُوْعُهَا (١)

تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿١﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا
كَسَبَ ؕ﴿٢﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۖۚ﴿٣﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ
الْحَطَبِ ۚ﴿٤﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿٥﴾ ع

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٤) رُكُوْعُهَا (١)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾ ع

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٥) رُكُوْعُهَا (١)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا (٦) رُكُوعُهَا (١)

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

من الأحاديث النبوية

(على صاحبها التحية والسلام)

انتخاب از اربعین نوویہ

دوسرا باب

1۔ «عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ إِنَّمَا لِكُلِّ مْرِىءٍ مَّا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُولِهِ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ»

[رواه إماما المحدثين ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن إبراهيم البخارى وَ ابو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيرى النَّيْسَابُورِىُّ فِي صَحِيْحَيْهِمَا]

مشکل الفاظ کے معانی

عَنْ	سے	مَا	جو
سَمِعْتُ	میں نے سنا	نَوٰى	اس نے نیت کی
يَقُوْلُ	کہہ رہا تھا۔ فرما رہے تھے	كَانَتْ	ہوئی
إِنَّمَا	بے شک	هِجْرَتُهُ	اس کی ہجرت۔ اس کا گھر بار چھوڑنا
بِالنِّيَّاتِ	نیتوں کے ساتھ ہے	يُصِيْبُهَا	اسے وہ پالے گا

****

إِمْرِیءٍ	آدمی	إِمْرَأَةٍ	کوئی ایک عورت (کسی عورت کیطرف)
يَنْكِحُهَا	اس سے وہ نکاح کرے گا	إِمَامَا الْمُحَدِّثِيْنَ	محدثین کے دونوں امام
هَاجَرَ	اس نے ہجرت کی	فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا	اپنی دونوں صحیح کتب میں

2۔ « عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ حَجِّ الْبَيْتِ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ »[رواهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ]

بُنِيَ	بنیاد رکھی گئی ہے	إِقَامَ	قائم کرنا
خَمْسٍ	پانچ چیزوں پر	الصَّلَاةِ	نماز
شَهَادَةِ	گواہی دینا	إِيْتَاءِ	ادا کرنا
أَنْ	یہ کہ	اَلْبَيْتِ	بیت اللہ
لَا إِلٰهَ	نہیں ہے کوئی معبود	صَوْمِ	روزہ
إِلَّا	مگر	رَوَاهُ	اسے روایت کیا ہے
أَنَّ	بے شک		

3۔ « عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ »

[رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ « مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ »]

قَالَتْ	کہا اس نے (عائشہؓ نے)	أَحْدَثَ	نئی بات داخل کی۔ نیا عمل جاری کیا
مَنْ	جس نے		
فَهُوَ	تو وہ	فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا	ہمارے اس دین (اسلام) میں
رَدٌّ	مردود ہے	لَيْسَ	نہیں
رِوَايَةٍ	ایک روایت	عَمِلَ	عمل کیا

****

4۔ «عَنْ أَبِیْ رُقَيَّةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ، قُلْنَا لِمَنْ ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَ لِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ »[رواہ مسلم، کتاب الإیمان ، رقم الحدیث: ١٩٦]

اَلنَّصِيْحَةُ	نصیحت ہے	أئِمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ	مسلمانوں کے امام
قُلْنَا	ہم نے کہا (سوال کیا)	عَامَّتِهِمْ	ان کے عام لوگ
لِمَنْ	کس کے لئے (اس کا حق ہے؟)		

5۔ «عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّی دِمَاءَ هُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى »[رواہ البُخاری و مسلم]

أُمِرْتُ	میں حکم دیا گیا ہوں	يُقِيْمُوا	وہ قائم کریں
أُقَاتِلَ	میں قتال کروں	يُؤْتُوا	وہ ادا کریں
النَّاسَ	لوگوں سے	فَإِذَا	تو جب
حَتّٰى	یہاں تک کہ	فَعَلُوا	انہوں نے کرلیا
يَشْهَدُوْا	وہ گواہی دیں	ذٰلِكَ	یہ
عَصَمُوْا	انہوں نے بچالیا	أَمْوَالَهُمْ	اپنے مال
مِنِّی	مجھ سے	إِلَّا	مگر
دِمَاءَ هُمْ	اپنے خون	بِحَقِّ الْإِسْلَامِ	ساتھ حق اسلام کے

6۔ «عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ » [حَدِيْثٌ حَسَنٌ رواہ الترمذی فی ابواب الزھد ، رقم الحدیث: ٢٣١٧ و غیرہ ھکذا]

****

حُسْنِ	خوبی۔اچھائی	لَایَعْنِیْهِ	اس سے متعلق نہ ہو
اَلْمَرْءِ	آدمی	هٰكَذَا	اسی طرح
تَرْكُهُ	اس کا چھوڑ دینا		

7۔ «عَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ »[رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مسلم]

لَا يُؤْمِنُ	نہیں ایمان والا ہو سکتا	يُحِبُّ	وہ پسند کرے
أَحَدُكُم	تم میں سے کوئی بھی	لِنَفْسِهِ	اپنے آپ کے لئے

8۔ «عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : إِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَ أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ »

[رَوَاهُ الترمذِی فی كتاب البِرِّ و الصِّلَةِ' رقم الحديث:۱۹۸۷'و قَالَ حديث حسن و فی بعض النسخ حسن صحيح]

إِتَّقِ	تو ڈر	تَمْحُهَا	اسے وہ مٹادے گی
حَيْثُمَا	جہاں کہیں بھی	خَالِقِ	اخلاس سے پیش آ
اَتْبِعِ	تو پیچھے لا	بِخُلُقٍ	ساتھ اخلاق کے
السَّيِّئَةَ	برائی کے	بَعْضِ	کچھ
الْحَسَنَةَ	نیکی کو	النُّسَخِ	نسخوں

9۔ «عَنْ أَبِیْ عَمْرٍو وَ قِيلَ أَبِیْ عَمْرَةَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قُلْ لِیْ فِی الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ ' قَالَ : قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ »[رواه مسلم' كتاب الإيمان' باب جامع اوصاف الإسلام]

****

قُلْ لِیْ	مجھ سے فرمائیں	غَیْرَکَ	آپ کے سوا
قَوْلًا	ایک ایسی بات	آمَنْتُ	میں ایمان لایا ہوں
لَا أَسْئَلُ	نہ میں سوال کروں	ثُمَّ	پھر
أَحَدًا	کسی سے بھی	اسْتَقِمْ	تو استقامت اختیار کر

10۔ « عَنْ أَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلَی عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِی اللّٰهُ وَ أَحَبَّنِی النَّاسُ فَقَالَ ازْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّكَ اللّٰهُ وَ ازْهَدْ فِیمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّكَ النَّاسُ »[حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة وَ غَیْرُهُ بِأَسَانِیْدَ حَسَنَةٍ]

جَاءَ	آیا	أَحَبَّنِیَ	مجھ سے محبت کرے
رَجُلٌ	ایک آدمی	إِزْهَدْ	بے رغبت ہو جا
إِلَی	کی طرف	یُحِبُّکَ	تجھ سے وہ محبت کرے گا
فَقَالَ	تو اس نے کہا	فِیْمَا	اس چیز میں جو
دُلَّنِیْ	مجھے بتلائیے	عِنْدَ	پاس
إِذَا	جب	بِأَسَانِیْدَ	سندوں کے ساتھ
عَمِلْتُهُ	اسے میں کروں	حَسَنَةٍ	اچھی

11۔ « عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : لَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَاتَنَاجَشُوا ، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَدَابَرُوا ، وَلَا یَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَی بَیْعِ بَعْضٍ ، وَ كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ، اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهُ وَلَا یَخْذُلُهُ وَلَا یَكْذِبُهُ وَ لَا یَحْقِرُهُ ، اَلتَّقْوَی هٰهُنَا وَ یُشِیرُ إِلَی صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ یَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ ۔ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَ مَالُهُ وَ عِرْضُهُ »[رواه مسلم، كتاب البر والصلة ، رقم الحديث:٦٥٤١]

****

لَاتَحَاسَدُوْا	ایک دوسرے سے حسد نہ کرو	كُوْنُوا	بن جاؤ۔ہو جاؤ
لَا تَنَاجَشُوْا	مال تجارت میں ایک دوسرے	عِبَادَ اللّٰهِ	اللہ کے بندے
〃	سے بڑھ کر بولی نہ دو	إِخْوَانًا	بھائی بھائی (جمع)
لَا تَبَاغَضُوا	ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو	اَلْمُسْلِمُ	مسلمان
لَا تَدَابَرُوْا	ایکدوسرے سے دشمنی نہ کرو	أَخُو	بھائی (واحد)
لَا يَبِعْ	نہ بیع کرے	لَا يَظْلِمُهُ	نہ اس پر ظلم کرے
عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ	بعض کی بیع پر	لَا يَخْذُلُهُ	نہ اسے ذلیل کرے
لَا يَحْقِرُهُ	نہ اس کو حقیر جانے	لَا يَكْذِبُهُ	نہ اسے جھوٹا جانے
هٰهُنَا	یہاں	امْرِیءٍ	آدمی کی
يُشِيْرُ	اشارہ کیا (اشارہ کرتا ہے)	الشَّرِّ	برائی۔شر
صَدْرِهٖ	اپنے سینے (کی طرف)	أَنْ	یہ کہ
ثَلَاثَ	تین	يَحْقِرَ	حقیر سمجھے
مَرَّاتٍ	مرتبہ۔دفعہ۔بار	دَمُهٗ	اس کا خون
بِحَسْبِ	کافی ہے	عِرْضُهٗ	اس کی عزت

12۔ «عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَ مَا تَقَرَّبَ إِلَیَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ وَ مَا زَالَ عَبْدِی يَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی يَسْمَعُ بِهٖ وَ بَصَرَهُ الَّذِی يُبْصِرُ بِهٖ وَ يَدَهُ الَّتِی يَبْطِشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِی يَمْشِی بِهَا وَ لَئِنْ سَأَلَنِی لَأُعْطِيَنَّهُ وَ لَئِنِ اسْتَعَاذَنِی لَأُعِيْذَنَّهُ وَ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِی عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ أَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ» [رواه البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع]

****

إِنَّ	بے شک
عَادَى	دشمنی کی
لِيْ	میرے لئے
وَلِيًّا	دوست
آذَنْتُهُ	میں اسے اجازت دیتا ہوں
	(دعوت دیتا ہوں)
بِالْحَرْبِ	لڑائی کی
تَقَرَّبَ	اس نے قرب حاصل کیا
أَحْبَبْتُهُ	میں اس سے محبت کرنے لگوں
كُنْتُ	میں ہو جاتا ہوں
سَمْعَهُ	اس کا کان (اس کی سماعت)
اَلَّذِي	جو کہ
يَسْمَعُ بِهِ	اس کے ساتھ وہ سنتا ہے
بَصَرَهُ	اس کی نظر
يُبْصِرُبِهِ	اس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے
يَدَهُ	اس کا ہاتھ
يَبْطِشُ	وہ کام کرتا ہے
بِهِ	اس کے ساھ
رِجْلَهُ	اس کا قدم
يَمْشِيْ	وہ چلتا ہے
وَ لَئِنْ	اور ضرور اگر
عَبْدِي	میرا بندہ
مِمَّا	اس چیز سے جو

أَحَبَّ	زیادہ محبوب (زیادہ پسندیدہ)
افْتَرَضْتُهُ	میں نے اسے فرض کیا ہے
مَا زَالُ	ہمیشہ رہتا ہے
يَتَقَرَّبُ	قرب حاصل کرتا ہے
بِالنَّوَافِلِ	نفلوں کے ساتھ
يَدَهُ	اس کا ہاتھ
يَبْطِشُ	وہ کام کرتا ہے
بِهِ	اس کے ساھ
رِجْلَهُ	اس کا قدم
يَمْشِيْ	وہ چلتا ہے
وَ لَئِنْ	اور ضرور اگر
سَأَلَنِي	مجھ سے وہ مانگے
لَأُعْطِيَنَّهُ	اسے میں ضرور عطا کروں
اِسْتَعَاذَنِي	وہ مجھ سے پناہ مانگے
لَأُعِيْذَنَّهُ	میں اسے ضرور پناہ دے دوں
وَمَا تَرَدَّدْتُ	اور مجھے نہیں تردد ہوتا
عَنْ شَيْءٍ	کسی چیز کے متعلق
أَنَا فَاعِلُهُ	میں اس کا کرنے والا ہوں
نَفْسِ	جان
يَكْرَهُ	وہ ناپسند کرتا ہے
أَكْرَهُ	میں ناپسند کرتا ہوں
مَسَاءَتَهُ	اسے تکلیف دینا

13۔ «عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : يَابْنَ آدَمَ ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَ رَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِي ، يَاابْنَ آدَمَ ! لَوْبَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِيْ ، يَابْنَ آدَمَ ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً »[رواه الترمذی فی کتاب الدعوات ، رقم الحديث: ٣٥٤٠ و قال حديث حسن صحيح]

يَابْنَ آدَمَ	اے آدم کے بیٹے	ذُنُوبُکَ	تیرے گناہ
مَا دَعَوْتَنِيْ	تو نے مجھے پکارا ہی نہیں	عَنَانَ	برابر (اونچائی اور پھیلاؤ کے)
رَجَوْتَنِيْ	تو نے مجھ سے امید رکھی	السَّمَآءِ	آسمان
غَفَرْتُ	میں معاف کردیتا	إِسْتَغْفَرْتَنِيْ	تو مجھ سے معافی مانگتا
لَاأُبَالِيْ	مجھے پرواہ نہ ہوتی	غَفَرْتُ	میں معاف کردیتا
لَوْ	اگر	أَتَيْتَنِيْ	تو میرے پاس آتا
بَلَغَتْ	پہنچ جاتے	بِقُرَابِ	برابر۔قریب (حجم میں)
الْأَرْضِ	زمین	بِيْ	میرے ساتھ
خَطَايَا	غلطیاں۔گناہ	لَأَتَيْتُکَ	میں تیرے پاس ضرور آتا
لَقِيْتَنِيْ	تو مجھ سے ملتا	بِقُرَابِ	اس کے برابر
لَا تُشْرِکُ	تو شرک نہ کرتا	مَغْفِرَةً	بخشش

اسلامی عقیدہ

من الکتاب والسنة

بقلم : الشیخ محمد جمیل زینو

ترجمہ: حافظ عبدالسلام بن محمد

تیسرا باب

س: اللہ نے ہمیں کس لئے پیدا کیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے پیدا فرمایا ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

فرمانِ الٰہی:﴿ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ O﴾[الذاریات:٥٦]

'' میں نے جنات اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں۔''

حدیث نبوی: ((حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَ لَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا))[متفق علیہ]

''بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔''

س: عبادت کا کیا مطلب ہے؟

ج: عبادت ان تمام اقوال و افعال کا نام ہے جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ جیسے دعا' نماز' قربانی وغیرہ......

فرمانِ الٰہی:﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

[الانعام: ١٦٢]

****

"کہو! بے شک میری نماز' میری قربانی' میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔"

حدیث نبوی: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهٗ عَلَیْهِ))[صحیح البخاری]

"اللہ نے فرمایا: میرا بندہ نہیں قربت حاصل کرتا میری کسی چیز کے ذریعہ جو زیادہ محبوب ہو مجھ کو مگر ان چیزوں سے جن کو میں نے اس پر فرض کیا ہے۔"

س: ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسے کریں؟

ج: ہم اللہ کی عبادت اس طریقے سے کریں جس طرح اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴾ [محمد: ٣٣]

"اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔"

حدیث نبوی: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))[صحیح مسلم]

"جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔"

س: کیا ہم اللہ کی عبادت خوف ولالچ سے کرتے ہیں؟

ج: ہاں! ہم اللہ کی عبادت اسی طرح کرتے ہیں۔ مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فرمان الٰہی: ﴿ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ﴾ [السجدة: ١٦]

"وہ اپنے رب کی عبادت خوف اور لالچ سے کرتے ہیں۔"

حدیث نبوی: ((اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ))[ابوداود]

"میں اللہ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔"

س: عبادت میں احسان کا کیا مطلب ہے؟

ج: احسان کہتے ہیں عبادت میں اللہ کی نگرانی کے کامل تصور کو۔

****

فرمان الٰہی: ﴿ اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ O وَ تَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ O ﴾

[الشعراء: ۲۱۸‘۲۱۹]

”وہ جو تجھے اس وقت دیکھتا ہے جب تو قیام کرتا ہے اور جو سجدہ کرنے والوں میں تیرے پھرنے کو دیکھتا ہے۔“

حدیث نبوی: ((اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ))

[مسلم]

”احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے ہو تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔“

توحید کی اقسام وفوائد

س: اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو کس لیے مبعوث کیا؟

ج: اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کی طرف دعوت دینے اور شرک کی نفی کرنے کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾

[النحل: ٣٦]

”اور تحقیق ہم نے ہر قوم میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان کی پرستش سے بچو۔“

حدیث نبوی: ((وَ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ --------- وَ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ))[متفق علیه]

”تمام انبیاء آپس میں بھائی ہیں......اور ان کا دین ایک ہے۔“

س: توحید ربوبیت کا کیا مطلب ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال میں ایک جاننا اور ماننا جیسے پیدا کرنا‘ تدبیر کرنا وغیرہ۔

فرمان الٰہی: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [سورۃ الفاتحه]

****

''تمام تعریف وشکر اللہ کیلئے ہے جو ساری کائنات کا پالنے والا ہے۔''

حدیث نبوی: ((اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)) [متفق علیہ]

''تو ہی تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔''

س: توحید الوہیت کا کیا مطلب ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کیلئے جملہ عبادات کو خاص کر دینا جیسے دعا' قربانی' نذر وغیرہ

فرمان الٰہی: ﴿ وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ [البقرہ: ۱۶۳]

اورتمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔''

حدیث نبوی: ((فَلْيَكُنْ اَوَّلُ مَا تَدْعُوهُمْ اِلَيْهِ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) [متفق علیہ]

''چاہئے کہ پہلی چیز جس کی طرف تم' لوگوں کو دعوت دو وہ اس بات کی شہادت ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

اور بخاری کی روایت میں ہے: ((اِلٰى اَنْ يُّوَحِّدُوا اللّٰهَ))

(اس بات کی طرف دعوت دو) کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کریں۔''

س: توحید اسماء وصفات کا کیا مطلب ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں جو اپنی صفات بیان کی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث صحیحہ میں جو صفات اللہ تعالیٰ کی بیان کیے ہیں ان کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے ثابت ماننا۔ اس کی تاویل نہ کرنا اور نہ ہی اس سلسلہ میں تفویض و تمثیل اور تعلیل کا طریقہ اختیار کرنا۔ جیسے استواء' نزول' ید وغیرہ جو اللہ کے کمال کے لائق ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾ [الشوریٰ: ۱۱]

''اللہ کے مشابہ کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

حدیث نبوی: ((يَنْزِلُ اللّٰهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا)) [صحیح مسلم]

****

''اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔''

وہ نزول جو اللہ کے جلال کے شایان شان ہے' مخلوقات میں کسی کے مشابہ نہیں۔''

س: اللہ کہاں ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ آسمانوں سے اُوپر عرش پر ہے۔

فرمانِ الٰہی: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ [سورة: طه:٥]

''رحمٰن عرش پر مستوی ہوا۔''

مستوی ہونے کا مفہوم ہے بلند ہونا اور مرتفع ہونا جیسا کہ بخاری میں وارد ہے۔

حدیث نبوی: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا ...... فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ)) [متفق عليه]

''بے شک اللہ نے ایک کتاب لکھی ...... جو اس کے پاس عرش پر ہے۔''

س: کیا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ سننے' دیکھنے اور علم کے اعتبار سے ہمارے ساتھ ہے۔

فرمانِ الٰہی: ﴿ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴾ [سورة طه:٤٦] (جناب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو جب فرعون کی طرف بھیجا جا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے)

''کہا! مت ڈرو تم دونوں (اس سے) بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں' سنتا اور دیکھتا ہوں۔''

حدیث نبوی: ((اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَ هُوَ مَعَكُمْ)) [صحيح مسلم]

''یقیناً تم ایک سننے والے قریب کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔'' (یعنی اپنے عرش پر ہونے کے باوجود وہ تمہارے ساتھ ہے اور معیت کی تاویل کئے بغیر اس کی کیفیت بس وہی جانتا ہے)''

س: توحید کا فائدہ کیا ہے؟

ج: توحید کا فائدہ ہے: آخرت میں عذاب الٰہی سے امن وامان' دنیا میں ہدایت اور گناہوں سے بخشش۔

****

فرمان الٰہی:﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾[الانعام:۸۲]

’’جولوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کوشرک سے نہیں ملایا وہی لوگ ہیں جن کیلئے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔‘‘

حدیث نبوی:((حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))[متفق عليه]

’’اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔‘‘

عمل کی قبولیت کی شرائط

س: عمل کے قبول ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

ج: اللہ کے ہاں عمل کے قبول ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) اللہ پر ایمان لانا اور توحید پر قائم رہنا:

فرمان الٰہی:﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴾[الكهف: ۱۰۷]

’’بے شک جولوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان کیلئے فردوس کے باغات بطور مہمانی ہیں۔‘‘

حدیث نبوی:((قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ))[مسلم]

’’کہو! میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہو۔‘‘

(۲) اخلاص:

یعنی عمل خالصتاً اللہ کے لئے ہو اس میں کسی طرح کی ریا، نمود نہ ہو

فرمان الٰہی:﴿ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴾[الزمر:۲]

****

''پس عبادت کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کی ہی عبادت کرو۔''

حدیث نبوی: ((اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) [متفق علیه]

''بے شک اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے۔''

(۳) رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی موافقت:

فرمانِ الٰہی: ﴿ وَ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ [الحشر: ۷]

''جو رسول دیں اسے لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) [مسلم]

''جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔''

شرک اکبر

س: اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟

ج: سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

فرمانِ الٰہی: ﴿ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۖ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾ [لقمان: ۱۳]

(جناب لقمان نے کہا) ''اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

حدیث نبوی: ((اَىُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ ؟ قَالَ : اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَ هُوَ خَلَقَكَ))

[متفق علیه]

'' (صحابی نے پوچھا) ''کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے۔''

س: شرک اکبر کیا ہے؟

ج: غیر اللہ کی عبادت کو شرک اکبر کہتے ہیں۔ جیسے غیر اللہ سے دعا کرنا' مردوں یا غائب زندوں سے فریاد کرنا۔

****

فرمان الٰہی:﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ﴾ [النساء: ٣٦]

''اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔''

حدیث نبوی:((مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ))

''سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔''

س: کیا اس امت میں بھی شرک موجود ہے؟

ج: ہاں موجود ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴾[يوسف : ١٠٦]

''اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں پھر بھی شرک کرتے ہیں۔''

حدیث نبوی:((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي بِالْمُشْرِكِيْنَ وَ حَتّٰى تَعْبُدَ الْاَوْثَانَ))[صحيح رواه الترمذى]

''قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکوں سے جا ملیں گے اور بتوں کی عبادت کرنے لگیں۔''

س: مردوں اور غائب زندوں کو پکارنا کیسا ہے؟

ج: مردوں اور غائب زندوں کو پکارنا شرک اکبر ہے۔

فرمان الٰہی:﴿ وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ [يونس:١٠٦]

''غیر اللہ کو نہ پکارو جو نہ تمہیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اگر تم نے ایسا کیا تو بے شک تم ظالموں (مشرکوں) میں سے ہو گے۔''

حدیث نبوی:((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ))[رواه البخارى]

''جو مرا اور اللہ کے علاوہ کسی شریک کو پکارتا تھا تو جہنم میں داخل ہوگا۔''

س: کیا دعا عبادت ہے؟

ج: ہاں دعا عبادت ہے۔

فرمان الٰہی:﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴾[غافر: ٦٠]

''اور تمہارے رب نے کہا مجھ کو پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے گریز کرتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔''

حدیث نبوی:((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ))[احمد ' وقال الترمذی حسن صحیح]

''دعا ہی عبادت ہے''

س: کیا مردے دعا کو سنتے ہیں؟

ج: نہیں سنتے۔

فرمان الٰہی:﴿ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ﴾[النمل: ٨٠]

''بے شک تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔''

فرمان الٰہی:﴿ وَ مَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾[فاطر: ٢٣]

''اور نہیں سنا سکتے آپ ان کو جو قبروں میں ہیں۔''

شرک اکبر کی قسمیں

س: کیا ہم مردوں اور غائب زندوں سے فریاد کر سکتے ہیں؟

ج: ہم ان سے فریاد نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی:(١)﴿ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَّ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ ﴾

[النحل: ٢٠'٢١]

''اور جن معبودوں کو یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا

****

کئے ہوئے ہیں۔ مُردہ ہیں زندہ نہیں اور ان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھائے جائیں گے۔"

(۲)﴿ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ ﴾ [الانفال:۹]

"جب تم اپنے مالک سے فریاد کرتے تھے اس نے تمہاری فریاد سن لی۔"

حدیث نبوی: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ)) [حسن رواہ الترمذی]

"اے حی و قیوم تیری رحمت کے واسطہ فریاد کرتا ہوں۔"

س: کیا غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے؟

ج: غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ [الفاتحہ:٤]

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

حدیث نبوی: ((اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ))

[حسن صحیح، رواہ الترمذی]

"جب تم مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ ہی سے مدد چاہو۔"

س: کیا ہم زندوں سے مدد طلب کر سکتے ہیں؟

ج: ہاں ان اُمور میں مدد طلب کر سکتے ہیں جس کی ان کو قدرت ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ [المائدہ:۲]

"نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔"

حدیث نبوی: ((وَاللّٰهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ عَوْنِ اَخِيْهِ))[مسلم]

"اور اللہ بندے کی مدد میں تب تک رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔"

س: کیا غیر اللہ کے لئے نذر ماننا جائز ہے؟

ج: نذر صرف اللہ کے لئے جائز ہے اور کسی کے لئے نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا ﴾[آل عمران: ۳۵]

''اے میرے پروردگار! جو (بچہ) کہ میرے پیٹ میں ہے میں اس کو تیری نذر کرتی ہوں' اس لئے دنیا کے کاموں سے آزاد ہوگا۔''

حدیث نبوی:((مَنْ نَذَرَ اَنْ یُطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یَعْصِیَہٗ فَلَا یَعْصِہٖ))

[رواہ البخاری]

''جس نے یہ نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو چاہئے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور جس نے یہ نذر مانی کہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

س: کیا غیراللہ کے لئے ذبح کرنا جائز ہے؟

ج: غیراللہ کے لئے ذبح کرنا جائز نہیں۔

فرمان الٰہی:﴿ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ﴾ [الکوثر: ۲]

''اپنے رب کیلئے نماز پڑھئے اور اسی کے لئے ذبح کیجئے۔''

حدیث نبوی:((لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ))[مسلم]

''اللہ لعنت کرے اس پر جو غیراللہ کے لئے ذبح کرے۔''

س: کیا ہم تقرب حاصل کرنے کے لئے قبوں کا طواف کر سکتے ہیں؟

ج: خانہ کعبہ کے علاوہ کسی در کا طواف نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی:﴿ وَ لْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴾ [الحج: ۲۹]

''اور چاہئے کہ لوگ خانہ قدیم (بیت اللہ) کا طواف کریں۔''

حدیث نبوی:((مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَ صَلَّیٰ رَکْعَتَیْنِ کَانَ کَعِتْقِ رَقَبَۃٍ))

[صحیح' رواہ ابن ماجہ]

''جس نے خانہ کعبہ کے ساتھ چکر لگائے اور دو رکعت نماز پڑھی تو گویا اس نے ایک گردن آزاد کی۔''

س: جادو کا کیا حکم ہے؟

ج: جادو کفر ہے۔

****

فرمان الٰہی: ﴿ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ﴾ [البقرہ:۱۰۲]

''لیکن شیطانوں نے کفر کیا کیونکہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔''

حدیث نبوی: ((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ' والسِّحْرُ ....)) [مسلم]

''سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو......''

س: کیا ہم عرّاف اور کاہن کی تصدیق علم غیب کے سلسلہ میں کر سکتے ہیں؟ (۱)

ج: ہم ان کی تصدیق نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾

[النمل:٦٥]

''کہہ دیجئے زمین وآسمان میں جو بھی ہیں غیب نہیں جانتے مگر اللہ تعالیٰ۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ))[صحيح' رواه احمد]

''جو عرّاف یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔'' (۲)

س: کیا کسی کو غیب معلوم ہے؟

ج: کوئی بھی غیب کی چیزوں کو نہیں جانتا مگر انبیاء میں جن کو اللہ رب العالمین کچھ باتیں بتا دے۔

فرمان الٰہی: ﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ﴾ [الجن: ٢٦'٢٧]

(۱) نجومی جس کو علم غیب کا دعویٰ ہو۔ یا جو چوری شدہ اور گم شدہ اشیاء وغیرہ کے متعلق خبر دے کہ وہ فلاں جگہ پر ہے۔(مترجم)

(۲) یہ تو تصدیق کرنے والے کے متعلق ہے اور اگر تصدیق نہیں کی صرف اس کے پاس جا کر سوال کیا ہے تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَالَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)) (مسلم)

''جو عراف کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو اسکی چالیس دن کی نماز قبول نہ کی جائے گی۔''

''اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ کسی کو غیب کی چیزوں پر مطلع نہیں کرتا مگر رسولوں میں سے جس کو چاہے۔''

حدیث نبوی: ((لَا یَعْلَمُ الغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ))[حسن، رواہ الطبرانی]

''اللہ کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا۔''

س: کیا ہم شفا حاصل کرنے کے لئے دھاگہ اور حلقہ پہن سکتے ہیں؟

ج: نہیں پہن سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ﴾[الانعام: ۱۷]

''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے۔''

حدیث نبوی: ((اَمَا اِنَّھا لَا تَزِیْدُكَ اِلَّا وَ ھْنًا اِنْبِذْھَا عَنْكَ فَاِنَّكَ لَوْمِتَّ مَا اَفْلَحْتَ اَبَدًا))

[صحیح، رواہ الحاکم و صححہ و وافقہ الذھبی]

''یہ تو صرف تم کو کمزور ہی کرے گا اس کو نکال پھینکو۔ اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو کبھی بھی کامیاب نہ ہو گے۔''

س: کیا ہم پوتھ، کوڑی یا گھونگھا وغیرہ کو لٹکا سکتے ہیں؟

ج: ہم نظر بد سے بچنے کے لئے ان چیزوں کو نہیں لٹکا سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ﴾[الانعام: ۱۷]

''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ))[صحیح، رواہ احمد]

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

س: اسلام کے مخالف قوانین پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: جائز یا درست سمجھ کر ان قوانین پر عمل کرنا کفر ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ ﴾

[المائدہ: ٤٤]

''اور جو لوگ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں۔''

حدیث نبوی: ((وَ مَا لَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ يَتَخَيَّرُوا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ))[حسن' رواه ابن ماجه وغيره]

''جب تک حکام' اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کریں اور اللہ کے نازل کردہ احکام کو نہ اختیار کریں گے اللہ ان کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔''

س: شیطانی سوال: ''اللہ کو کس نے پیدا کیا؟'' کو کیسے رد کریں؟

ج: جب شیطان کسی کے اندر یہ وسوسہ پیدا کرے تو اس کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ﴾[فصلت:٣٦]

''اور اگر شیطان دل میں وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم شیطان کی چال کو رد کر دیں اور کہیں۔

حدیث نبوی: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰه وَ رُسُلِهٖ ' اَللّٰهُ اَحَدٌ ' اَللّٰهُ الصَّمَدُ ' لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ))

''میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اللہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔''

پھر آپ نے یہ ترکیب بتائی:

((ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَ لْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلْيَنْتَهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَذْهَبُ عَنْهُ))[ملخصا عن البخاری و مسلم واحمد و ابی داؤد]

''پھر چاہئے کہ اپنی بائیں جانب تین بار تھتکار دے اور شیطان سے پناہ چاہے۔[1] اور اس طرح کے خیالات سے رک جائے۔ یہ عمل اس وسوسہ کو اس سے دور کر دے گا۔''

(1) یعنی '' اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ '' پڑھے۔ (مترجم)

س: شرک اکبر کا نقصان کیا ہے؟

ج: شرک اکبر خلود فی النار کا سبب بنتا ہے۔

فرمان الٰہی:﴿ اِنَّهٗ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَـنَّةَ وَمَاۡوٰىهُ النَّارُ‌ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴾ [المائدہ:۷۲]

”بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس پر اللہ جنت کو حرام کر دیتا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں (مشرکوں) کا کوئی معاون نہیں۔“

حدیث نبوی:((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ)) [مسلم]

”جو اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“

س: کیا شرک کے ساتھ عمل فائدہ دے گا؟

ج: شرک کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

فرمان الٰہی:﴿ وَلَوۡ اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴾ [الانعام:۸۸]

”اگر وہ لوگ بھی شرک کرتے تو جو کچھ عمل کرتے تھے سب برباد ہو جاتا۔“

حدیث نبوی:((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ مَعِيَ فِيهِ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَ شِرْكَهٗ))[مسلم]

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں سب سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔ جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا تو میں نے اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیا۔“

8/7/012

شرک اصغر

س: شرک اصغر کیا ہے؟

ج: ریاکاری شرک اصغر ہے۔

فرمان الٰہی:﴿ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَـعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًـاً وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴾ [الکھف:۱۱۰]

****

''جو شخص اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو اسے چاہئے کہ صالح عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔''

حدیث نبوی: ((اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ : الرِّيَاءُ)) [صحیح، رواہ احمد]

''بے شک سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں تم پر ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر یعنی ریا ہے۔''

اور شرک اصغر آدمی کا یہ کہنا بھی ہے: ''اگر اللہ نہ ہوتا اور آپ نہ ہوتے'' یا ''جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔''

حدیث نبوی: ((لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شَاءَ فُلَانٌ وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ))[صحیح، رواہ ابوداؤد]

''یہ نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہئے بلکہ کہو جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے۔''

س: کیا غیر اللہ کی قسم کھانی جائز ہے؟

ج: غیر اللہ کی قسم کھانی جائز نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ﴾[التغابن : ۷]

''کہو کیوں نہیں، میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔''

حدیث نبوی: (۱) ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ))[صحیح، رواہ احمد]

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔''

(۲) ((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ))[متفق علیہ]

''جس کو قسم کھانی ہو اسے چاہئے کہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے''

9/1/09, 7:5:Am

وسیلہ اور طلب شفاعت

س: ہم اللہ کی طرف کن چیزوں سے وسیلہ پکڑیں؟

****

ج: وسیلہ پکڑنا جائز بھی ہے اور ممنوع بھی۔

(۱) جائز اور مطلوب وسیلہ

یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات اور اپنے اعمال صالحہ کا وسیلہ پکڑے۔

فرمان الٰہی: (۱) ﴿ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾ [الاعراف: ۱۸۰]

''سب سے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں تو انہی سے اس کو پکارو۔''

(۲) ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْآ اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ﴾

[المائدہ: ۳۵]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ چاہو۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے: اللہ کا تقریب چاہو۔ اس کی اطاعت اور ایسے عمل کے ذریعہ جو اس کو پسند ہو۔'' [ابن کثیر]

حدیث نبوی: ((اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ)) [صحیح، رواہ مسلم]

''اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ہر اس نام کے ساتھ جو تیرا ہے۔''

اور آپ ﷺ نے اس صحابی سے فرمایا جس نے آپ کی رفاقت جنت میں چاہی تھی۔

((اَعِنِّی عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) [مسلم]

''تم اپنے بارے میں میرا تعاون کرو کثرت سجود سے۔''

یعنی نماز سے --------- اور نماز بھی عمل صالح ہے۔ اسی طرح غار والوں کا واقعہ جنہوں نے اپنے اعمال صالحہ کا وسیلہ لے کر دعا کی تھی تو اللہ نے ان کی مصیبت کو دور کر دیا تھا۔

چونکہ محبت بھی ایک عمل ہے لہٰذا انبیاء کرام اور اولیاء کے ساتھ اپنی محبت کو وسیلہ بنایا جا سکتا ہے اور اسی طرح محبت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے لہٰذا انبیاء و اولیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت کا وسیلہ بھی بنایا جا سکتا ہے۔''

(۲) ممنوع اور ناجائز وسیلہ:

اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ انسان مُردوں کو پکارے اور ان سے حاجتیں طلب

کرے۔جیسا کہ آج کل ہورہا ہے۔یہ شرک اکبر ہے۔

فرمان الٰہی:﴿ وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ○﴾ [يونس: ١٠٦]

''اوراللہ کے علاوہ ان کومت پکارو جونہ تم کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان ہنچا سکتے ہیں۔ اگرتم نے ایسا کیا تو ایسی صورت میں تم ظالموں میں سے ہوجاؤ گے۔''

(۳) بدعت وسیلہ:

اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی کے جاہ وحشمت کا وسیلہ لیا جائے (اور اسی طرح انبیاء واولیاء کی ذات یا حق وحرمت اور برکت کا وسیلہ لیا جائے یا کسی کے وسیلہ سے اللہ پر قسم کھائی جائے) مثلاً کہا جائے کہ اے اللہ رسول اللہ ﷺ کے جاہ وحشمت کے وسیلہ میں ہمیں شفا دے۔تو یہ شکل بدعت کی ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت نہیں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب قحط سالی آئی اور استسقاء (اللہ سے بارش مانگنے) کیلئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھایا گیا تو اس موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی دعاؤں کا وسیلہ لیا جو کہ زندہ تھے اور رسول اللہ ﷺ سے وسیلہ نہیں پکڑا حالانکہ آپ کی قبر مدینہ میں موجود تھی۔[بخاری]

اگر یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کسی بشر کے واسطے کا محتاج ہے جس طرح امیر اور حاکم محتاج ہوتے ہیں۔تو وسیلہ کی یہ شکل شرک تک پہنچا دیتی ہے۔اس لئے کہ خالق ومخلوق کے درمیان کوئی مشابہت نہیں۔

س: کیا دعا میں کسی بشر کے واسطہ کی ضرورت ہے؟

ج: دعا میں کسی بشر کے واسطہ کی قطعاً ضرورت نہیں۔

فرمان الٰہی:﴿ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ﴾[البقرہ:١٨٦]

''اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ بتا دیں) کہ میں ان سے قریب ہوں۔''

****

حدیث نبوی: ((اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَ ھُوَ مَعَکُمْ))[مسلم]

"بے شک تم سننے والے قریب کو پکارتے ہو وہ (اپنے علم کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ ہیں۔"

س: کیا زندوں سے دعا کرانا جائز ہے؟

ج: ہاں۔ زندوں سے دعا کرانا جائز ہے مُردوں سے نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ واسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ﴾[محمد: ۱۹]

"اور آپ اپنے لئے اور مومن مرد اور مومنہ عورتوں کے گناہوں کیلئے استغفار کیجئے۔"

حدیث نبوی: ((اَنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِی ......))[ترمذی]

"ایک اندھا آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں! اللہ مجھے عافیت عطا فرمائے......"

(لیکن آپ کی وفات کے بعد آپ سے کسی صحابہ نے دعا کا مطالبہ نہیں کیا لہٰذا فوت شدہ سے دعا طلب کرنا جائز نہیں ہے۔[مترجم]

س: رسول اللہ ﷺ کس چیز کا واسطہ ہیں؟

ج: رسول اللہ ﷺ تبلیغ یعنی بندوں تک اللہ کا حکم پہنچانے کا واسطہ ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ﴾[المائدۃ: ٦٧]

"اے رسول! تم پر تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے اس کو پہنچا دو۔"

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب کہا: ((نَشْھَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ))" ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے (اللہ کا دین ہم تک) پہنچا دیا ہے۔"

س: رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کس سے طلب کریں؟

ج: رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اللہ تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیے۔

فرمان الٰہی: ﴿ قُلْ لِلّٰہِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ﴾[الزمر: ٤٤]

"کہہ دیجئے سفارش (شفاعت) سب کی سب اللہ ہی کے لئے ہے۔"

****

اور رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو یہ دعا سکھائی تھی۔

((اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ))[حسن صحيح، رواه الترمذى]

''اے اللہ! رسول اللہ ﷺ کو میرے بارے میں شفاعت کرنے والا بنا دے۔''

حدیث نبوی: ((اِنِّي اِخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)) [مسلم]

''بے شک میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے ان افراد کی شفاعت کے لئے چھپا رکھا ہے جو اس حال میں مریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں۔''

س: کیا ہم زندوں سے شفاعت (سفارش) طلب کر سکتے ہیں؟

ج: جی ہاں! زندوں سے دنیاوی امور میں ہم شفاعت طلب کر سکتے ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ﴾[النساء: ٨٥]

''جو شخص اچھی بات کی سفارش کرے اس کو اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو شخص بری بات کی سفارش کرے اس کو ایک حصہ اس میں سے ملے گا۔''

حدیث نبوی: ((اِشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا))[صحيح، رواه ابو داؤد]

''سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا۔'' حد سے بڑھنا، زیادتی کرنا

س: کیا ہم رسول اللہ ﷺ کی مدح و تعریف میں مبالغہ کر سکتے ہیں۔؟

ج: نہیں! آپ کی مدح و تعریف میں ہم مبالغہ نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ [الكهف: ١١٠]

''کہہ دیجئے کہ بے شک میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے۔''

حدیث نبوی: ((لَا تُطْرُوْنِي كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ

****

فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُولُهُ))[رواہ البخاری]

''تم میری مدح وتعریف میں حد سے نہ بڑھو جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کی مدح وتعریف میں حد سے تجاوز کیا۔ بے شک میں ایک بندہ ہوں لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔''

جہاد' ولاء اور حکم

س: اللہ کی راہ میں جہاد کا کیا حکم ہے؟

ج: اللہ کی راہ میں مال وجان' اور زبان کے ذریعہ جہاد کرنا واجب ہے۔

فرمان الٰہی:﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ﴾[التوبۃ: ٤١]

''مسلمانو! ہلکے ہو یا بھاری نکل کھڑے ہو اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کرو۔'' (١)

حدیث نبوی:((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ))

[صحیح' رواہ ابو داؤد]

''تم مشرکین سے اپنے مالوں' جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔''

س: ''ولاء'' کس کو کہتے ہیں؟

ج: ولاء: محبت اور نصرت کو کہتے ہیں۔

فرمان الٰہی:﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾[التوبۃ: ٧١]

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے لئے دوست ومعاون ہیں۔''

حدیث نبوی:((اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا))[مسلم]

(١) یعنی تم خوش حال ہو یا تنگ دست' جوان ہو یا بوڑھے' تندرست ہو یا بیمار' مجرد ہو یا عیال دار' ہتھیار بند ہو یا بے ہتھیار ہر حال میں نکلو۔ (مترجم)

''ایک مومن دوسرے مومن کیلئے اس عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے قوت حاصل کرتا ہے۔''

س: کیا کفار سے دوستی اور ان کی نصرت جائز ہے؟

ج: کفار سے موالات اور ان کی نصرت جائز نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ مَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ﴾ [المائدہ: ۵۱]

''تم میں سے جو ان (کافر) سے دوستی رکھے گا وہ ان میں سے ہے۔''

حدیث نبوی: ((اِنَّ آلَ بَنِیْ فُلَانٍ لَیْسُوا بِاَوْلِیَائِیْ)) [صحیح، رواہ احمد]

''بے شک فلاں خاندان والے میرے دوست نہیں۔''

س: ولی کس کو کہتے ہیں؟

ج: پرہیزگار مومن کو ولی کہتے ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ كَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ۝ ﴾ [یونس: ۶۲،۶۳]

''خبردار بے شک اولیاء اللہ پر نہ خوف طاری ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔''

حدیث نبوی: ((اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ)) [صحیح، رواہ احمد]

''میرے دوست تو صرف اللہ تعالیٰ اور صالح مومن ہیں۔''

س: مسلمانوں کو کس چیز کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیئے؟

ج: مسلمانوں کو قرآن مجید اور صحیح حدیث کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیئے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ ﴾ [المائدہ: ۴۹]

''آپ ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے۔''

حدیث نبوی: ((عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ)) [مسلم]

''تو غائب و حاضر کا جاننے والا ہے۔ تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔''

****

قرآن وحدیث پر عمل

س: قرآن کس لئے نازل کیا گیا؟

ج: قرآن اس لئے نازل کیا گیا تھا کہ لوگ اس پر عمل کریں۔

فرمانِ الٰہی:﴿ اِتَّبِعُوا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ ﴾[الاعراف : ۳]

''اس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔''

حدیث نبوی:((اِقْرَءُ وا الْقُراٰنَ وَ اعْمَلُوْا بِهٖ وَ لَا تَأْكُلُوْا بِهٖ))[صحیح' رواہ احمد]

''قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو اور اسے پیٹ بھرنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔''

س: صحیح حدیث پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: صحیح حدیث پر عمل کرنا واجب ہے۔

فرمانِ الٰہی:﴿ وَ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾[الحشر:۷]

''رسول اللہ ﷺ جو تم کو دیں' لے لو۔ جس سے روک دیں (اس سے) رک جاؤ۔''

حدیث نبوی:((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا))

[صحیح' رواہ احمد]

''تم اپنے اوپر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑ و اور اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو۔''

س: کیا ہم قرآن لے کر حدیث سے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟

ج: نہیں! ہم حدیث سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

فرمانِ الٰہی:﴿ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ ﴾[النحل:٤٤]

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا تا کہ لوگوں سے کھول کر اس چیز کو بیان کر دو جو ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔''

حدیث نبوی:((اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُراٰنَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ))[صحیح' رواہ ابو داؤد وغیرہ]

****

''یاد رکھو! بے شک میں قرآن دیا گیا ہوں اور اس کے ساتھ اس کی مثل۔(یعنی حدیث)۔''

س: کیا اللہ اور اس کے رسول کے قول پر کسی کا قول مقدم کیا جا سکتا ہے؟

ج: اللہ اور اس کے رسول کے قول پر کسی کا قول مقدم نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی:﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ﴾[الحجرات:١]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔''

حدیث نبوی:((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ))[صحیح' رواہ الطبرانی]

''خالق کی معصیت ہو رہی ہو تو کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔''

حدیث نبوی:((يُوشَكُ اَنْ تَنْزِلَ عَلَيْكُمْ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ اَقُوْلُ لَكُمْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقُوْلُوْنَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ))

[الحدیث والمحدثون:٣٤'تیسیر العزیز الحمید:٥٤٤]

''خوف ہے کہ کہیں تم پر آسمان سے پتھر نہ برسنے لگیں میں تم سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تم ابو بکر وعمر کا قول پیش کرتے ہو۔''

س: جب آپس میں اختلاف پیدا ہو تو ہم کیا کریں؟

ج: جب اختلاف پیدا ہو جائے تو کتاب اللہ اور صحیح سنت کی طرف رجوع کریں۔

فرمان الٰہی:﴿ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝﴾[النساء:٥٩]

''اگر تم آپس میں کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔یہی بہتر ہے......''

حدیث نبوی:((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَ تَمَسَّكُوا بِهَا))

[صحیح ' رواہ احمد]

''تم اپنے اوپر میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔''

س: تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کس طرح محبت کرتے ہو؟

ج: ہم اللہ اور اس کے رسول سے ان کی اطاعت اور ان کے احکام کی اتباع کر کے محبت کرتے ہیں۔

فرمان الٰہی:﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ﴾[آل عمران:۳۱]

''کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم کو محبوب رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔''

حدیث نبوی: ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُم حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ))[متفق علیه]

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اُس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

س: کیا ہم تقدیر پر سہارا کر کے عمل کو ترک کر دیں؟

ج: تقدیر پر بھروسہ کر کے ہم عمل کو ترک نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی:﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ○ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ○ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ○ ﴾[اللیل:۵-۷]

''جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور بھلائی کی تصدیق کی تو ہم آسانی سے اس کام میں لگا دیں گے جس سے اس کو آرام ملے گا۔''

حدیث نبوی: ((اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ))[بخاری]

''عمل کرو ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

سنت اور بدعت

س: دین میں بدعت کس کو کہتے ہیں؟

ج: دین میں بدعت یہ ہے کہ انسان اس کے اندر اضافہ یا کمی کرے، اور یہ مردود ہے۔

فرمان الٰہی:﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ﴾ [الشوریٰ:۲۱]

''کیا ان لوگوں نے شریک بنا رکھے ہیں جو ان کو دین کا وہ راستہ بتاتے ہیں جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔''

حدیث نبوی:((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ))[متفق علیه]

''جس کسی نے میرے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔''

س: کیا دین میں بدعت حسنہ ہے؟

ج: دین میں بدعت حسنہ نہیں۔

فرمان الٰہی:﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدہ:۳]

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا ہے۔''

حدث نبوی: ((وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ))[صحیح' رواہ احمد وغیرہ]

''اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

س: کیا اسلام میں سنت حسنہ ہے؟

ج: ہاں اسلام میں سنت حسنہ ہے۔

حدیث نبوی:((مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِن غَيرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ))[بخاری]

''جس نے اسلام میں کسی سنت حسنہ کو جاری کیا اس کو اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد جو اس پر عمل کریں گے ان کا بھی اسے ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے اجروں میں کسی طرح کی کمی آئے۔''

س: مسلمانوں کو غلبہ کب حاصل ہوگا؟

ج: مسلمانوں کو اس وقت غلبہ حاصل ہوگا جب وہ اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو نافذ کریں گے اور توحید کی اشاعت کریں گے اور شرک کی مختلف صورتوں سے بچیں گے اور اپنے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے حتی المقدور تیاری کریں گے۔

فرمانِ الٰہی: ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾

[محمد: ۷]

"اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم کردے گا۔"

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ﴾[النور: ۵۵]

"جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ایک نہ ایک دن ان کو زمین میں حکومت دے گا جس طرح اس نے اگلے لوگوں کو ان سے پہلے حکومت عطا کی تھی اور جس دین کو اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے اسے ان کے لئے مستحکم کردے گا اور خوف کے بعد انہیں امن عطا کرے گا۔ وہ میری عبادت کرتے رہیں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔"

دعاء مستجاب

« اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ ، وَ نُوْرَ صَدْرِيْ وَ جَلَاءَ حُزْنِيْ

****

وَذَهَابَ هَمِّي))[صحیح' رواہ احمد]

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں' تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری باندی کا بیٹا' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ مجھ میں تیرا حکم جاری ہے' میرے بارے میں تیرا فیصلہ عادلانہ ہے' میں تجھ سے تیرے ہر اس نام سے مانگتا ہوں جو تیرے لئے ہے' جو نام تو نے خود اپنا رکھا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں کسی سے کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے۔ میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے فکر کو لے جانے والا بنا دے۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب کسی بندے کو حزن وغم لاحق ہو تو وہ یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں رحمت سے اس کے غم اور دکھ کو دور کر دے گا۔ اور تنگی کی جگہ کشادگی عطا کرے گا۔'' (ان شاء اللہ)

مسنون نماز

صلاۃ المسلم

ابوالحسن مبشر احمد ربانی

چوتھا باب

وضو کا بیان

وضو شروع کرتے وقت کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وضو کے وقت فرمایا: ((تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللّٰهِ))[عبد الزاق : ۲۷۶/۱۱، مسند احمد: ۱۶۵/۳، سنن النسائی (۷۸)] ''بسم اللہ کہتے ہوئے وضو شروع کرو۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں رکھا پھر فرمایا: ((بسم الله)) پھر کہا: ''اچھی طرح وضو کرو۔''[مسند احمد : ۲۹۲/۳، الدارمی ۲۱/۱] حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے البدایۃ والنہایۃ ۸۵/۶ میں اس کی سند کو جید کہا ہے) مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ وضو کی ابتداء میں ((بسم اللّٰه)) پڑھنی چاہیے۔

وضو کا طریقہ

حضرت حمران (جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے غلام تھے) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور انہیں

دھویا پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرے کو تین بار دھویا پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بائیں کو دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا' پھر فرمایا:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے میری طرح وضو کیا پھر فرمایا:''جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں میں اپنے نفس سے باتیں نہیں کیں اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

[موطا ۱/۱ ۵-۵۲'صحیح البخاری(۱۵۹]

- وضو کرتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔

[ابوداؤد ۱۴۲' ترمذی۳۸'۳۹' ابن ماجه ۴۴۷]

- پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال چھوٹی انگلی سے کریں۔

[تقدمة الجرح والتعدیل ص:۳۱' ابن ماجه ۴۴۶' ترمذی ۴۰'ابو داؤد۱۴۸]

- داڑھی والا شخص اپنی داڑھی کا خلال کرے۔

[ترمذی۳۱' ابن ماجه: ۴۳۰' المنتقى لابن الجارود :۷۲]

نیز(صحیح البخاری کتاب الوضوء ۔ باب من مضمض واستنشق من غرفة واحدة(۱۹۱) میں عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ایک ہی چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر ہے۔

مسح کا طریقہ

- حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈالا پھر سر کے اگلے حصے سے اپنے دونوں ہاتھوں کو شروع کر کے پیچھے گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہاں دوبارہ اپنے ہاتھوں کو لوٹایا۔[موطا للامام مالك ۱/ ۳۹-۴۰' صحیح مسلم (۱۸۵)] نیز گردن کے مسح کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

***

کانوں کا مسح

۞ کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔

[نسائی کتاب الطهارة باب مسح الاذنینمن الرأس (۱۰۲) ابن ماجه بابما جاء فی مسح الذنین (۴۳۹) عن ابن عباس رضی الله عنهما]

۞ کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا ضروری نہیں کیونکہ کانوں کا تعلق سر سے ہے جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الاذنان من الرأس)) ''کان سر سے ہیں'' [سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٦٠) نصب الرأية ١٩/١] اگر کانوں کے مسح کیلئے نیا پانی لے لیں تو یہ بھی درست ہے۔'' [بیهقی - حاکم' اس حدیث کو امام بیہقی' امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے۔]

وضو سے فراغت کی دعا

۞ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ))

''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اس دعا کو پڑھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔[صحيح مسلم(٢٣٤) سنن ابی داؤد(١٦٩) سنن النسائی(١٤٨)]

۞ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّاَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ))

''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

****

اس دعا کو مہر لگا کر اللہ کے عرش کی طرف اٹھا دیا جاتا ہے جہاں وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔[عمل اليوم والليلة (٨١-٨٣) مستدرك حاكم(١/٥٦٤)] یہی دعا کفارہ مجلس کیلئے بھی پڑھی جاتی ہے۔

نوٹ: وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو دھوتے وقت دعا پڑھنے کی کوئی اصل نہیں' اسی طرح وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اور انگلی اٹھا کر دعا کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

غسل کا طریقہ

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کی طرح وضو کرتے پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے ان کے ذریعے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے پھر سارے جسم پر پانی بہاتے۔''

[صحيح البخارى(٢٤٨)موطا للامام مالك(١/٦٥)]

اگر دوران غسل ہاتھ شرمگاہ کو لگ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ))

[موطا للامام مالك' احمد' ابو داؤد وغيرهم بحواله مشكواة (٣١٩)]

''جب تم میں سے کوئی اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وضو کرے۔''

تیمّم کا طریقہ

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم جان لو جو تم کہتے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک غسل نہ کرو' مگر راستہ عبور کرتے ہوئے اور اگر تم بیمار ہو یا تم سفر پر ہو تو تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے یا عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا تیمّم کرو پس مسح کرو اپنے منہ اور ہاتھوں کا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا

****

بخشنے والا ہے۔'' [سورۃ النساء:۲۳]

یاد رہے کہ شراب ونشہ کی حرمت اللہ نے مکمل طور پر سورۃ المائدۃ آیت نمبر:۹۰ میں کردی ہے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حالت سفر میں جنبی ہوگیا ور پانی نہ ملنے کی وجہ سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہونے لگا پھر میں نے نماز پڑھی اور واپس آکر رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''تجھے اس طرح ہی کافی تھا'' پھر آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر ایک بار مارا اور ان میں پھونک ماری پھر ان کے ساتھ اپنے منہ اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

[صحیح البخاری(۳۳۸)' صحیح مسلم(۳٦۸)]

یعنی بائیں ہتھیلی کے ساتھ دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہتھیلی کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کریں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ تیمّم کیلئے ایک ضرب ہی کافی ہے۔ چہرے پر مسح کیلئے دوبارہ ضرب کی ضرورت نہیں۔

اذان کا بیان

اذان کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلی صف میں کیا اجر ہے تو پھر انکے لئے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہتا۔ وہ قرعہ اندازی سے کام لیتے۔''

[صحیح البخاری(۲۵٤)' صحیح مسلم (٤۳۷)]

اذان کے کلمات

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَر ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى

****

الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

[سنن ابی داؤد(٤٩٩]

''اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کی طرف آ جاؤ' نماز کی طرف آ جاؤ۔ کامیابی کی طرف آ جاؤ' کامیابی کی طرف آ جاؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

دوہری اذان

- اذان میں شہادت کے چاروں کلمات کو پہلے آہستہ آواز سے کہنا پھر دوبارہ بلند آواز سے کہنا ''ترجیع'' کہلاتا ہے۔ یہ اذان آپ ﷺ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھلائی۔

[ابو داؤد ۵۰۳'مسلم ۳۷۹]

- ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان میں انیس (۱۹) اور اقامت میں سترہ (۱۷) کلمات تھے۔

[ابوداؤد ۵۰۲' مسلم ۳۷۹]

یعنی دوہری اذان اور دوھری اقامت لیکن بعض افراد نے دوہری اقامت کو لے لیا مگر دوہری اذان کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اسی طرح اکہری اقامت کو بھی ترک کر دیا ہے حالانکہ دونوں طرح صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ یعنی دوہری اذان کے ساتھ دوہری اقامت اور اکہری اذان کے ساتھ اکہری اقامت۔

صبح کی اذان میں ((حَيَّ على الفَلَاحِ)) کے بعد مؤذن دو مرتبہ کہے: ((اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ)) ''نماز نیند سے بہتر ہے۔'' [سنن ابی داؤد(۵۰۰) 'ابن خزیمة ۳۸۵۔ ۳۸٦] یہ نبی ﷺ کی سنت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایجاد نہیں جیسا کہ شیعہ حضرات کا خیال ہے۔ نیز شیعہ کی اذان میں جو

****

((اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ ......الخ)) والا اضافہ ہے یہ فقہ جعفری کی رو سے بھی درست نہیں۔[الفقيه من لا يحضره الفقيه ۱/ ۱۸۸] تفصیل کے لئے دیکھیں (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱/ ۱۰۱ تا ۱۰۸)

اذان کا جواب

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب مؤذن ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہے تم بھی ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہو پھر وہ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہے تو تم بھی ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہو پھر وہ ((اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) کہے تو تم بھی ((اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) کہو۔ جب وہ کہے ((حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ)) تو تم ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہو پھر وہ ((حَيَّى عَلَى الْفَلَاحِ)) کہے تو تم ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہو پھر وہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَر)) کہے تم بھی ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ)) کہو پھر جب وہ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہے تم بھی ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہو' جس نے دل سے یہ کلمات کہے جنت میں داخل ہو گیا۔" [صحیح مسلم(۳۸۵)'سنن ابی داؤد(۵۲۷)]

اذان میں محمد ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

اقامت کے کلمات

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ،أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّى عَلَى الفَلَاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ،اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

"اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نما کی طرف آو۔ کامیابی کی طرف آؤ۔ بے شک نماز کھڑی ہو گئی' بے شک نماز کھڑی ہو گئی' اللہ سب سے بڑا ہے'

***

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ۔"

((اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ)) کے جواب میں علیحدہ کلمات کہنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ ان کلمات کو اسی طرح دھرانا چاہئے اسی طرح ((قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ)) کے جواب میں ((اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا)) کہنا بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔"

اذان کے بعد درود

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا:"جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مثل کلمات کہو پھر مجھ پر درود پڑھو جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے علاوہ کسی کے لائق نہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اس کیلئے شفاعت حلال ہوگئی۔" [صحیح مسلم (٣٨٤' سنن ابی داؤد (٥٢٣)]

اذان سے قبل درود پڑھنا ثابت نہیں اسی طرح اذان کے بعد مصنوعی درود کا بھی کوئی تصور نہیں' ہمیں درود وہی پڑھنا چاہئے جو صحیح حدیث سے ثابت ہو اور وہ درود ابراہیمی ہے۔

اذان کے بعد کی دعا

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نِ الَّذِیْ وَعَدتَّه))

[صحیح البخاری (٦١٤) سنن ابی داؤد (٥٢٩)]

"اے اللہ ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب ! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں مقام محمود پر فائز کردے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

یہ دعا پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت حلال ہو جائے گی۔ نیز اس دعا میں ((وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ)) اور ((وَ ارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) کا اضافہ کسی صحیح حدیث

****

سے ثابت نہیں ہے۔''

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا))

[صحیح مسلم (٣٨٦)' سنن ابی داؤد(٥٢٥)]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔''

اذان اور اقامت کے درمیان دعا

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی' پس تم دعا کرو۔''

[ابن خزیمة(٤٢٦-٤٢٧) شرح السنة (١٣٦٥)' نیل المقصود(٥٢١)]

نماز کا بیان

نماز کے اذکار اور طریقہ

❁ غسل اور وضو سے اچھی طرح مسنون طریقے سے فارغ ہو کر جس نماز کا پڑھنا مقصود ہو اس کی نیت (دل میں) کر کے قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔

نوٹ: زبان سے نیت کرنے کی کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔

رفع الیدین

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا

كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ لرَّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ وَ كَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ))

[صحیح البخاری(۷۳۵)' صحیح مسلم(۳۹۰)]

''بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں تک رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہتے اور سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

نماز اگر تین یا چار رکعات ہو تو دوسری رکعت سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا بھی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

((أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ وَ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي ذَالِكَ كُلِّهِ وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُهُ))[سنن النسائی(۱۱۸۱)' ابن خزیمة(۱/۳٤٤)]

''نبی کریم ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ان تمام مقامات پر رفع الیدین کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔''

❁ یہی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام نافع نے بھی بیان کیا ہے[صحیح البخاری۷۳۹] رفع الیدین کی احادیث متواتر ہیں ملاحظہ ہوں:(قطف الازھار المتناثرة للسیوطی ص:۹۵)' [نظم المتناثر من الحدیث المتواتر لابی الفیض الکتانی ص:۵۸] رفع الیدین کا منسوخ ہونا ثابت نہیں ہے۔تفصیل کے لئے دیکھیں: التحقیق السراسخ فی ان احادیث رفع الیدین لیس لھا ناسخ نیز بغلوں میں بت چھپانے والا جو قصہ عوام میں مشہور ہے اسکا ذکر کسی حدیث یا تاریخ کی کتاب میں موجود نہیں اور عقلاً بھی محال ہے۔ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے۔[ابو

****

داؤد (۷۵۳)، ترمذی (۲۳۹)] آپ ﷺ کے ہاتھوں کی انگلیاں نہ زیادہ کھلی ہوتیں اور نہ ہی خوب ملی ہوتیں۔[ابن خزیمہ بابن نشر الاصابع عند رفع الیدین فی الصلاۃ (۴۵۹)]

نماز میں ہاتھ باندھنا

❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوة))[صحیح البخاری (۷۴۰)]

''لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع پر نماز میں باندھیں۔''

عربی زبان میں درمیانی انگلی سے لیکر کہنی تک کو ذراع کہتے ہیں اگر دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع یعنی بائیں کہنی تک پہنچایا جائے تو ہاتھ لامحالہ ناف سے اوپر یعنی سینے پر ہی آتے ہیں۔

❁ حضرت ھلب طائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَ عَنْ يَّسَارِهِ وَ رَأَيْتُهُ يَضَعُ هٰذِهِ عَلٰى صَدْرِهِ)) [مسند احمد ۲۲۶/۵]

''میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ اپنی دائیں اور بائیں دونوں جانب سے (نماز سے) پھرتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا اس (ہاتھ) کو اپنے سینے پر رکھتے تھے۔''

❁ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلَى صَدْرِهِ)) [صحیح ابن خزیمۃ ۲۴۳/۱، (۴۷۹)]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کے اوپر سینے پر رکھا۔''

نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارے میں طرفین کے دلائل کا مطالعہ کرنے کے لئے ملاحظہ ہو راقم (ابوالحسن مبشر احمد ربانی) کی کتاب ''نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟''

****

دعائے استفتاح

تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ہم پر ہر چیز حرام ہو جاتی ہے

❁ اس کے بعد درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھیں:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ))

[صحيح البخاری، ٧٤٤۔ صحيح مسلم، ٥٩٨]

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب میں کی ہے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔''

❁ ((وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، إِنَّ صَلَاتِیْ ، وَ نُسُكِیْ ، وَ مَحْيَایَ ، وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَ أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔ أَنْتَ رَبِّیْ وَ أَنَا عَبْدُكَ ، ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ، وَ اهْدِنِیْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِیْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ ، وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَيِّئَهَا ، لَا يَصْرِفُ عَنِّیْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ، لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ ۔، أَنَا بِكَ وَ إِلَيْكَ ، تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ ۔ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ)) [سنن أبی داود(٧٦٠)، صحيح مسلم (٧٧١)]

''میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی جانب سونپ دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یکسو مسلمان ہو کر اور میں مشرکوں سے نہیں، یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی،

میری موت' اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیری سوا کوئی معبود برحق نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ میرے سارے گناہ بخش دے تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ تو میری اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی کر تیرے سوا اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں' مجھ سے برے اخلاق پھیر دے' تیرے سوا برے اخلاق کو پھیرنے والا کوئی نہیں۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' تمام نیکیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائیوں کو تیری جانب منسوب نہیں کیا جاتا' میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف التجا کرتا ہوں' تو برکت والا اور بلندیوں والا ہے میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔"

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ، وَّ سُبْحَانَ اللّٰهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا))

[سنن ابی داود (٨٠٧)' مسند احمد(٤/٨٥)]

"اللہ سب سے بڑا ہے' بہت بڑا۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کثرت کے ساتھ' صبح وشام ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔"

دعائے استفتاح کے بعد تعوّذ پڑھیں

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ))[سنن ابی داود(٧٧٥) ' مصنف عبد الرزاق(٢/٧٥)]

"میں اللہ تعالیٰ سننے والے اور جاننے والے کی شیطان مردود سے اس کے وسوسے سے' تکبر کی ہوا اور جادو کی پھنکار سے پناہ مانگتا ہوں۔"

❁ اس کے بعد "بسم اللہ" سمیت سورۃ الفاتحہ پڑھیں:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ

الدِّیْنِ ۝ إِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ إِیَّاکَ نَسْتَعِینُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرٰطَ الَّذِیْنَ أَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝﴾

[الفاتحة ١/١-٧]

''اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے' تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے' جو نہایت مہربان اور بڑا رحم کرنے والا ہے' قیامت کے دن کا مالک ہے' ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں' ہمیں سیدھی راہ پر چلائے رکھ' ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا' نہ کہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کی راہ پر جو گمراہ ہوئے۔''

سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں

۞ سورہ فاتحہ کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا لازمی ہے' نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا صَلَاۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ))

[صحیح البخاری (٧٥٦) ' صحیح مسلم (٣٩٤)]

''جس شخص نے نماز میں سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہے۔''

یہ حدیث عام ہے' نمازی امام ہو یا مقتدی' منفرد ہو یا مسبوق سب کو شامل ہے' اس کے بغیر کوئی نماز نہیں خواہ فرض ہو یا سنت' جنازہ ہو یا عیدین وغیرہ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (جزء القرأۃ ' ص: ١٠' رقم (١٩) میں اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل کے لئے دیکھیں: ((تحقیق الکلام)) اور ((توضیح الکلام)) مقتدی کو جہری نماز میں امام کے پیچھے صرف سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے جبکہ سری نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا آیت پڑھی جا سکتی ہے۔

سورۃ الفاتحہ کی قرأت کے بعد بآواز بلند ''آمین'' کہنا

۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَامِنُوا فَإِنَّہُ مَنْ وَّافَقَ تَامِینُہُ تَامِینَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَ لَہُ مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه))[صحیح البخاری(۷۸۰)‘صحیح مسلم(۴۱۰)]

’’جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو‘ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔‘‘

اس سے معلوم ہوا کہ آمین اونچی کہنی چاہئے کیونکہ مقتدی کو امام کی آمین کا تبھی علم ہوگا جب وہ اونچی کہے گا‘ چنانچہ (صحیح البخاری= باب جهر الامام بالتامین) میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مقتدیوں نے اتنی بلند آمین کہی کہ مسجد گونج گئی۔ نیز دیکھیں۔[مصنف عبد الرزاق (۲/۹۶)‘ الاوسط لابن المنذر(۳/۱۳۲)]

یہودیوں کا ’’آمین‘‘ سے چڑنا

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلَى شَيءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِيْنِ))

[الأدب المفرد (۹۸۸)‘ ابن ماجة (۸۵۶)‘ابن خزيمة (۵۷۵‘۸۷۴)]

’’جس قدر یہودی تمہارے سلام اور آمین پر چڑتے ہیں اتنا کسی اور چیز پر نہیں چڑتے۔‘‘

اور(بیهقی ۲/ ۵۶) میں ((عَلَى قَوْلِنَا خَلْفَ الإِمَامِ آمِيْنَ)) کے الفاظ ہیں یعنی امام کے پیچھے آمین کہنے پر یہودی جتنا حسد کرتے ہیں اتنا کسی چیز پر نہیں کرتے اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب:’’ آمین بالجهر‘‘

مسنون قرأت

❁ اس کے بعد قرآن مجید سے جو سورت یا آیات آسان معلوم ہوں انکی تلاوت کریں سورۃ فاتحہ کے بعد جتنی چاہے انسان قرأت کر سکتا ہے البتہ نبی ﷺ سے بعض مخصوص سورتوں کی قرأت مختلف نمازوں میں منقول ہے:

❁ فجر کی نماز میں:

❶ ﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ ﴾[صحیح مسلم= کتاب الصلوۃ ۔ باب القرأۃ فی الصبح(۴۵۸)]

****

2. ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾[صحیح مسلم= کتاب الصلٰوۃ ۔ باب القرأۃ فی الصبح(٤٥٥)]

3. ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴾[صحیح مسلم= کتاب الصلٰوۃ۔ باب القرآۃ فی الصبح (٤٥٥)]

4. ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾

[سنن النسائی(٢/١٥٨۔٢٥٣)]

5. دونوں رکعتوں میں:﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ﴾

[سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلٰوۃ باب الرجل یعید سورۃ واحدۃ فی الرکعتین ٨١٦]

❁ ظہر وعصر کی نماز میں:

1. ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾اور﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الاَعْلٰى ﴾[صحیح مسلم۔٤٥٠۔٤٦٠]

2. ﴿ والسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴾ اور﴿ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴾

[سنن ابی داؤد :باب قدر القرأۃ فی صلاۃ الظهر والعصر:٨٠٥]

❁ مغرب کی نماز میں:

1. سورۂ طور:[صحیح البخاری=صفة الصلٰوۃ= باب الجهر فی المغرب (٧٦٥)]

2. ﴿ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ﴾[صحیح البخاری= باب القرأۃ فی المغرب ٧٦٣]

3. سورۃ الاعراف۔[سنن النسائی٢/١٧٠]

❁ عشاء کی نماز میں:

1. ﴿ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴾[صحیح البخاری= صفة الصلٰوۃ ۔باب القرأۃ فی العشاء(٧٦٩)]

2. حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ نے عشاء کی نماز میں ﴿ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴾ اور ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ اور﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ پڑھنے کے لئے کہا۔

[صحیح البخاری =کتاب الجماعة والامامة(٧٠٥)]

❁ جمعہ کے دن نماز فجر میں:﴿ الٓمٓ تَنْزِيْل ﴾ اور﴿ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ﴾

[صحیح البخاری= کتاب الجمعة ۔ باب ما یقرأ فی صلٰوۃ الفجر یوم الجمعة (٨٩١)]

❁ نماز جمعہ اور عیدین میں:

❶ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾

[صحيح مسلم = كتاب الجمعة۔ باب ما يقرأ فى صلاة الجمعة (٨٧٨)]

❷ نماز جمعہ میں: سورة الجمعه اور المنافقون

[صحيح مسلم= كتاب الجمعة ۔ باب ما يقرأ فى صلاة الجمعة(٨٧٨)]

❸ عیدین میں: ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ اور ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾

[صحيح مسلم= صلوٰة العيدين ۔ باب ما يقرأ فى صلوٰة العيدين(٨٩١)]

یاد رہے کہ ان سورتوں کی قرأت نماز میں مسنون ہے ضروری نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری قرار دیا ہے اور اس کے بعد کی قرأت میں اختیار دیا ہے نیز سورتوں کو قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے پڑھنا بہتر ہے ضروری نہیں یعنی اگر کسی آدمی نے اپنی رکعات میں سورتوں کی ترتیب الٹ دی تو سجدہ سہو نہیں پڑتا۔ قرأت سے فارغ ہوکر "اللہ اکبر" کہیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔ اللہ اکبر رکوع میں جھکنے کے ساتھ ہی کہیں۔

رکوع کا طریقہ

۞ رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی ہو سر نہ زیادہ نیچے ہو اور نہ زیادہ اونچا دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ [صحيح مسلم(٤٩٨)، صحيح البخارى= باب سنة الجلوس فى التشهد(٨٢٨)]

۞ ابن خزیمہ اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو جس نے نماز خراب کی تھی یہ حکم دیا کہ رکوع کی حالت میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ کرو۔

[صفة صلاة النبى ص: ١٣٠]

۞ رکوع کی حالت میں کہنیاں پہلوں سے دور ہوں۔ [جامع الترمذى(٢٦٠)، ابو داؤد (٧٣٠-٧٣١)]

۞ دونوں ہاتھوں کو تان کر رکھیں ذرا خم نہ ہو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور گھٹنوں کو مضبوط تھام لیں۔ [سنن ابى داؤد= كتاب الصلاة (٧٣٤)]

****

رکوع کی دعائیں

تین بار یہ دعا پڑھیں: ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ وَ بِحَمْدِہٖ))

[سنن ابی داؤد (۸۷۰)' بیهقی (۲/۸٦)]

((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ)) [صحیح مسلم (۷۷۳)' سنن النسائی (۱٦٦۳)' مسند احمد (۵/۳۸۲)]

" پاک ہے میرا رب عظمت والا۔" اس دعا کو زیادہ بار تکرار کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ ایک رات آپ نے قیام اللیل میں سورۂ بقرہ' نساء اور آل عمران پڑھی پھر آپ نے اتنا ہی وقت رکوع میں لگایا اور بار بار مذکورہ دعا پڑھتے رہے۔

((اَللّٰھُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ ' وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ' أَنْتَ رَبِّی خَشَعَ سَمْعِیُ وَ بَصَرِیُ وَ دَمِیُ وَ لَحْمِیُ وَ عَظْمِیُ وَ عَصَبِیُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)) [سنن النسائی (۱۰۵۰)]

" اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر توکل کیا تو میرا رب ہے' میرے کان' میری آنکھیں' میرا خون' میرا گوشت' میری ہڈیاں' میرے اعصاب اللہ کے لئے خشوع کرتے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔"

نیز یہ دعا بھی پڑھتے

((سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیُ)) [صحیح البخاری (۷۹٤)]

" اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساھ ہے' اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

اور یہ دعا بھی پڑھتے

((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ)) [صحیح مسلم (۱۰٤۸۷/ ۳۵۳)]

" بہت پاکیزگی والا' بہت مقدس ہے فرشتوں اور روح کا رب۔"

****

رکوع کے بعد قیام کی دعائیں

❁ رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہیں: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ))''سن لی اللہ تعالیٰ نے اس کی بات جس نے اس کی حمد بیان کی۔''اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں پھر ((رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ)) یا ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہیں ۔[صفة صلاة النبی ﷺ، ص:۱۳٦] ''اے ہمارے رب! تعریف تیرے لئے ہے۔''

❁ یا یوں کہیں

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))[صحيح مسلم(٤٧٦)]

''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی، پروردگار! حمد تیرے ہی لئے ہے اتنی کہ تمام آسمان بھر جائیں، تمام زمین بھر جائے اور ان کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جو تو چاہے۔''

❁ نیز یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))[صحيح مسلم(٤٧٧)، سنن ابی داؤد(٨٤٧)، سنن النسائی(١٩٨/٢، ١٩٩)]

''اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے لئے حمد اتنی ہے کہ آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور ان کے بعد ہر چیز بھر جائے جو تو چاہے، اے ثناء اور بزرگی والے! جو کچھ تیرا بندہ کہہ رہا ہے وہ بالکل درست ہے اور ہم تیرے بندے ہیں، اے اللہ! جو کچھ تو عطا کر دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ کسی دولت والے کو اس کی دولت تیرے ہاں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔''

حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نبی مکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہا' ایک آدمی نے آپ کے پیچھے یہ کلمات کہے: ((رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ)) ''اے ہمارے پروردگار! اور تیرے ہی لئے تمام تعریف ہے' زیادہ اور پاکیزہ تعریف' جس میں برکت ڈال دی گئی۔'' جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس آدمی نے کہا: ''میں'' آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتے دیکھے جو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں تھے کہ ان کلمات کو پہلے کون تحریر کرے۔''

[صحیح البخاری (۷۹۹)' سنن ابی داؤد (۷۷۰)' سنن النسائی (۱۰٦۱)]

سجدے کی کیفیت

❶ اس کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں جائیں اس طرح کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھیں' اسکے بعد گھٹنوں کو۔ [سنن ابی داؤد (۸٤۰)' سنن النسائی (۱۰۹۰)] پہلے گھٹنے رکھنے والی روایت ضعیف ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں ''آپ کے مسائل'' جلد ۱' ص ۱۳۵ تا ۱۳۷)

❷ سجدے میں ناک' پیشانی' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے سرے زمین پر لگ جائیں۔ [صحیح البخاری (۷۱۲)' صحیح مسلم (٤۹۰)]

❸ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔ [ابن خزیمہ (۲٤۲)' مستدرك حاکم (۱/۲۲۷)]

❹ سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں کے برابر رکھیں۔ [سنن ابن داؤد (۷٤۳-۷۲٦)]

❺ اسی طرح سجدے میں ایڑیاں ملی ہوئی ہوں۔ [مستدرك حاکم ۱/۲۲۸' ابن خزیمة (٦٥٤)]

❻ سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ ہوں اور قدم کھڑے ہوں۔

[صحیح البخاری (۸۲۸)' سنن ابی داؤد (۷۳۲)]

❼ سجدے میں دونوں ہاتھ پہلوؤں سے دور ہوں' سینہ' پیٹ' رانیں زمین سے اونچی ہوں۔ پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں۔ بحوالہ حدیث ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

[سنن ابی داؤد (۷۳۰-۹٦۳)' ابن الجارود (۱۹۲)]

****

8 سجدے کی یہ کیفیت مرد و عورت کے لئے یکساں ہے۔ عورت کے لئے علیحدہ طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

سجدے کی دعائیں

❁ رکوع کی دعاؤں میں سے آخری دو دعائیں اسی طرح سجدے میں بھی پڑھنا ثابت ہے' اس کے علاوہ درج ذیل دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں:

((اَللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ' لَا أُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ))

[صحيح مسلم(٤٨٦)]

''اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور تیرے معاف کرنے کے ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف کو شمار نہیں کرسکتا' تیری تعریف اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی۔''

یہ دعا قنوت نازلہ میں بھی پڑھی جاتی ہے:

❁ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ أَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوَرَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ))

[صحيح مسلم(٧٧١)' دارقطنى ١/٢٩٧)' ابو عوانه ٢/١٠٢)' طحاوى(١/١٦٠)]

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام قبول کیا۔ تو میرا رب ہے' میرا چہرہ اس ذات کے آگے سجدہ ریز ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی اور اس کی شکل کو حسن بخشا اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے پس

اللہ برکت والا ہے جو نہایت عمدہ تخلیق کرنے والا ہے۔''

نوٹ: ((وَ اَنۡتَ رَبِّی)) کے الفاظ طحاوی میں اور ((فَاحۡسَنَ صُوۡرَہٗ)) کے الفاظ دار قطنی اور ابوعوانہ میں ہیں۔

❁ ((سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی)) پاک ہے میرا سب سے اونچا رب''

[صحیح مسلم (٧٧٢)، سنن النسائی (٣/٢٢٦)، مسندا حمد (٥/٣٧٢)، ابن ماجة (١/٣٨٧)]

یہ کم از کم تین بار پڑھیں۔[ابن ماجة (٨٨٨)]

❁ ((اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی ذَنۡبِیۡ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَ جِلَّهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَہٗ وَ عَلَانِیَتَهٗ وَ سِرَّہٗ))

''اے اللہ! میرے چھوٹے، بڑے، پچھلے، ظاہری اور مخفی تمام گناہ بخش دے۔''

[صحیح مسلم (٤٨٣)، ابوداؤد (٨٧٨)]

دو سجدوں کے درمیان جلسہ اور دعا

❁ پھر ((اَللّٰهُ اَكۡبَرُ)) کہہ کہ پہلے سجدے سے سر اٹھا کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اس طرح کہ انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں۔

❁ اپنے قدموں اور ایڑیوں پر بھی بیٹھ سکتے ہیں۔[مسلم مع شرح نووی ٥/١٧ (٥٣٦)]

❁ پھر یہ دعا پڑھیں: ((رَبِّ اغۡفِرۡلِی رَبِّ اغۡفِرۡلِی)) [سنن ابی داؤد : ٨٧٤] ''اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔'' پھر اس کے بعد ((اَللّٰهُ اَكۡبَرُ)) کہہ کر دوسرا سجدہ کریں اور مذکورہ دعاؤں میں سے جونسی چاہیں دعا پڑھیں۔

❁ دوسرے سجدے کی دعاؤں سے فارغ ہو کر ''اللہ اکبر'' کہہ کر جلسہ استراحت کے لئے اسی طرح بیٹھ جائیں جیسے آپ پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تھے۔[صحیح البخاری (٨٢٣)] جلسہ استراحت کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کو اٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھیں۔

[صحیح البخاری = باب کیف یعتمد علی الارض إذا قام من الرکعة (٨٢٤)]

****

﴿ اسی طرح دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں۔ [صحیح البخاری ' سنن النسائی]

دوسری رکعت کے اذکار' التحیات کا طریقہ اور دعائیں

﴿ دوسری رکعت کے ابتداء میں ((تَعَوُّذ)) پڑھنا بہتر ہے اور یہ قرآن مجید کے عموم سے ثابت ہوتا ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ [سورة النحل: ٩٨] ''جب بھی آپ قرآن مجید کی قرأت کریں تو اعوذ باللہ پڑھیں'' پھر اس کے بعد ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ سے لے کر سورۂ فاتحہ کے آخر تک پڑھیں اور اس کے بعد جو جی چاہے سورت یا آیت پڑھیں اسی طرح اپنی ساری رکعت مکمل کر کے تشہد بیٹھ جائیں دوسرے رکعت پر اس طرح بیٹھ جانے کو قعدہ اولیٰ بھی کہتے ہیں۔

﴿ دوسری رکعت میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔''

[بخاری ٨٢٧'٨٢٨]

﴿ دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھیں۔ [مسلم: ٥٧٩]

﴿ دایاں ہاتھ دائیں ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ [مسلم ٥٧٩]

﴿ جب آپ تشہد کے لئے بیٹھیں تو دائیں ہاتھ کی شکل اس طرح بنائیں کہ شہادت والی انگلی کھڑی ہو اور انگوٹھا درمیانی انگلی سے ملا کر حلقہ بنائیں اور انگلی کے ساتھ اشارہ کریں اور ہلائیں۔

[مسلم ٥٧٩' نسائی ٨٨٨]

﴿ تشہد میں شہادت کی انگلی میں تھوڑا سا خم کریں۔ (اسے رفع سبابہ کہتے ہیں)

[ابو داؤد: ٩٩١' ابن خزیمه ٧١٦' ابن حبان ١١٩]

﴿ ہاتھ کا حلقہ بنانا اور شہادت والی انگلی کو اٹھانا تشہد بیٹھنے سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے اور جو لوگ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ)) پر انگلی اٹھاتے اور ((اِلَّا اللّٰه)) پر رکھ دیتے ہیں' پھر حلقہ بھی چھوڑ دیتے ہیں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

****

۞ نماز اگر دو رکعت ہے تو تشہد، درود اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیں اور اگر نماز تین یا چار رکعت ہے تو تشھد کی حالت میں سلام پھیرے بغیر "اللہ اکبر" کہیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے اٹھ جائیں پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں جیسے پہلے کیا تھا اور اگر سورۂ فاتحہ کے ساتھ مزید کوئی سورت یا آیات پڑھ لیں تو بھی درست ہے۔[صحیح مسلم= کتاب الصلوٰۃ ۔ باب القرأۃ فی الظھر والعصر(٤٥٢)] پھر حسب سابق دو رکعت مکمل کرکے بیٹھ جائیں۔اور آخری قعدہ میں داہنا پاؤں قبلہ رخ کرکے کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکالا جائے اور بائیں جانب کی سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھا جائے اس طرح بیٹھنے کو تَوَرُّك کہتے ہیں۔[بخاری ٨٢٧، ابو داؤد ٧٣٠، ابن حبان ١٨٢/٥، ١٨٤]

۞ دایاں پاؤں بچھا کر رکھنا بھی جائز ہے۔[مسلم ٥٧٩]

۞ اس طرح بیٹھنے کے بعد یہ کلمات پڑھیں:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))

[صحیح البخاری (٨٣١، ٨٣٥) صحیح مسلم(٤٠٢)]

"تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں سلامتی ہو تجھ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، سلامتی ہو ہم پر اور اس کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

۞ پھر درود شریف پڑھیں:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

[صحیح البخاری (٣٣٧٠)، صحیح مسلم (٤٠٦)]

****

''اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر اس طرح رحمت نازل کر جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی' بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے' اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی' بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے۔''

❁ اور یہ درود پڑھنا بھی ثابت ہے:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))

[صحيح البخاری (٣٣٦٩۔٦٣٦٠) صحيح مسلم (٤٠٧)]

''اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی اور محمد ﷺ اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے۔''

آخری تشہد میں سلام سے قبل دعا مانگنا

پھر مذکورہ دعاؤں سے جو جی چاہے دعا مانگ لیں' آخری تشہد سے فارغ ہونے کے بعد چار چیزوں سے پناہ طلب کرنے کا حکم ہے

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے اور یوں دعا کرے۔''

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ ، وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ))

[صحيح البخاری (١٣٧٧)' صحيح مسلم (٥٨٨)]

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب' قبر کے عذاب' زندگی و موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے شر

سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔"

نبی ﷺ اس طرح بھی دعا مانگتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ الْمحيَا وَ الْمَمَاتِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ))[صحيح البخاری(۸۳۲)، صحيح مسلم(۵۸۹)]

"اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی وموت کے فتنہ سے اور گناہ وقرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

((اَللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ ، إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))

[صحيح البخاری (۸۳٤)، صحيح مسلم(۲۷۰۵)]

"اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں تو مجھے بخش دے، بخشش تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا أَسْرَفْتُ وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ۔ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))[صحيح مسلم(۷۷۱)، سنن ابی داؤد(۷٦۰)]

"اے اللہ! مجھے معاف کردے جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو میں نے اعلانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

((اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔اَلْمَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰاتِ وَالأَرْضِ يَا ذَالجَلَالِ وَالإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا

قَيُّومُ إِنِّی أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوذُبِكَ مِنَ النَّارِ))

[مسند احمد (۳/۱۵۸)' سنن ابی داؤد(۱۴۹۵) 'ابن ماجة (۲/۴۳۶)' سنن نسائی(۱۲۹۹) ' کتاب التوحید لابن مندة (۲/۴۴)]

''اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو اکیلا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں' تو احسان کرنے والا ہے' اے آسمانوں اور زمین کے موجد اے بزرگی اور عزت والے! اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے جنت کا طلبگار ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

سلام پھیرنا

- اس کے بعد دائیں اور بائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ)) کے الفاظ کے ساتھ سلام پھیر دیں۔
- دائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ)) اور بائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ)) بھی کہہ سکتے ہیں۔[سنن ابی داؤد(۹۹۷)]

سلام کے بعد کی دعائیں

- نبی ﷺ سے نماز کے بعد اونچی آواز سے ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) کہنا اور دیگر اذکار ثابت ہیں جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا مکمل ہونا تکبیر (یعنی ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) سے پہچان لیتا تھا۔[صحیح البخاری = کتاب صفة الصّلوة ۔ باب الذکر بعد الصلوة(۸۴۱-۸۴۲)] یاد رہے کہ نماز کے بعد یا دیگر مواقع پر ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کی ضربیں لگانا' مصنوعی ذکر کے طریقے اور مروجہ اجتماعی دعا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔
- تین مرتبہ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) کے بعد ((اَللّٰهُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ)) پڑھیں۔[صحیح مسلم (۵۹۱)' سنن النسائی(۳/۶۸)]''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے' اور سلامتی تجھ ہی سے ہے اے بزرگی وعزت والے تو برکت والا ہے۔''

****

نوٹ: اس دعا میں ((وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ أَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ)) کا اضافہ ثابت نہیں۔

((اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلَی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ))

[سنن ابی داود(۱۵۲۲)' سنن النسائی(۵۳/۳)]

''اے اللہ! اپنا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔''

((رَبِّ قِنِی عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) [صحیح مسلم (۷۰۹)] ''اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔'' نیز یہ دعا رات سوتے وقت بھی پڑھی جاتی ہے۔ (تین مرتبہ)

((اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِیْ عِصْمَةَ أَمْرِیْ ، وَ أَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیهَا مَعَاشِی' اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَ أَعُوذُ بِعَفْوِ كَ مِنْ نِقْمَتِكَ ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَ لَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِ مِنْكَ الْجَدُّ))

[عمل الیوم واللیلة (۱۳۷) ' سنن النسائی(۷۳/۳)' ابن خزیمة (۷۴۵)]

''اے اللہ! میرے لئے میرا دین سنوار دے جس کو تو نے میرے لئے میرے کام کے بچاؤ کا سبب بنایا اور میرے لئے میری دنیا سنوار دے جس میں تو نے میری معیشت رکھی ہے۔ اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ذریعے تیرے غصے سے پناہ پکڑتا ہوں اور تیری عافیت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ پکڑتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو عطا کر دے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو روک دے اسے دینے والا (داتا) کوئی نہیں اور کسی دولت مند کو تجھ سے اس کی دولت مندی کوئی کام نہیں آئے گی۔''

((لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ' لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ، وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ))

[صحیح مسلم(٥٩٤)'سنن ابی داؤد(١٥٠٦)]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے کوئی طاقت نقصان سے بچنے کی اور نہ فائدہ حاصل کرنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرے اسی کے لئے نعمت ہے اور اسی کے لئے فضل ہے اور اسی کے لئے اچھی تعریف اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہم اپنی عبادت اسی کے لئے خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناپسند لگے۔''

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَ لَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) [صحیح البخاری (٨٤٤)' صحیح مسلم(٥٩٣)]

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کردے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت والے کو تیرے ہاں اس کی دولت نفع نہیں دے سکتی۔''

۳۳ مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) ۳۳ مرتبہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ۳۳ مرتبہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) اور سو پورا کرنے کے لئے ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) پڑھنے والے کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں گے تو معاف کردیئے جائیں گے۔[صحیح مسلم(٥٩٧)' مسند احمد (٣٧١/٢-٣٨٣)] یا ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کو ۳۴ مرتبہ پڑھیں۔[مسلم ٥٩٦] یہ تسبیحات رات سونے کے وقت بھی پڑھی جاتی ہیں۔''

****

آخری دونوں سورتیں پڑھیں۔[ابو داؤد (۱۵۲۳)، سنن نسائی (۱۳۳۵)]

﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ Oمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ Oوَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ Oوَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ Oوَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ O﴾

[الفلق: ۱۱۳/ ۱۔۵]

''آپ کہہ دیں: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کی برائی سے جسے اس نے پیدا کیا ہے، اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے، اور گرہ لگا کران میں پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔''

﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ Oمَلِكِ النَّاسِ Oإِلٰهِ النَّاسِ Oمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ Oالَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ Oمِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ O﴾[الناس ۱۱۴/ ۱۔۶]

''آپ کہہ دیں: میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے مالک کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ وہ جن ہو یا انسان۔''

سورة الاخلاص پڑھیں۔[الترغیب والترھیب ۲/ ۴۵۳، مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۰۵]

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ Oاَللّٰهُ الصَّمَدُ Oلَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ Oوَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ O﴾[الأخلاص ۱۱۲/ ۱۔۴]

''کہہ دیجئے اللہ ایک ہے، اللہ بے پرواہ ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔''

ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھیں۔[عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۱۰۰) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۹۷۲)(۲/ ۶۹۷)] نیز آیۃ الکرسی سوتے وقت بھی پڑھی جاتی ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّومُ لَا تَاخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَومٌ لَّهُ مَا فِی السَّمٰوٰاتِ وَ مَا فِی الأَرْضِ مَنْ ذَالَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ أَیْدِیْهِم وَ مَا خَلْفَهُم وَ لَا یُحِیْطُونَ بِشَیءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰاتِ وَالأَرْضَ وَلَا یَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ العَلِیُّ العَظِیْمُ O﴾ [البقرہ ٢/ ٢٥٥]

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے' کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے اس کی اجازت کے بغیر وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے' اور وہ اس کے علم سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے' اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو وسیع ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر عظمت والا ہے۔''

۞ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنَ البُخْلِ ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰی أَرْذَلِ العُمُرِ ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ))[صحیح البخاری (٦٣٥٦) ' سنن النسائی(٥٤٦٢)]

''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور گھٹیا (ردی) عمر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

صبح کی نماز کے بعد اذکار کی فضیلت

۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر طلوع شمس تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھا رہا پھر سورج نکلنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اس کے لئے (یہ عمل) ایک مکمل حج اور عمرہ کے برابر ہے۔''

[جامع الترمذی (٥٨٦) 'صحیح الجامع الصغیر (٦٣٤٦)]

****

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا))

[مسند احمد ٦/٢٩٤'٣٢٢- ابن ماجة(٩٢٥)]

''اے اللہ! تجھ سے مفید علم' مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔''

دس بار یہ کلمات کہیں: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ))

[صحیح مسلم (٢٦٩٣) ' شرح السنة(٥/٥٧)' مسند احمد(٥/٤١٥)]

نماز کے متفرق مسائل

صف بندی

صف درست کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ))

[صحیح البخاری' باب اقامة الصف من تمام الصلوٰة(٧٢٣)]

''اپنی صفیں درست کرو بے شک صفوں کا درست کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے۔''

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ))

[سنن ابی داؤد (٦٦٢)مصنف عبد الرزاق(٢/٧٥)]

''تم ضرور اپنی صفوں کو درست کر لو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَ حَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَ سُدُّوا الْخَلَلَ وَ لِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَ لَا تَذَرُوا فُرَجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَ مَنْ وَصَلَ صفًا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ قَطَعَ صفًا قَطَعَهُ اللّٰهُ))

[سنن أبی داؤد، کتب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف(٦٦٦)]

''صفوں کو قائم کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور شگاف بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے خالی جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو کاٹے گا۔''

❁ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:((اَلْفُرُجَاتُ جَمْعُ فُرْجَةٍ وَ هِيَ الْمَكَانُ الْخَالِي بَيْنَ الِاثْنَيْنِ)) [الترغیب والترھیب(٣١٩/١)] اس حدیث میں شیطان کے لئے فرجات چھوڑنے کی جو ممانعت آئی ہے اس میں فرجات فرجۃ کی جمع ہے اور اس کا مطلب ہے دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ۔

معلوم ہوا کہ صف بندی کرتے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ نہیں ہونی چاہئے۔

صف بندی کس طرح ہو؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز ادا کرتے وقت کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملا کر کھڑے ہوتے تھے اور صف بندی میں مبالغے سے کام لیتے تھے' حضرت انس بن مالک اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانے کی وضاحت ہے ملاحظہ ہو۔

[صحیح البخاری ۔ باب الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف]

❁ نیز انس بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے ختم ہونے کے ساتھ ہی جو خرابیاں رونما ہو رہی تھیں' ان میں سے صفوں کی صحیح درستگی نہ ہونے کا انہوں نے تذکرہ کیا۔[صحیح البخاری = باب اثم من لم یتم الصفوف:(٧٦٣)]

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِعْتَدِلُوا فِيْ صُفُوْفِكُمْ فَإِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ قَالَ أَنسٌ لَقَدْ رَأَيْتُ اَحَدَنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَ قَدَمَهُ بِقَدَمِهِ وَ لَوْ ذَهَبْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَتَرٰى اَحَدَهُمْ كَأَنَّهُ بَغْلٌ شُمُوْسٌ))

[المصنف لابن ابی شیبه' باب ما قالوا فی اقامة الصف(٣٥٦٤)١/٣٠٨'مطبوعه دار التاج بیروت]

''اپنی صفوں میں برابری کرو بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں'' انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''البتہ میں نے دیکھا ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا پاؤں اس کے پاؤں سے چپکا دیتا تھا اور اگر تو آج کسی کے ساتھ ایسا کرے تو ان میں سے ہر کسی کو دیکھے گا کہ (وہ ایسے بھاگتا ہے) گویا وہ شریر خچر ہے۔'' نیز دیکھیں: [فتح الباری(٢/٢١١)' و عمدة القاری(٥/٢٦٠)]

معلوم ہوا کہ صحابہ کے دور ختم ہونے کے ساتھ ہی لوگ اس سنت سے روگردانی کرنے لگ گئے تھے اور بخاری کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ صفوں کی عدم درستگی کا ہی شکوہ کرتے ہیں۔ یعنی اگر کسی کے پاؤں کے ساتھ پاؤں ملاؤ اور کندھے کے ساتھ کندھا تو وہ شریر خچر کی طرح بدکتا ہے' اللہ تعالیٰ صحیح عمل کی توفیق بخشے۔ آج بھی کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو نماز میں پاؤں نہیں ملاتے بلکہ پاؤں سیدھے رکھنے کی بجائے ٹیڑھے رکھتے ہیں حالانکہ پاؤں سیدھے رکھنا سنت ہے۔

❁ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((صفُّ الْقَدَمَيْنِ وَ وَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ))

[سنن ابی داؤد ' کتاب الصلاة باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاة (٧٥٤)' البیهقی ٢/٣٠' التمهید ٢٠/٧٣)]

''پاؤں کو سیدھا کرنا اور ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا سنت میں سے ہے۔''

سُترہ

نمازی کو نماز ادا کرنے کے لئے اپنے سامنے سترہ رکھنا چاہئے جس کی اونچائی ایک ہاتھ یا کم از کم پون ہاتھ ہو' ہاتھ سے مراد درمیانی انگلی سے لے کر کہنی تک کا حصہ ہے اور سترے کے قریب کھڑے ہو

****

کر نماز ادا کرنی چاہیے۔

❁ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ))[سنن ابی داود ' باب الدنو من السترة(٦٩٥)]

''جب تم میں سے کوئی آدمی سترے کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے۔ شیطان اس کی نماز نہیں توڑے گا۔''

نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے

❁ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس کا گناہ کس قدر ہے تو بہتر ہے اس کے لئے کہ وہ چالیس تک ٹھہر جائے ------راوی حدیث کہتے----- '' یہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے چالیس دن' مہینے یا سال فرمایا۔''

[صحیح البخاری= کتاب الصلوٰۃ ۔ باب اثم المار بین یدی المصلی(٥١٠)]

❁ اسی طرح فرمایا: ''نمازی کے آگے سے گزرنے والا شیطان ہے نمازی اس کو حالت نماز میں گزرنے سے روک سکتا ہے۔''[صحیح البخاری۔ باب یرد المصلی من مر بین یدیه (٥٠٩)]

❁ سترے کے بغیر نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((لَا تُصَلِّ اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ)) [صحیح ابن خزیمة ۔ باب النھی عن الصلوٰۃ الی غیر سترة (٨٠٠)] ''سترے کے بغیر نماز نہ پڑھو۔''

❁ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد میں بھی سترے کا خیال رکھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دوستونوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے ستون کے قریب کر کے فرمایا:((صَلِّ اِلَيْهَا)) ''اس کی طرف نماز پڑھو۔'' اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستونوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی خاطر جلدی کرتے تھے۔[صحیح البخاری = کتاب الصلوٰۃ ۔ باب الصلوٰۃ الی الاسطوانة]

****

۞ یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ أَنَس بْنَ مَالِكٍ فِيْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ قَدْ نَصَبَ عَصًا يُصَلِّي إِلَيْهَا))

[معجم الاوسط لابن المنذر (٧٩/٥، (٢٤٢٧)، طبقات ابن سعد(١١/٧، المصنف لابن ابی شیبة (٢٧٧/١)]

''میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد حرام میں دیکھا وہ لاٹھی گاڑ کر اس کی طرف نماز ادا کر رہے تھے۔''

معلوم ہوا کہ سترے کی بہت اہمیت ہے اس کا خیال مسجد وصحرا ہر مقام پر رکھنا چاہئے تاکہ شیطان نماز قطع نہ کرے اور گزرنے والے کو بھی پریشانی نہ ہو۔ مسجد میں نماز ادا کریں تو کوشش کریں کہ دیوار کے قریباً کسی ستون کی اوٹ میں یا سامنے کوئی رحل وغیرہ رکھ لیں تاکہ سترے کا صحیح اہتمام ہو سکے اور صرف خط کھینچ کر اسے سترہ قرار دینے والی روایت درست نہیں، یہ روایت مسند احمد، ابن ماجہ اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں مروی ہے یہ مضطرب بھی ہے اور اسکی سند میں ابو عمرو بن محمد بن حریث اور حریث دونوں مجہول راوی ہیں۔ اس روایت کو دار قطنی، بغوی، نووی، عراقی اور طحاوی وغیرہم نے ضعیف کہا ہے۔

[المجموع (٢٤٦/٣ وغیرہ]

" بسم اللّٰہ " آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنا

" بسم اللّٰہ " کو آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنا دونوں طرح ثابت ہے۔ [الاعتبار للحازمی(٨٤)] حضرت عمر رضی اللہ عنہ " بسم اللّٰہ " بلند آوز سے پڑھتے تھے۔ [ابن ابی شیبه(١/ ٤١٢)] اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی "بسم اللّٰہ" بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

[جزء الخطیب البغدادی امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے (٤١، ١٨٠)مجموعه ست رسائل للاحافظ الذهبی، عبد الرزاق ٢/ ٩٢-٩٣]

****

فجر کی سنتیں

جس آدمی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں وہ انہیں فرض نماز کے فوراً بعد ادا کر سکتا ہے جیسا کہ قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے نبی ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور بعد میں دو رکعت سنت کھڑے ہو کر ادا کی تو نبی ﷺ نے انکار نہیں کیا۔''

[صحیح ابن خزیمۃ (٢/١٦٤)' صحیح ابن حبان(٤/٨٢) 'مستدرك حاكم(١/٢٧٤) امام ذہبی وامام حاکم رحمۃ اللہ علیہما نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دارقطنی (١/٣٨٣-٣٨٤)]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں تو وہ نماز کے بعد ادا کر سکتا ہے۔

نماز مغرب سے پہلے دو رکعت

۞ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مغرب سے پہلے نماز پڑھو' مغرب سے پہلے نماز پڑھو'' تیسری بار فرمایا: ''جو چاہے پڑھ لے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ لوگ اسے مستقل سنت نہ بنا لیں۔''

[صحیح البخاری= باب الصلوٰة قبل المغرب(١١٨٣)]

ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھیں۔[مختصر قیام اللیل للمرزوی(٦٤)]' امام مقریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ یہ حدیث صحیح ابن حبان میں بھی ہے۔ دیکھیں: [موارد الظمان (٦١٧)]

کیا مقیم دو نمازیں جمع کر سکتا ہے؟

۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهرَ وَالْعَصرَ جَمِيعًا وَالْمغرِبَ وَالعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيرِ خَوفٍ وَّ لَا سَفَرٍ))[صحیح مسلم ' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا (٧٠٥)]

''نبی ﷺ نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو خوف و سفر کے بغیر جمع کر کے پڑھا۔''

مسلم کی دوسری حدیث میں ذکر ہے کہ آپ نے یہ نماز مدینے میں جمع کی ۔ یہ صرف بیان جواز کے لئے ہے آپ کا مستقل معمول یہی تھا کہ ہر نماز کو اس کے وقت میں پڑھتے تھے۔

****

مقیم کے لئے جمع کا طریقہ

بعض لوگ نماز کو بارش وغیرہ میں جمع کرتے ہیں لیکن انکا طریقہ کار درست نہیں ہوتا وہ مغرب کے ساتھ ہی عشاء اور ظہر کے ساتھ ہی عصر پڑھ لیے ہیں حالانکہ مقیم آدمی کو چاہیے کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں عصر کو اول وقت میں اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اول وقت میں پڑھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں [كتاب مواقيت الصلوٰة باب تاخير الظهر الى العصر (٥٤٣)] قائم کر کے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالعِشَاءَ))[صيح البخارى (٥٤٣)]

''نبی ﷺ نے مدینہ میں سات اور آٹھ رکعات جمع کر کے پڑھیں۔

یعنی ظہر وعصر، مغرب اور عشاء۔''

اس باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ظہر کو عصر تک تاخیر کر لیں تاکہ نماز جمع بھی ہو جائے اور اپنے اپنے وقت میں بھی ادا ہو جائے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو مفصل ذکر کیا ہے جس میں اس کی کیفیت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَ سَبْعًا جَمِيْعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَ عَجَّلَ الْعَصرَ وَ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَ عَجَّلَ الْعِشَاءَ))[سنن النسائى(٥٨٨)]

''میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ میں آٹھ اور سات رکعات اکٹھی پڑھیں۔ آپ نے ظہر کو لیٹ کیا اور عصر کو جلدی اور مغرب کو لیٹ کیا اور عشاء کو جلدی کیا۔''

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ [كتاب المواقيت] میں اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے: ((اَلْوَقْتُ الَّذِیْ یَجْمَعُ فِیْهِ الْمُقِیْمُ))'' اس وقت کا بیان جس میں مقیم آدمی نماز جمع کرے گا۔'' نیز

****

دیکھیں[المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم(۲/۲۹۶/۱۵۹۱)]

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اگر کبھی بوقت ضرورت مقیم آدمی نماز کو جمع کرنا چاہے تو اسے ظہر کو آخری وقت میں اور عصر کو اول وقت میں اسی طرح مغرب کو آخری وقت میں اور عشاء کو اول وقت میں پڑھنا چاہئے۔

مسافر کیلئے جمع کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے مسافر آدمی کو دو سہولتیں دی ہیں:

① ...... نماز قصر کرنا۔ ② ...... دو نمازوں کو جمع کرنا۔

مسافر اگر پوری نماز پڑھ لے تو پھر بھی درست ہے البتہ قصر افضل ہے۔‘‘[سنن النسائی(۱٤۵۵)‘ دار قطنی (۲/۱٦۷)] مسافر آدمی اگر زوال شمس کے بعد سفر کرے تو ظہر کے وقت میں ساتھ ہی عصر پڑھ سکتا ہے اسی طرح مغرب کے وقت میں عشاء اور اگر زوال شمس سے پہلے سفر کرے تو ظہر کو لیٹ کرے اور عصر کو اول وقت میں اسی طرح مغرب وعشاء کو جمع کرے۔

[سنن ابی داؤد = کتاب الصلوۃ ۔ باب الجمع بین الصلاتین(۱۲۲۰۔۱۲۰۸)‘ بیھقی(۳/۱٦۲/۱۳۳)‘ دارقطنی(۱/۳۹۳)‘ بلوغ المرام= باب صلوۃ المسافر والمریض(٤٦۲)‘ جامع ترمذی =ابواب الصلوۃ باب فی الجمع بین الصلاتین (۵۵۳)‘ سبل السلام (۲/٦۲۰)‘ المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم(۲/۲۹٤۔۱۵۸٦)]

جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز نہیں

کئی لوگ فرض جماعت کے قیام کے وقت بھی سنتیں پڑھتے رہتے ہیں بالخصوص فجر کی نماز کے وقت حالانکہ جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ))

[صحیح مسلم‘ کتاب المسافرین(۷۱۰‘شرح السنة(۸۰۳)]

’’جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔‘‘

****

اسی طرح عبداللہ بن مالک بن بحسینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور صبح کی نماز کی اقامت کہہ دی گئی تھی' وہ دو رکعتیں پڑھ رہا تھا آپ نے اس کے ساتھ کوئی بات کی جسے ہم نہیں سمجھ سکے ہم نے کہا: ''تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا؟'' اس نے کہا' آپ نے فرمایا: ''کیا صبح کی چار رکعت ہیں؟'' یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے۔

❁ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((كُنْتُ أُصَلِّيْ وَأَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ الْإِقَامَةِ فَجَذَ بَنِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا)) [مسند الطيالسى ٢٧٣٢' ٢/٣٥٨)]

''میں نماز پڑھ رہا تھا مؤذن نے اقامت شروع کر دی تو نبی ﷺ نے مجھے کھینچ لیا اور فرمایا: ''کیا تو صبح کی چار رکعت پڑھتا ہے؟''

یہ حدیث ابن حبان اور ابن خزیمہ وغیرہما میں بھی موجود ہے ملاحظہ ہو: [اعلام اهل الصعر باحكام ركعتى الفجر للمحدث الشهير ابى الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادى ص: ١٢٤]

12 رکعات سنن کی فضیلت

❁ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى فِيْ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ اثْنَتَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ))

[جامع الترمذى' كتاب الصلاة(٤١٥)' بحواله مشكوة المصابيح(١١٥٩)]

''جس نے دن رات میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔''

یہی حدیث [صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل السنن الرتبة

****

قبل الفرائض و بعدهن (۷۲۸)] میں بھی موجود ہے۔

نفل ادا کرنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ لَهُ نَافِلَةٌ وَ لَهُم فَرِيضَةٌ))

[دارقطنی' کتاب الصلاۃ باب ذکر صلاۃ المفترض خلف المتنفل (۱۰۶۳) عبد الرزاق ۲/۸' البیهقی ۳/۸۶]

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے پھر اپنی قوم کی طرف چلے جاتے اور انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے یہ معاذ رضی اللہ عنہ کیلئے نفل ہوتی اور ان کی قوم کے لئے فرض ہوتی۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بطن نخل (مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام) میں حالت خوف کے اندر ظہر کی نماز لوگوں کو پڑھائی تھی۔ آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا' پھر دوسرا گروہ آیا انہیں بھی دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

[دارقطنی (۱/۱۸۶)' سنن النسائی (۱/۱۷۸)' بیهقی (۳/۲۵۹)' سنن ابی داؤد (۱۲۴۸)] اس کی سند میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہونے کے باوجود مدلس ہیں اور عن کے ساتھ روایت کرتے ہیں سننے کی صراحت نہیں کی۔

یہ روایت بطور تائید نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسافر تھے آپ نے پہلے جو جماعت کرائی وہ آپ کے فرض تھے اور دوسری جماعت کو جو نماز پڑھائی وہ آپ کے نفل تھے اور پچھلوں کے فرض۔ معلوم ہوا کہ اگر امام نفل پڑھ رہا ہو تو مقتدی پیچھے فرض پڑھ سکتا ہے۔

قنوت نازلہ کی دعائیں

❁ قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر

دعا کریں۔

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالْمُسْلِمَاتِ، وَ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمْ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ يُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَائَكَ ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَ زَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَ أَنْزِلْ بِهِمْ بَاسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ))[مسند احمد ۱۳۷/۳]

''اے اللہ! ہم سب مومن و مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے' ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان کی اصلاح کر دے اور ان کی اپنے اور ان کے دشمن کے خلاف مدد فرما' اے اللہ! اہل کتاب کے ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں' اے اللہ! ان کے کلمات میں اختلاف ڈال دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو تو مجرم قوم سے پھیرتا نہیں۔''

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ))[رواہ احمد وابوداؤد]

''اے اللہ! ہم تجھی کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

((اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا هُمْ بِمَا شِئْتَ))[راوہ مسلم]

''اے اللہ! جس طریقے سے تو چاہے ہمیں ان سے کافی ہو جا۔''

((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ . اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ))[متفق علیہ]

''کتاب اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے اللہ! کافر جماعتوں کو شکست دے۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔''

((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا))[رواہ احمد]

****

''اے اللہ! ہمارے عیب ڈھانپ دے اور ہمارے خوف وخطرات سے ہمیں امن دے۔''

❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ لَكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ))[البيهقى ٢/٢١٠-٢١١]

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے' اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری ثناء بیان کرتے ہیں اور تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرتا ہے اس سے علیحدہ ہوتے اور اسے چھوڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے اور کوشش کرتے ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔''

❁ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَوِيُّ وَنَحْنُ الضُّعَفَآءُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ نَشْكُوْ اِلَيْكَ ضُعْفَ قُوَّتِنَا وَقِلَّةَ حِيْلَتِنَا وَهَوَانَنَا عَلَى النَّاسِ))

''اے اللہ! تو طاقت والا اور ہم کمزور ہیں' تو دولت والا اور ہم فقیر ہیں۔ لوگوں میں اپنی رسوائی تدبیر کی کمی اور اپنی طاقت کی کمزوری کی شکایت ہم تیرے ہاں کرتے ہیں۔''

❁ ((اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْمُجَاهِدِيْنَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَانْصُرْهُمْ بِجُنُوْدِ الْمَلَائِكَةِ' اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ نَصْرَ الْمُقْتَدِرِ' اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ كَنَصْرِ يَوْمِ بَدْرٍ' اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ وَاحْفَظْهُمْ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَهُمْ وَسَدِّدْ رَمْيَهُمْ وَاَنْزِلِ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ' اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ يَمِيْنِهِمْ وَعَنْ شِمَالِهِمْ وَمِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

اَرْجُلِهِمْ ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُمْ بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ »

''اے اللہ! مجاہدین کی مدد جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ فرما اور ان کی مدد فرشتوں کی افواج سے بھی فرما۔ الٰہی! اقتدار والے کی مدد جیسی ان کی مدد فرما۔ (اور تجھ سے بڑھ کر کوئی صاحب اقتدار نہیں) اللہ! بدر والے دن جیسی ان کی مدد فرما۔ ان کی مدد بھی کر اور انہیں محفوظ بھی رکھ۔ اے اللہ! انہیں ثابت قدم رکھ' ان کے نشانے ٹھکانے پر لگا اور ان کے دلوں میں اطمینان و سکون نازل فرما۔ اے اللہ! انہیں سامنے سے' پیچھے سے' دائیں اور بائیں سے' اوپر اور نیچے سے محفوظ رکھیو۔ الٰہی! ان کی حفاظت ہر اس چیز سے فرما جس کے ساتھ تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔''

8 ۞ « اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ نَصْراً مُؤَزَّراً وَّانْصُرْهُمْ نَصْراً عَزِيْزًا وَّافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا مُبِيْنًا »

''اے اللہ! ان کی بھرپور مدد فرما' ان کی وہ مدد کر جو غالب آنے والی ہو اور انہیں واضح فتح نصیب فرما۔''

9 ۞ « اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ »

[متفق علیہ]

''اے اللہ! ہر مصیبت کی سختی سے' ہر بدبختی کے گھیر لینے سے' ہر بری تقدیر سے اور دشمنوں کے ہم پر ہنسنے سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

10 ۞ « اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدُنَا وَنَصِيْرُنَا ، بِكَ نَحُوْلُ وَبِكَ نَصُوْلُ وَبِكَ نُقَاتِلُ »

[رواه الترمذی و ابوداؤد]

''اے اللہ! تو ہی ہمیں قوت دینے والا اور ہمارا مددگار ہے۔ تیری مدد کے ساتھ ہم جنگی حیلے کرتے' دشمن پر حملہ اور لڑائی کرتے ہیں۔''

۞ « يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا مَنْ اِحْسَانُهٗ فَوْقَ كُلِّ اِحْسَانٍ يَا مَالِكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا

حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ' يَا مَنْ لَا يُعْجِزُهُ شَيْءٌ وَلَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ ' أُنْصُرْنَا عَلَى اَعْدَائِنَا هٰؤُلَاءِ وَغَيْرِهِمْ وَأَظْهِرْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَّسَلَامَةٍ عَامَّةٍ عَاجِلًا »[الأذکار للنووی ص ۳۰۵]

''قدیم زمانے سے احسان کرنے والے اللہ! اے وہ ذات کہ جس کا احسان ہر نیکی پر غالب ہے! اے دنیا وآخرت کے مالک! ہمیشہ کے لئے زندہ اور قائم رہنے والے! اے جلال واکرام والے! اے وہ ذات کہ جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی اور نہ کوئی اس سے عظیم ہو سکتی ہے! ہمارے تمام دشمنوں پر ہماری مدد فرما- جلد پہنچنے والی تمام قسم کی عافیت اور سلامتی کے ساتھ ہمیں ان پر غالب فرما-''

﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾

[الاعراف ۲۳]

''اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہیں اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور نہ ہی ہم پر رحم فرمایا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے-''

﴿ رَبَّنَا عَلَيْکَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْکَ أَنَبْنَا وَاِلَيْکَ الْمَصِيْرُO رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّکَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ [الممتحنہ ۴'۵]

''اے ہمارے رب! ہم تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں' تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں پلٹ کر جانا ہے- اے اللہ! ہمیں کافروں کے لئے پرکھ کا ذریعہ نہ بنا اور ہمیں بخش دے- بے شک تو غالب ہے حکمت والا-''

« اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَحُوْلُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَاتُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا

بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا »

[رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب وابن السني والحاكم]

''اے اللہ! اپنے ڈر کا ہمیں اتنا وافر حصہ عطا کر دے جو ہمارے اور ہم سے سرزد تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی اطاعت اتنی زیادہ عطا فرما کہ جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین دے دے کہ جس سے دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں۔ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں اپنے کانوں' اپنی آنکھوں اور اپنی طاقت سے فائدہ اٹھانے دے۔ اسے ہم سے ورثہ میں دے اور جو ہم پر ظلم کرتے ہیں' ہمارا غصہ اور انتقام ان پر کر دے' اور جو ہم سے دشمنی کرتے ہیں ان پر ہماری مدد فرما' ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں نہ کرنا اور دنیا کو ہمارے لئے بہت بڑا پریشانی کا سبب اور علم کے ذریعے کمائی کا سبب نہ بنا۔ ہم پر ایسے لوگوں کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔''

« اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا »[رواه احمد والترمذي]

''اے اللہ! تو ہمیں زیادہ کر دے' کم نہ کرنا' ہمیں معزز کر دے' رسوا نہ کرنا۔ ہمیں عطا کر دے' محروم نہ کرنا۔ ہمیں ترجیح دے' ہم پر کسی اور کو غالب کرنے میں ترجیح نہ دے' ہمیں راضی رہنے کی توفیق دے اور ہم سے تو راضی ہو جا۔''

﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

[یونس ۸۵-۸۶]

***

''اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے ظلم کا نشانہ مت بنائیو اور کافروں کی قوم سے ہمیں اپنی خاص رحمت کے ساتھ نجات دیجیو۔''

((اَللّٰھُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّھَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ)) [رواہ أحمد]

''اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما دے۔ ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دیجیو۔''

﴿ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ O رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُO وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O﴾ [سورہ غافر ۷-۹]

''اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے' تو --- جو لوگ توبہ کرتے ہیں اور تیرے راستے پر چلتے ہیں انہیں بخش دے اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پروردگار! انہیں بھی اور ان کے آباؤ اجداد' بیویوں اور اولاد میں سے جو اس کے لائق ہیں ان سب کو بھی اپنے ان ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل فرما کہ جن کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے بلا شبہ تو ہی غالب' حکمت والا ہے اور (قیامت کے دن) ان کو برائیوں (تکلیفوں) سے بچا دیجیو۔ کیونکہ اس دن کی تکلیفوں سے جسے تو نے بچا لیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔''

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ﴾ [سورۃالحشر ۱۰]

''اے ہمارے مالک! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم سے سبقت

****

لے جا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے بارے میل (کینہ) مت آنے دیجیو- اے ہمارے پروردگار! بے شک تو بڑی شفقت والا اور مہربان ہے-''

18 ﴿ اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾

[متفق علیه]

'' اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا-''

19 ﴿ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [آل عمران ١٦]

''اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے ہیں (تیرے اوپر) لہٰذا ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے-''

6/7

20 ﴿ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِO رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَیْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍO رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ أَنْ آمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّآتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِO رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلاَ تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّکَ لاَ تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ O ﴾ [آل عمران ١٩١-١٩٤]

''اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ کارخانہ بے کار نہیں بنایا- تیری ذات پاک ہے تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا- اے اللہ! جسے تو نے دوزخ میں داخل کر دیا' اسے تو نے رسوا کیا اور مشرکوں کا کوئی مددگار نہیں- اے ہمارے رب! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سنا (جو کہہ رہا تھا) کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے- اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور فرما اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں موت دے- (ہمارا حشر ان کے ساتھ ہو) ہمارے مالک! اپنے پیغمبروں کی زبانی جو تو نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے وہ ہمیں عطا کر اور ہمیں

قیامت والے دن رسوانہ کرنا اس لئے کہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

﴿ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴾

[البقرہ ۲۵۰]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں بہت زیادہ صبر عنایت فرما اور ہمیں لڑائی میں ثابت قدم رکھ اور لشکر کفار پر فتح یاب کر۔"

((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ))[رواہ البخاری و مسلم]

"اے کتاب اتارنے والے! بادلوں کو چلانے والے! اور جماعتوں کو شکست دینے والے اللہ! انہیں شکست دے، انہیں ہلا کر رکھ دے اور ہماری ان پر مدد فرما۔"

((اَللّٰهُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَا قَيْنَا اِنَّ الْأُلٰى قَدْبَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا))[متفق علیہ]

" اے اللہ! اگر تیری مدد نہ ہوتی تو ہم نہ ہدایت پا سکتے تھے، نہ خیرات کر سکتے تھے اور نہ نماز پڑھ سکتے تھے۔ ہم پر سکون واطمینان نازل فرما اور اگر ہمارا آمنا سامنا دشمن سے ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرمانا۔ بلاشبہ دشمن ہم پر چڑھ دوڑے ہیں اور ہم نے ان کے کفر واستبداد کا انکار کیا ہے اگر وہ اس کا ارادہ رکھیں تو۔"

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ O﴾ [البقرہ-۲۸۷]

"اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول گئے ہوں یا ہم نے خطا کی ہو تو اس پر ہمارا مؤاخذہ نہ کیجیو۔

****

رب کریم! جیسا تو نے پہلے لوگوں پر بھاری بوجھ ڈالا تھا' ویسا بوجھ ہم پر مت ڈالیو اور جس چیز کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوائیو۔ ہمیں معاف کر دے' ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا حامی و مددگار ہے۔ کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔''

« اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنَا إِلٰى أَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ» [رواه ابو داؤد و ابن حبان]

''اے اللہ! ہم تیری رحمت کے طلبگار ہیں۔ ایک لحظہ بھی ہمیں اپنی جانوں کے سپرد نہ فرما۔ اور ہمارے تمام معاملات درست فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

« اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى »[رواه مسلم]

''اے اللہ! ہم آپ سے ہدایت' تقویٰ' پاکدامنی اور غنائے نفس کا سوال کرتے ہیں۔''

« لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ' سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ' لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ' عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ » [رواه ابن السني]

'' معزز اور بردبار اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں۔ عرش عظیم کا مالک اور ساتوں آسمانوں کا رب' اللہ پاک ہے۔ اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ثناء بڑی شان والی ہے اور تیری پناہ بہت معزز ہے۔''

« اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا »

[رواه ابن السني]

''اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کر دے اور جب تو چاہے تو غم کو آسان فرما دے۔''

« اَللّٰهُمَّ انْجِزْلَنَا مَا وَعَدْتَنَا' اَللّٰهُمَّ آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا » [رواه مسلم]

''اے اللہ! ہم سے تو نے جو وعدہ کر رکھا ہے اسے پورا فرما۔ اے اللہ! ہم سے تو نے جو وعدہ کر رکھا ہے اسے ہمیں عطا فرما۔''

****

✿ « اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ وَقُلُوْبُنَا وَقُلُوْبُهُمْ بِيَدِكَ وَإِنَّمَا يَغْلِبُهُمْ اَنْتَ»

''اے اللہ! تو ہمارا بھی رب ہے اوران (کفار) کا بھی رب ہے- ان کے اور ہمارے دل تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اوران پر تو ہی غالب آ سکتا ہے-''

✿ « اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِالْإِسْلَامِ رَاقِدِيْنَ وَلَا تُشْمِتْ بِنَا عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا' اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ »

[رواه الحاكم]

''اے اللہ! تو ہماری حفاظت فرما کہ ہم اسلام سے (مبادا) غفلت برتنے والے ہو جائیں- کسی دشمن اور حاسد کی تکلیف سے خوش ہونے والا ہمیں نہ بنا- اے اللہ! ہم ہر بھلائی تجھ سے مانگتے ہیں کہ جس کہ خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور ہم ہر شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں کہ جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہے-''

✿ اَللّٰهُمَّ إِنَّا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُالذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ' فَاغْفِرْلَنَا مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ- [متفق عليه]

''اے اللہ! بلاشبہ ہم نے اپنے آپ پر بہت زیادہ ظلم کرلیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخش نہیں سکتا- ہمیں! اپنی جناب سے مغفرت عطا کرتے ہوئے بخش دے اور ہم پر رحم فرما' بے شک تو ہی بخشنے والا' نہایت مہربان ہے-''

✿ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاْةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ-[صحيح مسلم]

''اے اللہ! تیری نعمت کے زوال سے' تیری درگزر کے پھر جانے سے' تیری اچانک سزا سے اور تیرے تمام غصے سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں-''

****

31 ۞ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاھْدِنَا وَعَافِنَا وَارْزُقْنَا۔ [صحیح مسلم]

''اے اللہ! ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما، ہمیں ہدایت نصیب فرما، ہم سے درگزر فرما اور ہمیں رزق عطا کر۔''

۞ اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ۔ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ۔ اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لَنَا مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رَشَداً۔

[مسند احمد، سنن ابن ماجه، الحاكم]

''اے اللہ! ہم آپ سے تمام کی تمام بھلائیاں طلب کرتے ہیں، جلدی والی بھی اور دیر والی بھی، وہ بھی کہ جو ہمارے علم میں آ چکی ہیں اور وہ بھی کہ جنہیں ہم نہیں جانتے۔ ہم آپ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور ہر اس قول و عمل کی توفیق بھی مانگتے ہیں جو اس جنت کے قریب کر دے۔ ہم آپ سے جہنم کی پناہ مانگتے ہیں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ چاہتے ہیں جو اس کے قریب کر دے۔ اے اللہ! جس بہتر کام کا تو نے ہمارے لیے فیصلہ کر لیا ہے ہم اس کا تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو اس کا انجام درست فرما دے۔''

32 ۞ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ [سورة آل عمران:٤٧]

''ہمارے مالک! ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں (وہ بھی بخش دے) اور ہمارے پاؤں جما دے اور کافروں پر ہمیں فتح عطا فرما۔''

[وَصَلِّ اللّٰھُمَّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ]

وتر کی تعداد

۞ ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ))

[سنن النسائی (١٧١٠-١٧٠٩)' سنن ابی داؤد (١٤٢٢)' ابن ماجة (١١٩٠)]

''وتر حق ہے جو چاہے سات وتر پڑھے اور جو چاہے پانچ وتر پڑھے اور جو چاہے تین وتر پڑھے اور جو چاہے ایک وتر ادا کرے۔''

قنوت وتر

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ ' وَ عَافِنِی فِیْمَنْ عَافَیْتَ ' وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ' وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ ' وَقِنِی شَرَّ مَا قَضَیْتَ' إِنَّكَ تَقْضِی وَ لَا یُقْضٰی عَلَیْكَ' وَ إِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ))[سنن ابی داؤد(١٤٢٥-١٤٢٦)' سنن النسائی (٣/٢٤٨)]

''اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ان میں مجھے (بھی) ہدایت دے اور جن کو تو نے معافی دی ہے مجھے بھی ان میں معافی دے اور جن کی تو نے ذمہ داری لی ہے' ان میں میرا بھی ذمہ دار بن جا اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت ڈال دے اور جو تو نے فیصلہ کر رکھا ہے اس کی تکلیف سے مجھے بچا' بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا' جس سے تو دوستی لگا لے وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس کو تو دشمن بنا لے وہ عزت نہیں پا سکتا' اے ہمارے رب! تو برکت والا بلند و بالا ہے۔''

(بیهقی (٢/٢٠٩) میں ((لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ)) کے بعد ((وَ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ)) کے الفاظ وارد ہیں۔

نیز بیہقی میں ہے کہ یہ دعا حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نازلہ میں پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ ' لَا أُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ))

[سنن ابی داؤد (١٤٢٧)' ابن ماجة (١١٧٩)' ارواء الغلیل ٢/١٧٥)]

****

نوٹ: اس کا ترجمہ سجدے کی دعاؤں میں گزر چکا ہے۔

❁ جب وتر سے سلام پھیریں تو تین مرتبہ کہیں: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ))"پاک ہے بادشاہ بہت پاکیزگی والا۔" [سنن النسائی (٣/٢٤٤) ' سنن ابی داؤد(١٤٣٠) نیز تیسری مرتبہ بلند آواز سے پڑھیں۔(دارقطنی(٢/٣٠)]

امام کی اقتداء

نماز میں مقتدی کو امام کی پیروی کرنے کا حکم ہے جس کی تاکید بہت سی احادیث میں موجود ہے۔

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ وَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَ لَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَ لَا بِا لِانْصِرَافِ فَإِنِّي اَرَاكُمْ اَمَامِي وَ مِنْ خَلْفِي))

[صحیح مسلم ' كتاب الصلاة ' باب تحريم سبق الامام بركوع او سجود او نحوها(٤٢٦)' بحواله مشكوٰة باب ما على الماموم(١١٣٧)]

"رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر اپنا چہرہ ہماری طرف کر کے فرمایا:"اے لوگو! بلاشبہ میں تمہارا امام ہوں' تم مجھ سے رکوع میں پہل نہ کرو' نہ سجدہ میں' نہ قیام میں اور نہ سلام پھیرنے میں کیونکہ میں تمہیں اپنے سامنے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔"

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَلَا تُكَبِّرُوْا حَتّٰى يُكَبِّرَ وَ إِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَ لَا تَرْكَعُوْا حَتّٰى يَرْكَعَ وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَ إِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَسْجُدُوْا

****

حَتَّى يَسْجُدَ ، وَ اِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَ اِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُوْدًا اَجْمَعُونَ))

[سنن ابی داؤد ' کتاب الصلوة (٦٠٣)' مسند احمد ١/ ٣٤١' البیهقی ١٩٣/٣]

''امام اس لئے بنایا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور تم تکبیر نہ کہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہے اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور تم رکوع نہ کرو یہاں تک کہ وہ رکوع کرے اور جب وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم سجدہ نہ کرو یہاں تک کہ وہ سجدہ کرے اور جب کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهٗ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهٗ عَلَى الاَرْضِ))

[صحیح البخاری (٨١١)' صحیح مسلم (٣٧٤)' بحواله مشکوة (١١٣٦)]

''ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب آپ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه)) کہتے تو ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی پشت اتنی دیر تک نہیں جھکاتا تھا حتی کہ نبی ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ لیتے۔''

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَاسَهٗ قَبْلَ الاِمَامِ أَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ))[صحيح البخاری (٦٩١)' صحيح مسم(٤٢٧)' بحواله مشكوٰة ١١٤]

''کیا وہ آدمی ڈرتا نہیں جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کہ کہیں اللہ اس کے سر کو گدھے کے سر سے نہ بدل دے۔''

****

مذکورہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی کو نہ امام سے پہل کرنی چاہیے اور نہ ہی امام کے ساتھ چلنا چاہئے بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکے تو مقتدی اس کے بعد تکبیر کہے اسی طرح جب امام رکوع میں جھک جائے تو پھر مقتدی رکوع میں جائے جب امام سجدے میں چلا جائے تو مقتدی پھر سجدے میں جائے۔ امام جب ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہہ دے تو مقتدی ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہے جب امام سر سجدے میں رکھے تو پھر مقتدی سجدے کیلئے جھکنا شروع کرے حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ مقتدی نہ امام سے پہل کر سکتا ہے اور نہ ہی امام کے ساتھ جھکے بلکہ امام کے بعد وہ رکن ادا کرنا شروع کرے اور متابعت کرے یعنی پیچھے لگے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (رسول اکرم ﷺ کی نماز (۳۸ تا ۴۳) نیز مقتدی بھی ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہہ سکتا ہے۔

Sajda Sahv

سجدہ سہو

اگر کوئی نمازی نماز کی ہیئت ترکیبی میں کمی بیشی بھول کر کر دے تو سجدہ سہو کر لے جس کے حدیث میں دو طریقے ذکر ہوئے ہیں: اسلام پھیرنے سے پہلے آخری تشہد

- قعدہ اخیرہ میں سلام سے قبل " اللہ اکبر " کہہ کر سجدے میں جائیں، پھر اٹھ کر جلسے میں بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کریں اور سلام پھیر دیں۔
- سلام کے بعد دو سجدے کریں پھر سلام پھیر دیں۔ حدیث میں کئی مقامات پر نبی ﷺ کے سجدہ سہو کا ذکر ملتا ہے۔

❶ اگر رکعات کی تعداد میں شک واقع ہو تو شک کو چھوڑ کر یقین پر بنیاد رکھیں یعنی اگر یہ شک ہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنیاد رکھیں اور ایک رکعت ادا کر لیں، پھر سلام سے پہلے دو سہو کے سجدے کریں۔ [صحیح مسلم= کتاب المساجد۔ باب السهو فی الصلاۃ و السجود له (۵۷۱)]

❷ اگر سہواً قعدہ اولیٰ ترک ہو گیا اور نمازی تشہد بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گیا تو پھر بھی سلام سے قبل دو سہو کے سجدے کر لیں۔

[صحیح البخاری =صفة الصلوة ۔ باب من لم یر التشهد الاول واجبا(۸۲۹۔۸۳۰)]

****

3 اگر کوئی چار رکعت کی جگہ تین پڑھ کر سلام پھیر دے اور بعد میں پتہ چلے کہ نماز کم پڑھی گئی ہے خواہ اس دوران کچھ گفتگو بھی ہوگئی ہو تو وہ ایک رکعت جو رہ گئی تھی پڑھ کر سلام پھیر دے پھر سجدہ سہو کرے اور سلام پھیرے۔

[صحیح مسلم= کتاب المساجد۔ باب السھو فی الصلاۃ(٥٧٤)]

4 اگر نماز چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھ چکا ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ پانچ رکعات ادا ہوگئی ہیں تو سلام کے بعد دو سہو کے سجدے کر لے۔

[صحیح البخاری= کتاب الصلوٰۃ ۔ باب التوجہ نحو القبلۃ(٤٠١)' صحیح مسلم = باب السھو فی الصلوۃ (٥٧٢)]

5 اگر ان سے ہٹ کر کوئی اور صورت واقع ہو جائے تو سجدہ سہو کی دونوں صورتوں میں سے جس پر چاہے عمل کر لے۔[نیل الاوطار(١٢٨/٣)]

عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں

نبی کریم ﷺ نے جو نماز کی کیفیت و ہیئت بیان فرمائی ہے اس کی ادائیگی میں مرد و عورت برابر ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّيْ))

[صحیح البخاری ' کتاب الأذان باب الأذان للمسافرین إذا کانوا جماعۃ ٦٣١' شرح السنۃ ٢٩٦/٢]

''تم اس طرح نماز پڑھو' جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے سلام تک مردوں اور عورتوں کی نماز کی ہیئت ایک جیسی ہے سب کے لئے تکبیر تحریمہ' قیام' ہاتھوں کا باندھنا' دعاء استفتاح پڑھنا' سورۃ فاتحہ' آمین' اس کے بعد کوئی اور سورت پھر رفع الیدین' رکوع قیام ثانی رفع الیدین' سجدہ' جلسۂ استراحت ' قعدہ اولیٰ ' تشھد' رفع سبابہ' قعدہ اخیرہ ' تورك ' درود پاک اور اس کے بعد دعا' سلام اور ہر مقام پر پڑھی جانے والی مخصوص دعائیں سب ایک جیسی ہی ہیں عام طور پر حنفی علماء کی کتابوں میں جو مردوں اور عورتوں

کی نماز کا فرق بیان کیا جاتا ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں صرف کندھوں تک' مرد حالت قیام میں زیر ناف ہاتھ باندھیں اور عورتیں سینہ پر' حالت سجدہ میں مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکا لیں۔ یہ کسی بھی صحیح حدیث میں مذکور نہیں۔

❁ چنانچہ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَشْتَرِكُ فِيْهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَ لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا فِيهَا وَ كَذَا لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِيْ مِقْدَارِ الرَّفْعِ ' رُوِيَ عَنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ إِلَى الْأُذُنَيْنِ وَالْمَرْأَةُ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ لِأَنَّهُ أَسْتَرُلَهَا وَ لَا دَلِيْلَ عَلَى ذٰلِكَ كَمَا عَرَفْتَ)) [نیل الاوطار ۲/۱۹۸]

''اور جان لیجئے کہ یہ رفع یدین ایسی سنت ہے جس میں مرد اور عوتیں دونوں شریک ہیں اور ایسی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی جو ان دونوں کے درمیان اس کے بارے میں فرق پر دلالت کرتی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث ملتی ہے جو مرد اور عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار پر دلالت کرتی ہو۔ احناف سے مروی ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت کندھوں تک کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ ساتر ہے لیکن اس کے لئے ان کے پاس کوئی دلیل شرعی موجود نہیں۔''

❁ شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں:

((لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّفْرِقَةِ فِي الرَّفْعِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ الْمَرْأَةِ))

[فتح الباری ۲/۲۲۲' عون المعبود ۱/۲۶۳]

'' مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں۔''

❁ مردوں اور عورتوں کے حالت قیام میں یکساں طور پر حکم ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو سینے پر

****

باندھیں خاص طور پر عورتوں کے لئے علیحدہ حکم دینا کہ وہ ہی صرف سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد ناف کے نیچے باندھیں اس کے لئے کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔

محدث عصر علامہ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَضْعُهُمَا عَلَى الصَّدرِ الَّذِیْ ثَبَتَ فِیْ السُّنَّةِ وَ خِلَافُهُ إِمَّا ضَعِيفٌ أَوْ لَا أَصْلَ لَهُ))[صفة صلاة النبی ﷺ/۸۸] .

''سینے پر ہاتھ باندھنا' سنت سے ثابت ہے اور اس کے خلاف جو عمل ہے وہ یا تو ضعیف ہے یا پھر بے اصل ہے۔''

۞ حالت سجدہ میں مردوں کا اپنی رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا اور عورتوں کا سمٹ کر سجدہ کرنا یہ حنفی علماء کے نزدیک ایک مرسل حدیث کی بنیاد پر ہے جس میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں' آپ نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورتوں کا حکم اس بارے میں مردوں جیسا نہیں۔'' علامہ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'' مُرْسَلٌ لَا حُجَّةَ فِيهِ رَوَاهُ أَبُوداؤدَ فِیْ الْمَرَاسِيْلِ ''

[عن یزید بن ابی حبیب صفة صلاة النبی ﷺ/۸۹]

''روایت مرسل ہے جو قابل حجت نہیں' امام ابو داؤد نے اسے مراسیل میں یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے۔'' (مگر یہ روایت منقطع ہے اور اس کی سند میں موجود ایک راوی ''سالم'' محدثین کے نزدیک متروک بھی ہے' علامہ ابن الترکمانی حنفی نے '' اَلْجَوْهَرُ النَّقِیُّ عَلَى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِی '' ۲/۲۲۳ پر تفصیل سے اس روات کے بارے میں لکھا ہے۔''

۞ اس بارے میں ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردے کا موجب ہو۔ یہ روایت السنن الکبریٰ للبیہقی

****

۲۲۲/۲۔۲۲۳ میں موجود ہے لیکن اس روایت کے متعلق خود امام بیہقی نے صراحت کر دی ہے کہ اس جیسی ضعیف روایت سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اثر یہ بھی پیش کی جاتا ہے کہ:

((إِنَّهُ كَانَ يَأمُرُ نِسَاءَ هُ يَتَرَبَّعْنَ فِى الصَّلَاةِ)) [مسائل احمد لابنه عبد الله ۷۱/]

''وہ اپنی عورتوں کو حکم دیتے کہ وہ نماز میں چار زانوں بیٹھیں۔''

مگر اس کی سند میں عبداللہ بن عمر العمری ''ضعیف'' راوی ہے۔ [تقریب : ۱۸۲]

پس معلوم ہوا کہ احناف کے ہاں عورتوں کے سجدہ کرنے کا مروج طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں مگر اس طریقہ کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے متعدد ارشاد مروی ہیں' چند ایک یہاں نقل کئے جاتے ہیں:

i۔ ((لا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ))

[مسلم ' كتاب الصلاة ۴۹۳' مسند احمد ۱۷۷/۳' ۱۷۹]

''تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے دونوں بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

ii۔ ((اِعْتَدِلُوْا فِى السُّجُوْدِ وَ لَا يَبْسُطْ اَحَدُكُم ذِرَاعَيْهِ إِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ))

[بخاری ۸۲۲' مشکوٰۃ ۸۸۸]

''سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

غرض نماز کے اندر ایسے کاموں سے روکا گیا ہے جو جانوروں کی طرح کے ہوں۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نبی ﷺ نے نماز میں حیوانات سے مشابہت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اس طرح بیٹھنا جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے یا لومڑ کی طرح ادھر ادھر دیکھنا یا جنگلی جانوروں کی طرح افتراش یا کتے کی طرح اقعاء' کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا یا سلام کے وقت شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھانا یہ سب افعال منع ہیں۔'' [زاد المعاد ۱۱۶/۱]

****

پس ثابت ہوا کہ سجدہ کا اصل مسنون طریقہ وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا اپنا تھا اور وہ کتب احادیث میں یوں مروی ہے:

﴿ ((إِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضَهُمَا))

[بخاری مع فتح الباری ۳۰۱/۲، ابو داؤد مع عون ۳۳۹/۱، شرح السنة (۵۵۷) بیہقی ۱۱۶/۲]

''جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر نہ بچھاتے اور نہ ہی اپنے پہلوؤں سے ملاتے تھے۔''

❶ قرآن مجید میں جس مقام پر نماز کا حکم وارد ہوا ہے اس میں سے کسی ایک مقام پر بھی اللہ نے مردوں اور عورتوں کے طریقہ نماز میں فرق بیان نہیں فرمایا۔

❷ دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی کسی صحیح حدیث میں ہیئت نماز کا فرق مروی نہیں۔

❸ تیسری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد رسالت سے جملہ اُمہات المؤمنین، صحابیات رضی اللہ عنہن اور احادیث نبویہ پر عمل کرنے والی خواتین کا طریقہ نماز وہی رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ہوتا تھا چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بسند صحیح اُم درداء رضی اللہ عنہا کے متعلق نقل کیا ہے:

((إِنَّهَا كَانَتْ تَجْلِسُ فِيْ صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَ كَانَتْ فَقِيْهَةً))

[تاریخ صغیر للبخاری ۹۰]

''وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہ تھیں۔''

❹ چوتھی بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم عام ہے:

((صَلُّوْ كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ))[بخاری]

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

اس حکم کے عموم میں عورتیں بھی شامل ہیں۔

❺ پانچویں بات یہ ہے کہ سلف صالحین یعنی خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین محدثین اور صلحائے امت رحمۃ اللہ علیہم میں سے کوئی ایسا مرد نہیں جو دلیل کے ساتھ یہ

دعویٰ کرتا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق کیا ہو۔

بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ امام ابراہیم نخعی سے بسند صحیح مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

((تقْعُدُ الْمَرْأَةُ فِی الصَّلَاةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ)) [مصنف ابن ابی شیبة ۱/۲۴۲]

''نماز میں عورت بھی بالکل ویسے ہی بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے۔''

جن علماء نے عورتوں کا نماز میں تکبیر کے لئے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا' قیام میں ہاتھ سینہ پر باندھنا اور سجدہ میں زمین کے ساتھ چپک جانا موجب ستر بتایا ہے وہ دراصل قیاس فاسد کی بنا پر ہے کیونکہ جب اس کے متعلق قرآن وسنت خاموش ہیں تو کسی عالم کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اپنی من مانی کر کے ازخود دین میں اضافہ کرے' البتہ نماز کی کیفیت وہیئت کے علاوہ چند چیزیں مرد وعورت کی نماز میں مختلف ہیں۔

۞ عورتوں کے لئے اوڑھنی اوپر لیکر نماز پڑھنا حتی کہ اپنی ایڑیوں کو بھی ڈھانکنا ضروری ہے' اس کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی' جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ))

[ابن ماجة ۱/۲۱۵' ابو داؤد (۶۴۱)' مسند احمد ۶/۱۵۰' ۲۱۸' ۲۵۹]

''اللہ تعالیٰ کسی بھی بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا۔''

لیکن مردوں کے لئے کپڑا ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہئے کیونکہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ:

((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْإِزَارِ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِی النَّارِ))

''کپڑے کے ٹخنے سے نیچے ہونا باعث آگ ہے۔''

۞ عورت جب عورتوں کی امامت کرائے تو انکے ساتھ پہلی صف کے وسط میں کھڑی ہو جائے' مردوں کی طرح آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو۔ امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے '' المصنف '' اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فَتَقُوْمُ مَعَهُنَّ فِی الصَّفِّ))

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔''

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں آتا ہے کہ:

((اَنَّهَا أَمَّتِ النِّسَاءَ فَقَامَتْ وَسْطَهُنَّ))

''انہوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔''

(مزید تفصیل کے لئے عون المعبود ۲/ ۲۱۲ ملاحظہ فرمائیں)

❁ امام جب نماز میں بھول جائے تو اسے متنبہ کرنے کے لئے مرد ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہے اور عورت تالی بجائے'' جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے:

((اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ))

[بخاری ۲/ ۶۰' مسلم ۲/ ۲۷' ابو داؤد ۹۳۹' ابن ماجة ۱/ ۳۲۹' نسائی ۳/ ۱۱' مسند احمد ۲/ ۲۶۱' ۳۱۷' ۳/ ۳۴۸]

''مردوں کے لئے'' سبحان اللّٰه'' اور عورتوں کے لئے تالی ہے۔''

❁ مرد کو نماز کسی صورت میں بھی معاف نہیں لیکن عورت کو حالت حیض میں فوت شدہ نماز کی قضاء نہیں ہوتی' جیسا کہ بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' دارمی اور مسند احمد میں موجود ہے۔

❁ اسی طرح عورتوں کی سب سے آخری صف مردوں کی پہلی صف سے بہتر ہوتی ہے۔ مسلم۔ کتاب الصلوٰة' ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجه اور مسند احمد ۲/ ۴۸۵' ۳/ ۳' ۱۶ میں حدیث موجود ہے۔

نماز جمعہ کے مسائل

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَآَيُّهَا الَّذِينَ ءَ امَنُوٓا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلوٰةِ مِنْ يَّوْمِ لْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ

ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○﴾

[الجمعة ٦٢/٩]

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کیلئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ آؤ اور کاروبار چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

- سب دنوں سے بہترین دن جمعہ ہے۔[مسلم: ٨٥٤]
- سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے۔

[ابوداؤد ١٠٥٢' ابن خزیمه ١٨٥٧-١٨٥٨' ابن حبان ٥٥٣-٥٥٤]

- مریض' عورت' نابالغ لڑکے اور غلام کے سوا ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے۔

[ابو داؤد ١٠٦٧' حاکم ١/٢٨٨' نصب الرایه ٢/١٩٩]

- جمعہ والے دن غسل کا حکم ہے۔[بخاری ٨٩٤'مسلم ٨٤٤]
- جمعہ والے دن تیل اور خوشبو لگائیں اور مسواک کریں۔[بخاری ٨٨٠-٨٨٣]
- جمعہ والے دن جو اچھا لباس میسر ہو' پہن لیں۔[بخاری ٨٨٦]
- جو شخص جمعہ والے دن اچھی طرح غسل کرے' پیدل چل کر مسجد جائے اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے خطبہ سنے اور کوئی لغو بات نہ کہے تو اسکے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور اسکی راتوں کے قیام کا ثواب مل جاتا ہے۔[ابو داؤد ٣٤٥' ترمذی ٣٥٦' نسائی ١٣٩٧]
- جو شخص غسل کر کے پہلے آ گیا اسے اللہ کی راہ میں اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے' دوسری گھڑی میں آنے والے کو گائے کی قربانی کا' تیسری گھڑی میں آنے والے کو مینڈھا قربان کرنے کا' چوتھی گھڑی میں آنے والے کو اللہ کی راہ میں مرغی دینے کا اور پانچویں گھڑی میں آنے والے کو اللہ کی راہ میں انڈہ خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دینے کیلئے آتا ہے تو فرشتے رجسٹر دفتر لپیٹ کر خطبہ سننے لگے جاتے ہیں۔[بخاری ٨٨١]

****

- جمعہ کی نماز گاؤں اور دیہات میں بھی ادا کرنی چاہیے۔[بخاری ۸۹۲' ابو داؤد ۱۰۶۸-۱۰۶۹]
- اگر عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جائیں تو جو شخص عید پڑھ کر نماز جمعہ کو نہ آئے اس کے لئے رخصت ہے۔[ابو داؤد ۱۰۷۰-۱۰۷۱' نسائی ۱۵۹۳]
- نبی ﷺ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا۔[بخاری ۹۱۲-۹۱۳]
- نماز جمعہ کی ادائیگی سے پہلے امام دو خطبے کھڑے ہو کر دے اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھے۔ [مسلم ۸۶۲]
- دوران خطبہ گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے۔[ترمذی ۵۱۳]
- جمعہ والے دن مسجد میں نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنانا منع ہے۔[ابو داؤد ۱۰۷۹' نسائی ۸۱۳]
- خطبہ خاموشی سے سننا چاہیے۔[بخاری ۹۳٤'مسلم ۸۵۱]
- خطبہ جمعہ (عام خطبوں کی نسبت) چھوٹا اور نماز (عام نمازوں سے) لمبی ہونی چاہیے۔[مسلم ۸٦۹]
- خطبہ جمعہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے۔[بخاری ۹۳۲]
- جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔[مسلم ٦۱-۸۷۷]
- جمعہ کی نماز میں مسنون قرأت کا ذکر پہلے گزر چکے ہے۔
- جمعہ سے پہلے نوافل جتنے آسانی سے پڑھ سکتے ہوں' پڑھ لیں۔[مسلم ۸۵۷]
- جمعہ سے پہلے کم از کم دو رکعتیں ضرور پڑھ لیں کیونکہ دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں بیٹھنا درست نہیں اگر دوران خطبہ آئیں تو پھر بھی ہلکی سی دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں۔[بخاری (۹۳۰'۹٤۱)]
- جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھیں۔[ابو داؤد ۱۱۳۱' ابن ماجہ ۱۱۳٤]
- جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔[بخاری ۹۳۷'ابو داؤد ۱۲۵۲]

مزید تفصیل کیلئے دیکھیں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" جلد اول' صفحہ: ۲۰۳ تا ۲۰۵۔

****

- جمعہ والے دن درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھیں۔

[ابو داؤد ١٠٤٧ ابن ماجه ١٠٥٨ ابن حبان ٥٥٠ موارد]

- جمعہ والے دن سورۃ الکھف کی تلاوت کریں۔

[ارواء الغلیل ٢٢٦ بیهقی ٢٤٩/٣ المستدرك ٥٦٤/١]

نماز جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ

- جب کوئی مسلمان مؤحد فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔
- چالیس مؤحدین جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو' جنازے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں انکی سفارش قبول کر لیتا ہے۔

[صحیح مسلم- کتاب الجنائز- باب من صلی علیه اربعون شفعوا فیه(٩٤٨)]

- میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب ہوں' پھر باوضو ہو کر صف بندی کریں اور میت اگر مرد ہے تو امام اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو۔ اگر میّت عورت ہے تو اس کے وسط میں کھڑا ہو۔ [سنن ابی داؤد= کتاب الجنائز (٣١٩٤)]
- پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔ اس کے بعد سورۃ الفاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھیں' پھر دوسری تکبیر کہیں اور درود شریف پڑھیں پھر تیسری تکبیر کہیں اور میّت کے لئے خلوص دل سے دعا مانگیں پھر چوتھی تکبیر کہہ کر دائیں جانب سلام پھیر دیں

[مصنف عبد الرزاق (٤٨٩/٣)' المنتقی لابن جارود(٥٤٠)' سنن النسائی= کتاب الجنائز(١٩٨٨)]

- نماز جنازہ سری بھی پڑھ سکتے ہیں اور جہری بھی ۔[مستدرك حاكم (٣٦٠/١)' البهقی (٣٩/٤-٤٠)' سنن النسائی(٢٨٠/١)]' دیکھئے: آپ کے مسائل اوران کا حل: (ج١ص٢٤٤ تا ٢٤٦)

****

نماز جنازہ کی دعائیں

۞ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ أُنْثَانَا ، وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا ۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِيْمَانِ ، وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى االإِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ))[سنن ابی داود' كتاب الجنائز ' باب الدعاء للميت(٣٢٠١)]

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو' چھوٹے اور بڑے کو' مرد اور عورت کو' حاضر اور غائب کو بخشش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو فوت کرے اسے اسلام پر فوت کر' اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔''

۞ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَ ارْحَمْهُ وَ عَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَ أَكْرِمْ نُزُلَهُ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَ نَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ ، وَ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ ، وَ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔ وَ فِي رِوَايَةٍ " وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ))

[صحيح مسلم' كتاب الجنائز' باب الدعاء للميت فى الصلاة (٩٦٣)]

''اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کی مہمان نوازی بہترین کر اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اسے پانی' اولوں اور برف سے دھو ڈال اور گناہوں سے ایسے صاف کر جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور اسے اس کے (دنیا کے) گھر سے بہتر گھر عطا کر اور اسے اس کے (دنیا کے) اہل خانہ سے بہتر اہل عطا فرما اور اسے اس کی (دنیا کی) بیوی سے بہتر بیوی عطا کر اور اسے جنت میں داخل کر دے اور اسے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے بچا۔''

***

﴿ ((اَللّٰهُمَّ عَبۡدُكَ وَ ابۡنُ أَمَتِك ، اِحۡتَاجَ إِلَى رَحۡمَتِكَ ، وَ أَنۡتَ غَنِيٌّ عَنۡ عَذَابِه ، إِنۡ كَانَ مُحۡسِنًا فَزِدۡ فِيۡ حَسَنَاتِهِ ، وَ إِنۡ كَانَ مُسِيۡئًا فَتَجَاوَزۡ عَنۡهُ))[مستدرك حاكم (۳۵۹/۱)]

''اے اللہ! تیرا یہ بندہ اور تیری بندی کا بیٹا' تیری رحمت کا محتاج ہوا اور تو اس کے عذاب سے بے پرواہ ہے اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گناہ گار تھا تو اسے معاف کر دے۔''

﴿ ((اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بۡنَ فُلَانٍ فِيۡ ذِمَّتِكَ وَ حَبۡلِ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡقَبۡرِ ، وَ عَذَابِ النَّارِ ، وَ أَنۡتَ أَهۡلُ الۡوَفَاءِ وَالۡحَمۡدِ ۔اَللّٰهُمَّ فَاغۡفِرۡ لَهُ وَارۡحَمۡهُ، إِنَّكَ أَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ))

[سنن ابی داؤد ' کتاب الجنائز ' باب الدعاء للمیت (۳۲۰۲)' ابن ماجة (۱٤۹۹)]

''اے اللہ! یہ فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے' اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا تو وفا اور تعریف کے لائق ہے' اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم کر بلا شبہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

شہید کی نماز جنازہ

شہید کی نماز جنازہ نہ ضروری ہے اور نہ ناجائز۔ بلکہ اس کا پڑھنا بھی جائز اور نہ پڑھنا بھی۔ دونوں طرح کی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ شہداء کا جنازہ پڑھنے کے متعلق چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

﴿ ((عَنۡ شَدَّادِ بۡنِ الۡهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الۡأَعۡرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَامَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أُهَاجِرُ مَعَكَ فَلَبِثُوۡا قَلِيۡلًا ثُمَّ نَهَضُوۡا فِيۡ قِتَالِ الۡعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيِّ ﷺ يُحۡمَلُ قَدۡ اَصَابَهُ سَهۡمٌ۔ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيۡ جُبَّتِهِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيۡهِ))

****

''حضرت شداد بن الهاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدوی شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ پر ایمان لے آیا...... پھر وہ شخص جنگ میں شہید ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اسے اپنے جبہ میں کفن دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔'' (یہ حدیث صحیح ہے اور امام نسائی کی السنن الکبریٰ (۲۰۸۰) ۱/۶۳۴ اور امام طحاوی کی شرح معانی الاثار ۱/۲۹۱'مستدرك حاکم ۳/۵۹۵-۵۹۶ 'بیهقی ۴/۱۵-۱۶ میں موجود ہے)

- ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدَةٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ اُتِيَ بِالْقَتْلٰى يَضْعُوْنَ وَ يُصَلِّى عَلَيْهِم' وَ عَلَيْهِ مَعَهُمْ))[طحاوی ۱/۳۳۸]

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حکم دیا۔ پس انہیں ایک چادر میں چھپا دیا گیا۔ آپ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی نو تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی' پھر دوسرے شہداء باری باری لائے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی بھی نماز جنازہ ادا فرمائی اور ان کے ساتھ ساتھ حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز بھی ادا فرماتے رہے۔''

- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں (کتاب الجنائز۔ باب الصَّلاةِ عَلَى الشَّهِيْدِ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍصَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ......)

[بخاری ۱۳۴۴' مسلم ۲۷/۷' احمد ۱۴۹/۴' طحاوی ۱/۲۹۰' دارقطنی ۱۹۷' السنن الکبری للنسائی ۱/۶۳۵(۲۰۸۱)]

''ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے پس آپ نے شہداء احد پر اس طرح نماز ادا کی جس طرح آپ میت پر نماز ادا کرتے۔''

امام ابن حزم' امام احمد بن حنبل' امام ابن قیم اور علماء اہلحدیث رحمہ اللہ علیہم نے اس مسلک کو

****

راجح قرار دیا ہے جس کی تفصیل [تحفة الاحوذی ۲/۱۴۸، نیل الاوطار ۴/۴۸، المغنی ۳/۳۳۴] وغیرہ میں ہے۔امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے [تهذيب السنن ۴/۲۹۵] میں فرمایا ہے:

((وَالصَّوَابُ فِیْ الْمَسْأَلَةِ أَنَّهُ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِم وَ تَرْكِهَا لِمَجِیءِ الْآثَارِ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْأَمْرَيْنِ وَ هٰذَا اِحْدٰى الرِّوَايَاتِ عَنِ الْاِمَامِ أَحْمَدَ وَ هِیَ الْأَلْيَقُ بِأُصُولِهٖ وَ مَذْهَبِهٖ))

”مذکورہ بالا مسئلہ میں درست بات یہی ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے اور ترک کرنے میں اختیار ہے‘ اس لئے کہ ہر ایک کے متعلق آثار مروی ہیں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت مروی ہے اور ان کے اصول و مذہب کے زیادہ مناسب ہے“

دور حاضر کے محدث علامہ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اس مسئلہ میں یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنے سے‘ پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ جنازہ دعا اور عبادت ہے۔

نماز تہجد

7/7 ✓ 11:30 Am Saturday

❁ نبی ﷺ سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم تہجد پڑھا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لئے اللہ کے قرب کا سبب اور برائیوں سے دور ہونے کا ذریعہ اور گناہوں سے باز رکھنے والا عمل ہے۔“

[ابن خزيمة (۱۱۳۵)، مستدرك حاكم (۱/۳۰۸)، شرح السنة(۹۲۲)]

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی فِيمَابَيْنَ أَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ هِیَ الَّتِیْ يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ))[صحيح مسلم ۱/۲۵۴]

”رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے‘

****

عشاء کی نماز کو لوگ ((عَتَمَة))'' اندھیرے کی نماز'' بھی کہتے تھے آپ ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔''

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ رات کو تہجد کی نماز عام طور پر (۱۱) رکعات ادا کیا کرتے تھے' نماز تہجد سے انسان کے اندر تقویٰ' پرہیز گاری اور اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے تہجد نفس کی مرمت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی کی عادت ڈالنی چاہئے تا کہ ہماری نفسانی خواہشات کا خاتمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور نزدیکی میسر ہو۔

نماز تراویح

رمضان المبارک کی بابرکت راتوں میں عشاء کے بعد ۱۱ رکعت کی ادائیگی کو نماز تراویح کہا جاتا ہے' حدیث میں اسے قیام رمضان' صلاۃ رمضان اور قیام اللیل وغیرہ کہا گیا ہے۔

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمضَانَ وَ لَا فِيْ غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً۔)) [الحديث]

''رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک اور غیر رمضان میں ۱۱ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔''

اس حدیث کو امام بخاری' امام محمد شاکر' امام ابوحنیفہ' امام بیہقی' علامہ زیلعی حنفی' علامہ ابن ہمام حنفی' علامہ حسن شرنبلالی حنفی رحمۃ اللہ علیہم نے تراویح کے بیان میں ذکر کیا ہے' جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: [مقالات ربانیه ص: ۱۲۲ تا ۱۲۷]

- حضرت عمر بن خطاب نے بھی ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہم کو ۱۱ رکعت پڑھانے کا حکم دیا۔

[المؤطا للمالك (۱/ ۱۱٤) ' البهقى (۲/ ٤٩٦)]

- ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو ۱۱ رکعت تراویح ہی پڑھائی تھی۔

[ابن ابی شیبه (۲/ ۳۹۲) ' تاريخ المدينة المنورة (۱/ ۷۱۳)]

****

- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ ۱۱ رکعت تراویح ادا کرتے تھے۔

[سنن سعید بن منصور بحوالہ التعلیق الحسن (۱/۳۹۲) ' الحاوی للفتاوی(۱/۳۴۹)]

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" آخُذُ لِنَفْسِی فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ ھُوَ الَّذِیْ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَیْهِ النَّاسَ إِحْدٰی عَشَرَةَ رَکْعَةً وَ ھِیَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَدرِی مَنْ اَحْدَثَ ھٰذَا الرُّکُوْعَ الْکَثِیْرَ))[الصلوۃ والتھجد ص:۲۲۸۷لعبد الحق الأشبیلی]

" تراویح کے متعلق جو بات میں اپنے لئے اختیار کرتا ہوں' وہ (۱۱) رکعت ہے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا تھا اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی اور میں نہیں جانتا کہ کس نے یہ (۱۱ رکعات سے) زیادہ نماز ایجاد کی ہے۔"

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ اور آثار صریحہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی سنت اور عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مبارک ۱۱ رکعت تراویح کا ہی ہے اور اسی کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔

نماز استخارہ

جب کسی جائز کام کے کرنے کا ارادہ ہو تو ایسے موقعہ پر استخارہ کرنا سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرے' اس کے بعد یہ دعا مانگے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ ، وَ تَعْلَمُ وَ لَا أَعْلَمُ ، وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الأَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِی دِیْنِی وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِی ، وَ یَسِّرْهُ لِی ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ ، وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِی وَ مَعَاشِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِی فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْهُ ، وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِیْ

بِہٖ))[صحیح البخاری ، کتاب التہجد(۱۱۶۲، ۶۳۸۲]

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے خیر مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے قدرت مانگتا ہوں' اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں بلاشبہ تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ کام میرے لئے' میرے دین' میری زندگی اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے پھر میرے لئے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین' میری زندگی اور میرے انجام کار میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور بھلائی کو جہاں بھی ہو میرے مقدر میں کر دے پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''

استخارہ دن یا رات کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے عصر حاضر میں بعض لوگوں نے استخارے کو ایک کاروبار بنالیا ہے اور یہ طریقہ ایک وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے' لوگوں نے جگہ جگہ استخارہ کے اڈے بنا لئے ہیں حالانکہ مسنون تو یہ ہے کہ آدمی خود استخارہ کرے کسی دوسرے سے استخارہ کروانا نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔ استخارہ کروانے والوں نے پھر یہ اعتقاد بنالیا ہے کہ فلاں بزرگ سے استخارہ کرواؤں گا تو مجھے کوئی پکی بات مل جائے گی' جس پر عمل کر لوں گا اور وہ خواب دیکھ کر صحیح صورتحال سے آگاہ کر دیں گے حالانکہ استخارہ ضرورت مند آدمی اللہ وحدہ لاشریک لہ سے خود کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کھول دے گا اور کسی جانب اس کی توجہ مبذول کر دے گا اچھے کام کے لئے استخارہ کے علاوہ اصحاب الخیر سے مشورہ بھی جاری رکھنا چاہئے۔

نماز عیدین

- نماز عیدین باہر عیدگاہ میں ادا کرنا سنت ہے یہ نماز اذان اور تکبیر کے بغیر پڑھی جاتی ہے۔

[صحیح مسلم = کتاب العیدین(۸۸۸)]

****

- اسی طرح نماز عیدین کے بعد ایک خطبہ ہوتا ہے جس میں امام اللہ کے تقویٰ اور اطاعت کی ترغیب دے اور وعظ و نصیحت کرے، عورتوں کو صدقہ خیرات جیسے اُمور پر ابھارے اور جہنم سے ڈرائے۔[صحیح مسلم۔ کتاب العیدین(۸۸۵)]

- عید کا وقت نماز اشراق والا ہی ہے۔[سنن ابی داؤد۔ باب وقت الخروج الی العید(۱۱۳۵)]

- عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

[ابن ابی شیبہ(۱/۴۸۷۔۴۸۸) با ب فی التکبیر اذا خرج الی العید]

- سلمان فارسی رضی اللہ عنہ یوں تکبیرات کہتے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا)) [فتح الباری ۴۶۲/۲، عبدالرزاق بسند صحیح]

- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یوں تکبرات کہتے تھے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَجَلُّ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ))

[ابن ابی شیبہ(۵۶۵۵)(۱/۴۹۰)]

- اس کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوں اور دو رکعت نماز عید کی نیت کر لیں پھر "اللہ اکبر" کہہ کر رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھ سینے پر باندھ لیں اور جس طرح عام نماز ادا کرتے ہیں اسی طرح ادا کریں فرق صرف اسی قدر ہے کہ اس نماز میں ۱۲ تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے قبل ۷ تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل ۵ تکبیریں۔[سنن ابی داؤد= کتاب الجمعۃ۔ باب التکبیر فی العیدین(۱۱۴۹۔۱۱۵۲)] تفصیل کے لئے دیکھیں:(احکام العیدین، للامام الفریابی رحمۃ اللہ علیہ)

- نماز کی تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کرنا اس صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے جس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر اس تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے جو رکوع سے پہلے کہتے۔[سنن ابی داؤد۔ باب رفع الیدین فی الصلوۃ (۷۲۲)، المنتقی لابن جارود(۱۷۸)، مسند احمد (۱۳۴/۲)، دارقطنی (۲۸۹/۱)] نماز عیدین میں چونکہ تکبیرات رکوع سے قبل ہیں اس لئے ان میں رفع الیدین

کرنا درست ٹھہرا۔عیدین کی نماز میں مسنون قرأت کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

نماز استسقاء

❁ جب کبھی قحط سالی ہو' بارش نہ برس رہی ہو یا مسلمانوں کو بارش کی شدید ضرورت ہو تو کسی دن پرانے کپڑے پہن کر بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ آبادی سے باہر کسی کھلے مقام پر جمع ہو کر نماز استسقاء ادا کریں اور منبر بھی رکھیں۔

[سنن ابی داود۔ صلوۃ الاستسقاء(١١٦٥)' الترمذی (٥٥٧)' مستدرك حاكم(١/٣٢٦)]

❁ امام منبر پر بیٹھ کر خطبہ دے۔[سنن ابی داود(١١٧٣)]

❁ خطبہ نماز سے پہلے بھی درست ہے۔

[ابن خزيمه = جماع ابواب صلوة الاستسقاء ـ باب الخطبةقبل صلوة الاستسقاء(١١٦٥) معرفة السنن ولاثار(١٩٩٧)' جامع الترمذی = باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء (٥٥٧)' ابن خزيمة (١٤٠٥)]

❁ اور اس میں قرأت جہری ہے۔[صحيح البخارى۔ باب كيف حول النبی ﷺ ظهره الى الناس(١٠٢٥)]

❁ نماز استسقاء میں چادر پلٹنا بھی صحیح احادیث میں وارد ہے' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لئے نکلے جب آپ نے قبلہ رو ہو کر دعا کا ارادہ کیا تو اپنی چادر کو پلٹا۔

[صحيح البخارى= كتاب الاستسقاء۔ باب كيف حول النبی ﷺ ظهره الى الناس (١٠٢٥)' وصحيح مسلم= كتاب صلاة الاستسقاء(٨٩٤)سنن ابی داود(١١٦٦)]

❁ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ طلب باراں کے لئے نکلے تو آپ پر سیاہ چادر تھی اور اس کا نچلا حصہ اوپر لانا چاہا تو مشکل پیش آئی تو آپ ﷺ نے اسے کندھوں پر ہی الٹ دیا۔

[سنن ابی داود= جماع ابواب صلوة الاستسقاء(١١٦٤)' ابن خزيمة(١٤١٦)]

❁ امام کے ساتھ لوگ بھی اپنی چادریں الٹ دیں۔[مسند احمد (٤/٤١)] چادر پلٹتے وقت چادر کا دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈال دیں۔[سنن ابی داود(١١٦٣)]

****

- پھر دعا کریں' دعا کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اٹھائیں کہ بغلیں دکھائی دیں۔ [صحیح البخاری = کتاب الاستسقاء(۱۰۳۰)] لیکن ہاتھوں کو سر سے اونچا نہ کریں۔[سنن ابی داؤد۔ باب رفع الیدین فی الاستسقاء(۱۱۶۸)' مسند احمد (۲۲۳/۵)]
- ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو۔[مسلم ۸۹۵]

استسقاء کے لئے دعائیں

- ((اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ، اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ، اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا))

[صحیح البخاری ، کتاب الاستسقاء(۱۰۱۳)]

''اے اللہ! ہمیں پانی پلا' اے اللہ! ہمیں پانی پلا' اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔''

- ((اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَھَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ أَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّت))

''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر دے۔''

- ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ یَفْعَلُ مَایُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِیُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَآءُ أَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَ اجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا إِلٰی حِیْنٍ))

[سنن ابی داؤد۔ صلاۃ الاستسقاء: ۱۱۷۳' مستدرك حاکم: ۳۲۸/۱' البیھقی: ۳۴۹/۳]

''تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے' بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے' قیامت کے دن کا مالک ہے' اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے' اے اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم فقیر و محتاج ہیں۔ ہمارے اوپر بارش برسا اور جو بارش تو برسائے اسے ہمارے لئے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنا۔''

- ((اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مُّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ))

[سنن ابی داؤد' صلاۃ الإستسقاء: ۱۱۶۹' ابن خزیمة: ۱۴۱۶' مستدرك حاکم: ۳۲۷/۱]

****

’’اے اللہ! ہمیں پانی پلا‘ ہمارے اوپر ایسی بارش نازل کر جو ہماری تشنگی بجھا دے‘ ہلکی پھوار بن کر‘ غلہ اگانے والی‘ نفع بخش ہو نقصان دینے والی نہ ہو جلدی آنے والی ہو نہ کہ دیر لگانے والی۔‘‘

تحیۃ المسجد

۞ جب بھی کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ کا اس کیلئے حکم ہے کہ وہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھے‘ حضرت ابو قتادۃ السُّلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ ‘ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ))

[صحيح البخاری ‘ كتاب الصلوة ‘ باب اذا دخل المسجد فليكرع ركعتين(٤٤٤)]

’’جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے۔‘‘

۞ صحیح البخاری میں دوسرے مقام پر یوں الفاظ ہیں:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ))

’’جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ اتنی دیر تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت ادا نہ کر لے۔‘‘

۞ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تجھے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کون سی چیز مانع ہوئی ہے؟‘‘ میں نے کہا: ’’اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو اور دیگر لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ))

[صحيح مسلم‘ كتاب صلاة المسافرين(٧١٤)]

****

''جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ اتنی دیر تک نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت ادا کر لے۔''

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((صَلِّ رَکْعَتَیْنِ)) ''(اٹھو اور) دو رکعت ادا کرو۔''

بہت سارے لوگ اس مسئلہ میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں نبی کریم ﷺ کا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو جو مسجد میں آ کر بیٹھ گئے تھے کہنا کہ اٹھ کر دو رکعت ادا کرو اس بات کی دلیل ہے کہ تحیۃ المسجد کا ضرور خیال رکھنا چاہئے اور دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں بیٹھنا نہیں چاہئے۔ (واللہ اعلم)

مسنون اذکار

حصن المسلم

ترجمہ: عبدالسلام بن محمد

پانچواں باب

ذکر کی فضیلت

- ﴿ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝﴾[البقرة۲:۱۵۲]

"تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور مجھ سے کفر نہ کرو۔"

- ﴿ وَالذّٰكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَ الذّٰكِرٰتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝﴾[الأحزاب۳۳:۳۵]

"اور وہ مرد جو اللہ کو بہت یاد کرنے والے ہیں اور یاد کرنے والی عورتوں اللہ نے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔"

- اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))

[بخاری مع الفتح :۱۱/۲۰۸]

"اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔"

- اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ ، فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا ، وَ إِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً))

[بخاری : ۸/۱۷۱ ' مسلم : ٤/۲۰٦۱ اورلفظ بخاری کے ہیں]

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی جماعت میں مجھے یاد کرے تو میں اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کے برابر اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ چل کر میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔''

نیند سے جاگنے کے اذکار

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَ إِلَيْهِ النُّشُوْرُ))

[بخاری مع الفتح : ۱۱/۱۱۳' مسلم : ٤/۲۰۸۳]

''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ)) ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ))

''کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اس

کیلئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ بلندی اور عظمت والے اللہ کی مدد کے بغیر نہ (کسی چیز سے بچنے کی) طاقت ہے اور نہ (کچھ کرنے کی) قوت۔'' اے میرے رب مجھے بخش دے۔''

جو شخص رات کسی وقت جاگے اور یہ کلمات کہے اسے بخش دیا جاتا ہے اگر کوئی دعا کرے تو قبول ہوتی ہے پھر اگر اٹھ کر وضوء کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

[بخاری مع الفتح: ۳۹/۳ وغیرہ لفظ ابن ماجہ کے ہیں دیکھئے صحیح ابن ماجہ: ۳۳۵/۲]

۞ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ ' وَ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَأَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهِ))[ترمذی: ۴۷۳/۵ صحیح الترمذی: ۱۴۴/۳]

''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت دی اور میری روح مجھے واپس کی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت دی۔''

کپڑا پہننے کی دعا

۞ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا (الثَّوْبَ) وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ......))[ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجہ' اور دیکھئے ارواہ الغلیل: ۴۷/۷]

''سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا اور میری کسی طاقت اور کسی قوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔''

قضائے حاجت کے لئے داخل ہونے کی دعا

۞ [بِسْمِ اللّٰهِ] ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))

[بخاری: ۴۵/۱' مسلم: ۲۸۳/۱]

****

''(اللہ کے نام کے ساتھ) اے اللہ! میں خبیثوں اور خبیثنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

شروع میں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ کی زیادتی سعید بن منصور نے بیان کی ہے دیکھئے:[فتح الباری ۱/ ۲٤٤]

قضائے حاجت سے نکلنے کی دعا

« غُفْرَانَكَ » [ترمذی ابو داؤد' ابن ماجه اور دیکھئے تخریج زاد المعاد: ۲/ ۳۸۷]

''(اے اللہ!) تیری بخشش مانگتا ہوں۔''

وضو سے پہلے ذکر

« بِسْمِ اللّٰهِ » [ابوداؤد' ابن ماجه' احمد اور دیکھئے ارواء الغلیل: ۱/ ۲۲]

''اللہ کے نام کے ساتھ''

وضو سے فارغ ہونے کے بعد ذکر

۱۔ « أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ » [مسلم: ۱/ ۲۰۹]

''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

« اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ »

[ترمذی: ۱/ ۷۸ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۱/ ۱۸]

''اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں بنا دے اور مجھے بہت پاک رہنے والوں میں بنا دے۔''

« سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ »

[عمل اليوم والليلة نسائی ص: ۱۷۳' اور دیکھئے: ارواء الغلیل: (۱/ ۱۳۵) اور (۲/ ۹٤)]

''پاک ہے تو اے اللہ! اور اپنی تعریف کے ساتھ' میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود

نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔"

گھر سے نکلتے وقت ذکر

❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

[ابو داؤد: ٤/٣٢٥، ترمذی: ٥/٤٩٠، اور دیکھئے صحیح الترمذی: ٣/١٥١]

"اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ (کچھ کرنے کی) قوت۔"

❁ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ ، أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ ، أَو أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ))

[ابو داؤد، ترمذی، نسائی و ابن ماجه اور دیکھئے صحیح الترمذی ٣/ ٥٢ اور صحیح ابن ماجه: ٢/ ٣٣٦]

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کیا جائے یا پھسل جاؤں یا مجھے پھسلایا جائے، یا میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں کسی پر جہالت کروں یا کوئی مجھ پر جہالت کرے۔"

گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر

❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا ، وَ عَلَى رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا))

"اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے اور اپنے رب ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔"

"پھر اپنے گھر والوں کو سلام کہے" [ابو داؤد بسند صحیح ٤/ ٣٢٥]

****

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ ، وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ))(۱) بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ(۲) وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ(۳) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)(۴)

''میں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور قدیم سلطنت کی پناہ چاہتا ہوں مردود شیطان سے''......''اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر صلوۃ وسلام ہو''......''اے اللہ! میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔''

مسجد سے نکلنے کی دعا

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ، اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ))

''اللہ کے نام کے ساتھ اور صلوۃ وسلام رسول اللہ ﷺ پر' اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! مجھے مردود شیطان سے بچا۔''

(دیکھئے گذشتہ حاشیہ نمبر:۱'۲'۳'۴ اور ((اَللّٰهُمَّ اَعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) کے الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ صحيح ابن ماجه: ۱/۱۶۹)

صبح وشام کے اذکار

سیدنا انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' فرمایا: میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو

(۱) ابو داؤد' دیکھئے صحيح الجامع رقم الحديث: ۴۵۹۱

(۲) ابن السنى رقم الحديث ۸۸ البانی نے اسے احسن کہا ہے۔

(۳) ابو داؤد: ۱/۱۲۶ دیکھئے صحيح الجامع: ۱/۵۲۸

(۴) مسلم: ۱/۴۹۴' ابن ماجہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعا مروی ہے ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) البانی نے اس کے شواہد کی وجہ سے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے: صحيح ابن ماجه: ۱/۱۶۹-۱۲۸)

صبح کی نماز سے سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اولاد اسماعیل سے چار آدمی آزاد کروں اور میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر سے سورج غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے ان میں سے چار آدمی آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(ابو داؤد ۔ رقم الحدیث: ٣٦٦٧) شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے۔صحیح ابو داؤد: ٦٩٨/٢)

- جو شخص صبح کے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے شام تک جنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو شام کو پڑھ لے صبح تک محفوظ ہو جاتا ہے۔[حاکم: ٥٦٢/١] ' البانی نے صحیح الترغیب والترھیب میں اسے صحیح کہا اور اسے نسائی اور طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا کہ طبرانی کی سند جید ہے۔
- جو شخص (قرآن مجید کی آخری تینوں سورتیں ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ﴾ صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے تو یہ اسے ہر چیز سے کافی ہو جاتی ہیں۔[ابو داؤد ٣٢٢/٤' ترمذی: ٥٦٧/٥ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ١٨٢/٣)]
- '' أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَ أَعُوْذُبِكَ مِن شَرِّ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ ، وَ سُوْءِ الْكِبَرِ ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِيْ النَّارِ وَ عَذَابٍ فِى الْقَبْرِ '' [مسلم: ٢٠٨٨/٤]

''ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے رب! اس دن میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے شر سے اور اس کے بعد والے کے شر

سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے، میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اے میرے رب میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

جب شام ہو تو ((أَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)) کی بجائے کہے ((أَمْسَيْنَا وَ امْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ)) ''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی'' اور ((أَسأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ وَ خَيْرَ مَا بعْدَهُ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شِرّ مَا فِى هَذَا الْيَومِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ)) کی جگہ کہے:

((أَسأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرَ مَا بعْدَهَا وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شِرّ هَا وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا))

''میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس رات کی بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو اس کے بعد والی راتوں میں ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس برائی سے جو اس کے بعد والی راتوں میں ہے۔''

- ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَ بِكَ أَمْسَيْنَا ' وَ بِكَ نَحْيَا ، وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ إِلَيْكَ النُّشُوْرُ))

''اے اللہ! تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔''

- اور شام کو یہ پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا ، وَ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ إِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)) [ترمذی: ٥/٤٦٦، اور دیکھئے صحیح الترمذی: ٣/١٤٢]

''اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ ہم نے شام کی ہے اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم نے صبح کی

اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔''

سید الاستغفار

خاص دعا

❁ ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، خَلَقْتَنِیْ وَ أَنَا عَبْدُكَ ، وَ أَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ)) [بخاری :۷/۱۵۰]

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر (قائم) ہوں' جس قدر طاقت رکھتا ہوں' میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

جو شخص یقین کی حالت میں اسے شام کے وقت پڑھ لے اور اسی رات فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔اسی طرح صبح کے وقت پڑھے اور شام تک فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

❁ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَ أُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ ، وَ مَلَائِكَتَكَ وَ جَمِيْعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ))

''اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو' تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' تو اکیلا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (ﷺ)۔'' (چار مرتبہ)

جو شخص اسے صبح یا شام چار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔'' [ابو داؤد :٤/٣١٧ الادب المفرد للبخاری ' رقم الحدیث: ١٢٠١' عمل الیوم واللیلة نسائی رقم الحدیث: ٩' ص:١٣٨ ابن السنی رقم الحدیث:٧٠] شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے ابوداؤد اور نسائی کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے:تحفة الاخیار: ص:٢٣)

جو شخص یہ دعا صبح کے وقت پڑھ لے اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور اگر شام کے وقت پڑھ لے تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا:

((اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ' فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ))

''اے اللہ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جس نعمت نے بھی صبح کی ہے وہ صرف تیری طرف سے ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں' پس تیرے ہی لئے حمد اور تیرے ہی لئے شکر ہے۔

نوٹ: شام کے وقت ((مَا أَصْبَحَ)) کی جگہ ((مَا اَمْسَى)) کہے یعنی جس نعمت نے بھی شام کی ہے۔[ابو داؤد :٤/٣١٨'' عمل الیوم واللیلة'' نسائی رقم الحدیث: ٧' ص:١٣٧' ابن السنی رقم الحدیث: ٤١' ص:٢٣'ابن حبان '' موارد '' رقم الحدیث: ٢٣٦١] شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے: تحفة الاخیار ص:٢٤)

((اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی سَمْعِی ' اَللّٰمَّ عَافِنِی فِیْ بَصَرِیْ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ ، والْفَقْرِ ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))

''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے' اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے' اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے' تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' اے اللہ!

****

میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' (تین مرتبہ صبح تین مرتبہ شام)

[ابو داؤد: ٤/٣٢٤' احمد: ٥/٤٢" عمل الیوم واللیلة " نسائی رقم الحدیث: ٢٢' ص: ١٤٦

ابن السنی رقم الحدیث: ٦٩' ص٣٥' الادب المفرد بخاری] شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند حسن قرار دی ہے۔ دیکھئے تحفة الاخیار ص: ٢٦)

۞ ((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ))

'' مجھے اللہ ہی کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔''

جو شخص اسے یہ سات مرتبہ صبح اور سات مرتبہ شام کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت کے ان تمام کاموں سے کافی ہو جاتا ہے جو اسے فکر مند کرتے ہیں۔[عمل الیوم وا للیلة ابن السنی رقم الحدیث: ٧٢' ص: ٣٧' ابوداؤد: ٤/٣٢١] اس کی سند جید ہے۔

۞ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ' اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَ دُنْيَايَ وَ أَهْلِي ، وَ مَالِي ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِي وَ آمِنْ رَوْعَاتِي ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِي، وَ عَنْ يَمِيْنِي ، وَ عَنْ شِمَالِي ، وَ مِنْ فَوْقِي وَ أَعُوْذُ بِكَ بِعظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي))

[ابو داؤد اور دیکھئے: صحیح ابن ماجه: ٢/٣٣٢]

'' اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ میں اپنے دین اپنی دنیا اور اپنے اہل اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ!

****

میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔"

۞ ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ))

"اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔"

جو شخص یہ دعا تین مرتبہ صبح اور تین شام کو مرتبہ پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

[ابو داؤد ' ترمذی اور دیکھئے صحیح ابن ماجہ: ۳۳۲/۲]

۞ ((رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ، وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا))

"میں اللہ پر راضی ہوں اس کے رب ہونے پر اور اسلام پر دین ہونے میں اور محمد ﷺ پر نبی ہونے میں۔"

جو شخص یہ دعا تین مرتبہ صبح تین مرتبہ شام پڑھے اللہ پر حق ہو جاتا ہے کہ اسے راضی کرے۔

[ترمذی: ۴۶۵/۵' اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۱۴۱/۳]

۞ ((یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیْثُ أَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ كُلَّهُ ، وَ لَا تَكِلْنِیْ إِلَی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ))[حاکم نے روایت کر کے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی: ۵۴۵/۱ دیکھئے: صحیح الترغیب والترھیب: ۲۷۳/۱]

۞ ((أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهُ وَ نَصْرَهُ وَ نُوْرَهُ وَ بَرَكَتَهُ و، وَ هُدَاهُ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَ شَرِّ

مَا بَعدَہٗ))

''ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے ملک نے صبح کی' اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر اس کی فتح و نصرت اس کے نور و برکت اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے شر اور اس کے بعد والے دنوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

نوٹ: شام کے وقت ''اَصبَحنَا'' کی جگہ ''اَمسَینَا وَ أَمسَی المُلکُ لِلّٰہِ'' پڑھے یعنی ''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی'' [ابوداؤد=٤/٣٢٢] سند حسن ہے دیکھئے :تحقیق زادالمعاد از شعیب و عبد القادر الارناؤوط:٢/ ٢٧٣]

((أَصبَحنَا عَلَی فِطرَۃِ الإِسلَامِ وَ عَلَی کَلِمَۃِ الإِخلَاصِ وَ عَلَی دِینِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَ عَلَی مِلَّۃِ أَبِینَا إِبرَاھِیمَ ' حَنِیفًا مُسلِمًا وَ مَا کَانَ مِنَ المُشرِکِینَ))

[احمد :٣/٤٠٦'٤٠٧ و ٥/١٢٣ اور دیکھئے صحیح الجامع ٤/٢٠٩ عمل الیوم واللیلۃ ' ابن السنی رقم الحدیث :٣٤]

''ہم نے فطرت اسلام اور کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم حنیف مسلم کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرک نہیں تھا۔''

((سُبحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمدِہِ)) [مسلم :٤١/٢٠٧١]

''اللہ پاک ہے اور اس کی تعریف کے ساتھ (میں اس کی تسبیح کرتا ہوں۔''

جو شخص اسے سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام پڑھے گا قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل چیز لے کر نہیں آئے گا جو یہ لیکر آیا ہے سوائے اس شخص کے جو اس کی مثل کہے یا اس سے زیادہ کہے۔

((لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ وَ لَہُ الحَمدُ ، وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ))

****

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں' اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہے اس کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور دس درجے بلند کئے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو صبح تک یہ فضیلت حاصل رہے گی۔[ابن ماجه اور دیکھئے صحیح ابن ماجه:٢/٣٣١] اگر دس مرتبہ کہے تو چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔[عمل اليوم والليلة للسنائی (٢٤) صحيح الترغيب والترهيب(١/٢٧٢)]

جو شخص اسے دن میں سو مرتبہ پڑھ لے اس کے لئے دس گردنوں کے (آزاد کرنے) کے برابر ثواب ہوگا ور اس کے لئے سو نیکی لکھی جائے گی اور اس سے سو برائی مٹائی جائے گی اور اس دن شیطان سے اس کے لئے بچاؤ رہے گا شام تک۔ اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔ [بخاری: ٤/٩٥ و مسلم: ٤/٢٠٧١]

۞ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ،وَ رِضَا نَفْسِهِ ' وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))[مسلم:٤/٢٠٩٠]

''اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اپنے نفس کی رضا کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔'' (تین مرتبہ صبح)

۞ صبح کی نماز کے بعد:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَ رِزْقًا طَيِّبًا، وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا))

[ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٥٣) ابن ماجه(٩٢٥)] عبدالقادر اور شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے: [تحقيق زاد المعاد(٢/٣٧٥)]

****

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، پاکیزہ رزق اور قبول کیے گئے عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

- «أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ»[بخاری مع الفتح : ۱۱/۱۰۱، مسلم : ۴/۲۰۷۵]

"میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔" (روزانہ سو مرتبہ)

- «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»

"میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔" (تین مرتبہ)

جو شخص شام کے وقت اسے تین مرتبہ پڑھ لے اسے اس رات زہریلے جانور کا ڈنگ نقصان نہیں پہنچائے گا[ترمذی، احمد : ۲/۲۹۰] دیکھئے صحیح الترمذی ۳/۱۸۷ اس کا اصل مسلم میں ہے: ۴/۲۰۸۰]

سونے کے اذکار

- ہر رات جب بستر پر بیٹھے تو ذیل کی تینوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر پھونک کر جسم کے جس جس حصے پر ہو سکے ہاتھ پھیرے پہلے چہرے، سر اور جسم کے سامنے حصے سے شروع کرے اس طرح تین مرتبہ کرے۔﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ ......﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾[بخاری مع الفتح : ۹/۶۲، مسلم : ۱۷۲۳۴]

- جب تو اپنے بستر پر پہنچے تو آیۃ الکرسی آخر تک پڑھ تو صبح ہونے تک اللہ کی طرف سے تم پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ [بخاری مع الفتح : ۴/۴۸۷]

- جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات پڑھے اسے کافی ہو جائیں گی۔

﴿ ءَامَنَ الرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَٰٓئِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَ قَالُوا سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا

****

غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ إِلَيْکَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۝ ﴾

[البقرہ:۲/۲۸۵۔۲۸۶)(بخاری مع الفتح:۹/۹٤ و مسلم:۱/۵۵٤]

''اللہ کا رسول اس کتاب پر جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل ہوئی' ایمان لایا اور مومن بھی۔سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے (اور کہتے ہیں) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (اللہ) سے عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا۔اے پروردگار! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا اور جو برے کام کرے گا اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کرنا۔اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھنا' اور (اے پروردگار!) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی ہمارا مالک ہے ہم کو کافروں پر غالب فرما۔(آمین)

۞ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر سے اٹھے پھر اس کی طرف واپس آئے تو اسے چاہئے کہ اپنی چادر کو تین دفعہ جھاڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر اس کی جگہ کیا چیز آئی ہے اور جب لیٹے تو کہے:

«بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِي ، وَبِكَ أَرْفَعُهُ ، فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا ، وَ إِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحفَظْهَا، بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِين»

[بخاری: ١١/١٢٦، مسلم: ٤/٢٠٨٤]

"تیرے ہی نام کے ساتھ اے میرے پروردگار میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ساتھ ہی اسے اٹھاؤں گا پس اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم کر اور اگر چھوڑ دے تو تُو اس کی حفاظت کر (اس چیز سے) جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔"

جب سونے کا ارادہ کرے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھے پھر کہے:

«اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَومَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ»

[ابو داؤد بلفظه: ٤/٣١١ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ٣/١٤٣]

"اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔" (تین مرتبہ)

«بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَ أَحْيَا» [بخاری مع الفتح: ١١/١١٣، مسلم: ٤/٢٠٨٣]

"اے اللہ! میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔"

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ، وَ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ ، وَالْفُرْقَانِ ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيءٌ وَ أَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيءٌ ، وَ أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوقَكَ شَيءٌ ، وَ أَنْتَ البَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيءٌ ، إِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَ أَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ» [مسلم: ٤/٢٠٨٤]

"اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب ۔ ہمارے اور ہر شے کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، توراۃ انجیل اور فرقان نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے

****

شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے اے اللہ! تو ہی اول ہے پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو ہی آخر ہے پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو ہی ظاہر ہے پس تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے پس تیرے ورے کوئی چیز نہیں۔ ہم سے قرض ادا کردے اور ہمیں فقر سے غنی کردے۔"

- آپ ﷺ اس وقت نہیں سوتے تھے جب تک ﴿ **الم تنزيل السجدة** ﴾ اور ﴿ **تبارك الذى بيده الملك** ﴾ نہ پڑھ لیتے۔[ترمذی، نسائی اور دیکھئے صحيح الجامع : ٤/٢٥٥]

- جب تو اپنے بستر پر جائے تو نماز والا وضو کر پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا (یہ دعا پڑھ کر سونے کے بعد) اگر تو فوت ہو گیا تو فطرت پر فوت ہوگا۔

"اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ ، وَ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً إِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ"

[بخاری مع الفتح: ١١/١١٣، مسلم: ٤/٢٠٨١]

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کر لیا اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا اور اپنا چہرہ تیری طرف پھیر لیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی۔ تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے نہ تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ بھاگ کر جانے کی مگر تیری طرف۔ میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔"

غم اور فکر کی دعا

- "اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ، وَابْنُ عَبْدِكَ ، وَابْنُ أَمَتِكَ ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِيَّ

****

حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضاوكَ ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحدًا مِنْ خَلْقِكَ ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيبِ عِنْدَكَ ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِي ، وَ نُورَ صَدْرِي ، وَ جَلَاءَ حُزْنِي ، وَ ذَهَابَ هَمِّيْ ‘‘[احمد: ۳۹۱/۱ البانی نے اسے صحیح کہا ہے]

’’اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم مجھ میں جاری ہے میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے۔ یا علم الغیب میں اس کے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار یا اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے فکر کو لے جانے والا بنا دے۔‘‘

- ’’اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ ، وَالعَجزِ وَالْكَسَلِ ، وَالبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ ‘‘[بخاری : ۱۵۸/۷]

’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے اور عاجز ہو جانے سے اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض کے چڑھ جانے اور مردوں (لوگوں) کے غالب آ جانے سے۔‘‘

[رسول اللہ ﷺ یہ دعا کثرت سے کیا کرتے تھے۔‘‘ دیکھئے: بخاری مع الفتح: ۱۷۳/۱۱]

ادائیگی قرض کے لئے دعا

- ’’اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ‘‘

[ترمذی : ۵۶۰/۵ دیکھئے صحیح الترمذی: ۱۸۰/۳]

’’اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کافی ہو جا اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے

علاوہ سب سے غنی کر دے۔"

◈ « اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ »[بخاری: ۱۵۸/۷]

"اے اللہ! میں فکر اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض چڑھ جانے سے اور مردوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

اس شخص کی دعا جس پر کوئی مشکل ہو جائے

◈ « اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَ أَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا »

[صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۲۴۲۷]

"یا اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کردے اور تو جب چاہتا ہے تو مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔"

[موارد) ابن السنی رقم الحدیث: ۳۵۱] حافظ نے فرمایا ہے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے الاذار نووی ص:۱۰۶

اور" عمل الیوم واللیلۃ" لابن السنی تحقیق بشر محمد عیو ن ص:۱۷۱ رقم الحدیث: ۳۵۱]

گناہ کرے تو کیا کہے اور کیا کرے

◈ جو بندہ بھی کوئی گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر اٹھ کر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اسے اللہ بخش دیتا ہے۔"[ابو داؤد :۸۶/۲، ترمذی :۲۵۷/۲ اور دیکھئے صحیح الجامع:۱۷۳/۵]

بچوں کو کون سے کلمات کے ساتھ پناہ دی جائے

◈ رسول اللہ ﷺ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو(ان کلمات کے ساتھ پناہ دیا کرتے تھے:

« أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ ، وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ

لَامَّةٍ))[بخاری:٤/١١٩]

''میں تم دونوں کو ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ دیتا ہوں۔''

بیمار پرسی کے وقت مریض کے لئے دعا

- نبی ﷺ جب کسی بیمار کے پاس بیمار پرسی کرتے تو اسے فرماتے:

((لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ))[بخاری مع الفتح: ١١٨/١٠]

''کوئی حرج نہیں یہ بیماری اللہ نے چاہا تو پاک کرنے والی ہے۔''

- کوئی مسلمان ایسے مریض کی بیمار پرسی کرے جس کی موت کا وقت نہ آ پہنچا ہو اور سات دفعہ یہ کہے تو اسے عافیت دی جاتی ہے۔''

((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ)) 7 مرتبہ پڑھی جاتی ہے

[ترمذی' ابو داؤد اور دیکھئے صحیح الترمذی:٢/٢١٠ ' صحیح الجامع: ١٨٠/٥]

''میں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے۔''

اس مریض کی دعا جو اپنی زندگی سے ناامید ہو چکا ہو

- ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ الأَعْلٰى))

[بخاری: ١٠/٧' مسلم:١٨٩٣/٤]

''اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم کر اور مجھے سب سے اونچے رفیق کے ساتھ ملا دے۔''

- عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ فوت ہونے کے وقت اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ پر پھیرنے لگے اور فرمانے لگے:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ لَسَكَرَاتٍ))

[بخاری مع الفتح:١٤٤/٨ اور اس حدیث میں مسواک کا بھی ذکر ہے۔]

****

''اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں یقیناً موت کی بہت سے سختیاں ہیں۔''

❁ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

[ترمذی، ابن ماجه ، البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح الترمذی ۱۵۲/۳ ، صحیح ابن ماجه :۳۱۷/۲]

''اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے۔اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ۔اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں۔اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے۔اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں اور نہ بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنے کی مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔''

قبروں کی زیارت کی دعا

❁ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ، وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ [وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ] نَسْأَلُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ [)) مسلم: ۲۷۱/۲]

''اے ان گھروں والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اور ہم ان شاء اللہ تمہیں ملنے والے ہیں اور اللہ ہم میں سے پہلے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم کرے اور اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔''

ہوا چلتے وقت کی دعا

❁ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِيهَا وَ خَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيهَا وَ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ [)) مسلم:۶۱۶/۲، بخاری:۷۶/۴]

****

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔''

بادل گرجنے کی دعا

✿ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بادل کی گردج سنتے تو باتیں چھوڑ دیتے اور پڑھتے:

((سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلَائِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ))

(مؤطا: ٢/٩٩٢ البانی نے فرمایا صحابی سے اس عمل کی سند صحیح ہے۔''

''پاک ہے وہ جو گرج اس کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتی ہے۔ اور فرشتے اس کے خوف سے (اس کی تسبیح پڑھتے ہیں)

چاند دیکھنے کی دعا

✿ ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَیْنَا بِالأَمْنِ ٗالإِیْمَانِ (وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ) وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَ تَرْضٰی رَبُّنَا وَ رَبُّكَ اللّٰهُ))

[ترمذی: ٥/٥٠٤، دارمی (الفاظ دارمی کے ہیں): ١/٣٣٦ اور دیکھئے: صحیح الترمذی: ٣/١٥٧]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تو اسے ہم پر طلوع کر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس سے تو محبت کرتا ہے۔ اے ہمارے رب! اور جسے تو پسند کرتا ہے (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

روزہ کھولنے کے وقت کی دعا

✿ ((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ))

[ابو داؤد: ٢/٣٠٦ وغیرہ اور دیکھئے صحیح الجامع: ٤/٢٠٩]

''پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور ثابت ہو گیا اجر اگر اللہ نے چاہا۔''

❁ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ دار کے لئے روزہ کھولتے وقت ایک دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی۔'' ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' روزہ کھولتے وقت یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِى))

[ابن ماجہ: ١/ ٥٥٧ اور حافظ نے الاذکار کی تخریج میں اسے حسن کہا ہے: دیکھئے شرح الاذکار: ٤/ ٣٤٢]

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر وسیع ہے کہ تو مجھے بخش دے۔''

کھانے سے پہلے دعا

❁ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو پڑھے: ((بِسْمِ اللّٰهِ)) ''اللہ کے نام کے ساتھ (کھاتا ہوں)'' اور اگر شروع میں بھول جائے تو کہے: ((بِسْمِ اللّٰهِ فِىْ أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ)) ''اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا کھاتا ہوں) اس کے شروع اور اس کے آخر میں''

[ابو داود: ٣/ ٢٤٧' ترمذی: ٤/ ٢٨٨ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ٢/ ١٦٧]

❁ جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے وہ یہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ أَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ))

''اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔''

❁ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ یہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ))

[ترمذی: ٥/ ٥٠٦ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ٣/ ١٥٨]

***

"اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس میں سے زیادہ دے۔"

کھانے سے فارغ ہو کر دعا

◈ « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَ لَا قُوَّةٍ »

[ابو داؤد ' ترمذی' ابن ماجہ اور دیکھئے صحیح الترمذی:۳/ ۱۵۹]

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں' جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی بھی کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ کھانا عطا کیا۔"

◈ « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَ لَا مُوَدَّعٍ وَ لَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا »[بخاری :۲۱۴/۶' ترمذی:۵۰۷/۵]

"تمام تعریف اللہ کیلئے ہے تعریف بہت زیادہ' پاکیزہ' جس میں برکت کی گئی ہے جسے نہ کافی سمجھا گیا ہے(کہ مزید کی ضرورت نہ ہو) نہ چھوڑا گیا ہے اور نہ اس سے بے پروائی کی گئی ہے اے ہمارے رب!"

کھانا کھلانے والے کے لئے مہمان کی دعا

◈ « اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ » [مسلم:۳/ ۱۶۱۵]

"اے اللہ! تو نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں ان کے لئے برکت فرما اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر۔"

پہلا پھل دیکھنے کے وقت دعا

◈ « اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا »[مسلم:۲/۱۰۰۰]

****

''اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے پھل میں برکت فرما اور ہمارے لئے ہمارے شہر میں برکت فرما اور ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے لئے ہمارے مد میں برکت فرما۔''(صاع اور مُد اجناس ناپنے کے آلے ہیں)

چھینک کی دعا

- جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ''تمام تعریف اللہ کے لئے ہے'' اور (سننے والا) اس کا بھائی اسے کہے ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ''اللہ تجھ پر رحم کرے'' اور جب اس کا بھائی اسے ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) کہے تو وہ کہے ((يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ)) ''اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔'' [بخاری:۱۲۵/۷]

شادی کرنے والے کے لئے دعا

- ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ))

[ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجه اور دیکھئے صحيح الترمذی:۱/۳۱٦]

''اللہ تیرے لئے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر پر اکٹھا کرے۔''

بیوی کے پاس آنے سے پہلے دعا

- ((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا))

[بخاری:۱٤۱/٦' مسلم: ۱۰۲۸/۲]

''اللہ کے نام کے ساتھ' اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے اسے بھی شیطان سے بچا۔''

****

مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ پڑھے

❁ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا)) [ترمذی: ٥/٤٩٤ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ٣/١٥٣]

’’تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے اپنے پیدا کئے ہوئے بہت سے لوگوں پر بڑی فضیلت بخشی۔‘‘

مجلس کے گناہ دور کرنے کی دعا

❁ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ)) [ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، اور دیکھئے صحیح الترمذی: ٣/١٥٣]

’’اے اللہ! تو پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ، میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔‘‘

شرک سے خوف کی دعا

❁ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَ أَنَا أَعْلَمُ وَ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ))

[احمد: ٤/٤٠٣ وغیرہ اور دیکھئے صحیح الجامع: ٣/٢٣٣، صحیح الترغیب والترھیب للالبانی: ١/١٩]

’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ (کسی کو) شریک بناؤں اور اس (شرک) سے تیری بخشش مانگتا ہوں جو میں نہیں جانتا۔‘‘

سوار ہونے کی دعا

❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ إِنَّا إِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ)) ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ

اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِیْ فَإِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ‘‘[ابو داود: ۳/ ۳۴، ترمذی: ۵/ ۵۰۱ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۳/ ۱۶۵]

’’اللہ کے نام کے ساتھ، تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے ملنے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَر ، اَللّٰہُ اَکْبَر ، اَللّٰہُ اَکْبَر ، پاک ہے تو اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔‘‘

سفر کی دعا

- ’’اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہُ مُقْرِنِیْنَ وَ إِنَّا إِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی ، وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی ، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَ اطْوِ عَنَّا بُعْدَہُ اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ ، وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْأَھْلِ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنْ وَ عْثَاءِ السَّفَرِ ، وَ کَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْأَھْلِ ‘‘

’’اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے ملنے والے نہ تھے۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں۔ اور اس عمل کا جسے تو پسند کرے سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارا یہ سفر ہم پر آسان فرما دے اور اس کی دوری ہم سے تہہ کر دے اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی، اور گھر والوں میں نائب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور مال اور اہل میں غم کے منظر سے اور ناکام لوٹنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔‘‘

- اور جب لوٹتے تو یہی کلمات کہتے البتہ یہ الفاظ زیادہ کہتے:

'' آئِبُوْنَ ، تَائِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ''[مسلم: ۲/ ۹۹۸]

'' ہم واپس لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' اپنے رب ہی کی حمد کرنے والے ہیں۔''

بازار میں داخل ہونے کی دعا

'' لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيرِ و هُوَعَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ ''

[ترمذی: ۵/ ۲۹۱' حاکم: ۱/ ۵۳۸' اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۲/ ۱۵۲]

'' اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے مرتا نہیں۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

مسافر کی مقیم کے لئے دعا

'' أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَ دَائِعُهُ ''

[احمد: ۲/ ۴۰۳' ابن ماجہ: ۲/ ۹۴۳ اور دیکھئے صحیح ابن ماجہ: ۳/ ۱۳۳]

'' میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔''

مقیم کی مسافر کے لئے دعا

'' أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ''

'' میں تیرے دین' تیری امانت اور تیرے اعمال کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

'' زَوَّدَكَ التَّقْوٰى وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ ، وَ يَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ ''

[ترمذی اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۳/ ۱۵۵]

****

''اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادراہ عطا فرمائے' اور تیرے گناہ بخشے اور تو جہاں بھی ہو تیرے لئے نیکی میسر کرے۔''

سفر سے واپسی کی دعا

- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ یا حج سے لوٹتے تو ہر بلند جگہ پر تین دفعہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہتے۔ پھر یہ دعا پڑھتے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ،وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىءٍ قَدِيْرٌ ، آئِبُوْنَ ، تَائِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ ، وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الأَحزَابَ وَحْدَهُ)) [بخاری:۱۶۳/۷' مسلم: ۹۸۰/۲]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے۔ اس کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے' توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے صرف اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں' اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔''

کافر سلام کہے تو اسے کس طرح جواب دے

- جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو جواب میں کہو ((عَلَيْكُمْ)) ''اور تم پر بھی''

مرغ بولنے اور گدھا ہینگنے کی وقت دعا

- جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے فضل کا سوال کرو یعنی یہ پڑھو۔

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

- اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔ یعنی یہ پڑھو:

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))[بخاری مع الفتح: ٦/٣٥٠و مسلم ٤/٢٠٩٢]

''میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔''

رات کتوں کا بھونکنا سن کر دعا

❁ جب تم رات کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کا ہینکنا سنو تو ان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔[ابو داؤد :٤/ ٣٢٧' احمد :٣/٣٠٦] البانی نے الکلم الطیب کی تخریج میں اسے صحیح کہا ہے۔)

جو شخص اپنے جسم میں درد محسوس کرے وہ کیا کہے

❁ اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھو جسے تکلیف ہے پھر کہو ((بِسْمِ اللّٰهِ)) (تین دفعہ) اور سات مرتبہ یہ کہو:

❁ ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ))[مسلم ٤/١٧٢٨]

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔''

گھبراہٹ کے وقت کیا کہے

❁ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا الله))[بخاری مع الفتح: ٦/١٨١' مسلم: ٤/٢٢٠٨]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

ذبح یا نحر کرتے وقت کیا کہے

❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ [اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ] اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي))

''اللہ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے اے اللہ! (یہ قربانی) تجھ سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے اے اللہ! مجھ سے قبول فرما۔''

[مسلم:٣/ ١٥٥٧' بیہقی ٩/٢٨٧ قوسین کے درمیان الفاظ بھقی :٩/ ٢٨٧ وغیرہ میں ہیں آخری جملہ مسلم سے روایت بالمعنی ہے]

****

استغفار اور توبہ

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔'' [بخاری مع الفتح: ۱۱/ ۱۰۱]

- اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو پس بے شک میں ایک دن میں اس کی طرف سو دفعہ توبہ کرتا ہوں۔'' [مسلم : ٤/ ٢٠٧٦]

- اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کلمات کہے:

((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ أَتُوبُ إِلَیْهِ))

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔''

تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں خواہ لڑائی سے بھاگا ہو۔ [ابو داؤد: ۲/ ۸۵ ' حاکم اور حاکم اس نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی: ۱/ ۵۱۱ اور البانی نے اسے صحیح کہا دیکھئے صحیح الترمذی: ۳/ ۱۸۲ ـ ۳۹۰ بتحقیق الارنؤوط]

- اور آپ ﷺ نے فرمایا: پروردگار بندے کے سب سے قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے...... اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو سکو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ہو جاؤ۔''

[ترمذی ' نسائی: ۱/ ۲۷۹ حاکم اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۳/ ۱۸۳ ' جامع الاصول بتحقیق الارنؤوط: ٤/ ١٤٤]

- اور آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس کثرت سے دعا کرو۔'' [مسلم: ۱/ ۳۵۰]

ماں باپ کے لئے دعا

- ﴿ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۱۷/ ۲٤]

****

''اے پروردگار! جیسا انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے تو بھی ان پر رحم فرما۔''

علم میں اضافہ کی دعا

﴿ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴾[طه: ٢٠/١١٤]

''اے میرے رب مجھے اور زیادہ علم دے۔''

عزت وحکومت کی دعا

﴿ اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾

[آل عمران: ٣/ ٢٦-٢٧]

''اے اللہ بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے' تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔''

﴿ رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَ أَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَا جْعَلْ لِّي مِن لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴾[بنی اسرائیل: ٨٠]

''اے میرے پروردگار داخل کر مجھے داخل کرنا سچا اور نکال مجھے نکالنا سچا اور مجھے اپنے پاس سے مدد گار سلطنت عطا فرما۔''

کسی قوم پر آنے والے عذاب سے بچنے کی دعا

﴿ رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّلِمِينَ ﴾

[المؤمنون : ٢٣/٩٣-٩٤]

''اے پروردگار جس عذاب کا ان سے وعدہ ہو رہا ہے اگر تو میری زندگی میں نازل کر کے مجھے بھی دکھا دے۔ تو اے پروردگار مجھے ان ظالموں میں نہ کیجئے۔''

شیطان اور اس کے غصہ دلانے سے پناہ کی دعا

﴿ رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَطِينِ ۝ وَ أَعُوذُ بِكَ رِبِّ أَنْ يَحْضُرُوْنَ ۝ ﴾ [المؤمنون ٢٣/٩٧-٩٨]

''اے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ موجود ہوں۔''

بخشش اور رحم کی دعا

﴿ رَّبِّ اغْفِرْ وَ أَرْحَمْ وَ أَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ ﴾ [المؤمنون : ٢٣/١١٨]

''اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

((وَ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ))

جہاد فی سبیل اللہ

ہم جہاد کیوں کر رہے ہیں

حافظ عبدالسلام بن محمد

چھٹا باب

سوال ...... کیا جہاد اس وقت فرض عین ہو چکا ہے۔ اگر ہے تو اس کی کون سی دلیل ہے جبکہ کسی نبی نے بھی جہاد بالسیف اس وقت تک شروع نہیں کیا جب تک انہوں نے اپنی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں نہ لایا ہو۔ جبکہ ہمارے پاس ابھی کوئی اسلامی ریاست کا وجود نہیں۔

اگر بالفرض جہاد کرنا ضروری ہے۔ تو پھر جو ظلم و بربریت کا بازار کشمیر میں گرم ہے۔ اور دیگر ممالک میں، وہ تو پاکستان میں بھی ہے اس میں ہم جہاد کیوں نہیں کرتے۔ اس کی کیا وجہ ہے دلائل سے ثابت کریں۔ اگر ہم اپنی اسلامی عمارت کو بیرون سے جہاد کے ذریعے سے مضبوط بھی بنالیں اور اندر سے کھوکھلی رہے تو اس کا کیا فائدہ؟ واضح کریں۔ باسم شریف پسروری ..... رانا افتخار احمد پسروری

جواب ...... جب تک رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے آپ کو کفار سے لڑنے کی اجازت نہیں تھی۔ جب ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور وہاں بھی کفار نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے لڑنے کی اجازت دے دی۔

﴿ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ۝ ﴾

[الحج: ٣٩]

''جن لوگوں سے لڑائی کی جاتی ہے انہیں (لڑنے) کی اجازت دے دی گئی۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے۔''

****

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر لڑنا فرض فرما دیا:

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَكُمْ ﴾[البقرہ:۲۱۶]

''تم پر لڑنا فرض کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ تمہیں ناپسند ہے۔''

اور کفار سے لڑائی اس وقت تک فرض کر دی جب تک مندرجہ ذیل مقاصد حاصل نہ ہو جائیں۔

پہلا مقصد...... فتنے کا خاتمہ:

جب تک دنیا کے کسی خطے میں کفار کے پاس وہ طاقت وشوکت موجود ہے کہ وہ اسلام کی وجہ سے کسی کو فتنہ میں مبتلا کر سکتے ہوں اگر کوئی ایمان لانا چاہتا ہو تو ان کی سزا اور تکلیف کے خوف سے ایمان لانے سے جھجکتا ہو اور کوئی ایمان لے آئے تو اسے ان کے ظلم وتشدد کا نشانہ بننا پڑتا ہو۔ اس وقت تک ان سے لڑنا فرض ہے۔ کہ اسلام لانے کی راہ میں ہر رکاوٹ (فتنہ) ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○ ﴾[بقرہ:۱۹۳]

''اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے پس اگر وہ باز آ جائیں تو نہیں زیادتی مگر ظالموں پر۔''

دوسرا مقصد...... غلبۂ اسلام :

جب تک تمام دنیا میں اسلام غالب نہ ہو جائے اور ہر جگہ اللہ کا قانون نافذ نہ ہو جائے کفار سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

﴿ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ ﴾[الانفال:۳۹]

''ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کے لئے ہو جائے پس اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ جو وہ کرتے ہیں اسے دیکھنے والا ہے۔''

****

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' أُمِرْتُ اَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّکَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ '' [متفق علیه]

'' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ یہ کام کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لئے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔'' [بخاری و مسلم]

تیسرا مقصد......کفار کا جزیہ دینا:

جب تک تمام دنیا کے کفار (جو اسلام نہ لانا چاہتے ہوں) ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں کو جزیہ ادا نہ کریں' ان سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

﴿قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَدٍ وَّ هُمْ صَاغِرُوْنَ ۝﴾ [التوبة: ۲۹]

'' لڑتے رہو اہل کتاب میں سے ان لوگوں سے جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے، نہ وہ چیزیں حرام مانتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کی ہیں اور نہ ہی دین حق اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور وہ ذلیل ہوں۔''

چوتھا مقصد......کمزوروں کی مدد:

جب دنیا کے کسی خطے میں کمزوروں پر ظلم ہو رہا ہو انہیں ظلم سے نجات دلانے تک لڑتے رہنا فرض ہے۔

****

﴿ وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ ﴾

[النساء: ۷۵]

''اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کو چھڑانے کے لئے نہیں لڑتے جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی مقرر فرما دے۔ اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی مددگار رعطا فرما دے۔''

پانچواں مقصد...... مقتولین کا بدلہ (ہتھیاروں کا زیور ہے)

اگر کافر کسی مسلمان کو قتل کر دیں تو اس کا بدلہ لینا فرض ہے۔ ہاں اگر مسلمان کو کسی مسلمان نے قتل کر دیا ہو تو دینی اخوت کی وجہ سے دیت بھی ہو سکتی ہے، معافی بھی۔ مگر کافر سے بدلہ لینا فرض ہے۔ إلّا یہ کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا رزق میرے نیزے کے ... لوں ...

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ﴾[البقرۃ: ۱۷۸]

''اے وہ لوگو!...... جو ایمان لائے ہو تم پر مقتولوں کے بارے میں بدلہ لینا فرض کر دیا گیا ہے۔''

چھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ صرف عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ تشریف لائے تھے۔ آپ کا ارادہ لڑنے کا نہیں تھا۔ کفار نے آپ کو روک دیا تب بھی آپ نے لڑائی نہیں کی۔ آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ بھیجا مکہ والوں نے انہیں واپس نہ آنے دیا تو مسلمانوں نے سمجھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اب ہم ان لوگوں سے لڑائی کئے بغیر نہیں جائیں گے اور آپ ﷺ نے چودہ سو ساتھیوں سے لڑائی کی بیعت لی۔ کفار نے یہ سنا تو جناب عثمان کو واپس بھیج دیا۔''

****

صاف ظاہر ہے کہ یہ بیعت قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے لی گئی تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیعت پر اپنی رضا کا اعلان قرآن مجید میں نازل فرمایا:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾[الفتح]

''یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جس وقت وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ۔''

آٹھ ہجری میں آپ ﷺ نے حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو خط دے کر بصریٰ کے حاکم کی طرف بھیجا۔ راستے میں شرحبیل بن عمرو غسانی نے جو قیصر کی طرف سے بلقاء شام کا گورنر تھا، انہیں گرفتار کر کے شہید کر دیا۔ آپ کو اطلاع پہنچی تو آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ آپ نے تین ہزار کا لشکر تیار کیا اتنا بڑا لشکر اس سے پہلے غزوہ خندق کے علاوہ کبھی جمع نہیں ہوا تھا۔ زید بن حارثہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ جہاں حارث بن عمیر قتل کئے گئے ہیں وہاں جا کر انہیں اسلام کی دعوت دو اگر قبول کر لیں تو درست ورنہ اللہ سے مدد مانگ کر ان سے لڑو۔ یہی وہ جنگ موتہ تھی جس میں تین ہزار مسلمان دو لاکھ کفار سے لڑے مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے تین امیر شہید ہوئے پھر سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ نے کمان سنبھالی اور اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی ۔[الرحیق المختوم]

اس علاقے کے لوگوں کو مزید سبق سکھانے کے لئے رسول اللہ نے اپنی وفات کے قریب انہی زید بن حارثہ کے فرزند ارجمند اسامہ کو لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا جس کی تکمیل جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی ۔

چھٹا مقصد......معاہدہ توڑنے کی سزا:

اگر کوئی قوم مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ ڈالے تو اس سے لڑنا فرض ہے ۔

﴿ وَ اِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ ﴾[التوبۃ: ۱۲]

''اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے سرداروں سے لڑو۔ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آ جائیں ۔''

****

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا عہد توڑنے والی قوم سے جنگ کرنے کی صورت میں مسلمانوں کو چھ بشارتیں بھی دی ہیں۔

﴿ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ﴾[التوبة:١٤-١٥]

''ان سے لڑو اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سزا دے گا اور انہیں ذلیل کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری نصرت فرمائے گا اور ایمان والے لوگوں کو شفا دے گا اور ان کے دلوں کا غصہ ختم کردے گا اور جس پر اللہ چاہے گا رجوع فرمائے گا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے 6 ہجری میں قریش مکہ سے دس سال کے لئے صلح کرلی تھی اور اس صلح میں ان کی ایسی کڑی شرطیں بھی قبول فرمائی تھی جو مسلمانوں کو سخت ناگوار تھیں۔ مگر 8 ہجری میں قریش نے رسول اللہ کے حلیف قبیلہ بنوخزاعہ کے خلاف فوجی کارروائی میں حصہ لے کر معاہدہ صلح توڑ دیا تو رسول اللہ نے دس ہزار جانبازوں کے لشکر کے ساتھ مکہ پر حملہ کردیا اور مکہ فتح فرمالیا۔''

مدینہ میں رہنے والے یہودی قبائل سے آپ نے امن وتعاون کا معاہدہ کیا تھا جب انہوں نے معاہدہ توڑا تو آپ نے بنوقینقاع اور بنونضیر کا محاصرہ کرکے انہیں جلاوطن کردیا اور بنوقریظہ کے محاصرہ کے بعد ان کے بالغ مردوں کو قتل کروادیا اور عورتوں کو لونڈیاں اور بچوں کو غلام بنالیا۔

ساتواں مقصد......دفاع کے لئے لڑنا :

جب کوئی قوم مسلمانوں پر حملہ آور ہوجائے تو دفاع کے لئے لڑنا فرض ہے :

﴿ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ ﴾[البقرة:١٩٠]

''اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔''

****

خندق کے موقع پر جب کفار مدینہ پر حملہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو لڑائی میں شامل ہونے کا حکم دیا اور تبوک کے موقع پر جب دشمن کے حملہ آور ہونے کی خبر سنی تو نکلنے کے قابل تمام افراد کو سرزمین عرب سے باہر جاکر دشمن کے مقابلے کا حکم دیا حالانکہ اس وقت حالات بھی نہایت سخت تھے۔

آٹھواں مقصد......مقبوضہ علاقہ چھڑوانا:

اگر کفار مسلمانوں کی کسی جگہ پر قبضہ کرلیں تو انہیں وہاں سے نکالنا اور مسلمانوں کا قبضہ دوبارہ بحال کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ ﴾

[البقرة:١٩١]

''اور انہیں جہاں پاؤ قتل کرو اور جس جگہ سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم انہیں وہاں سے نکالو۔''

سورہ بقرہ میں طالوت کی قیادت میں بنی اسرائیل کی جس جنگ کا ذکر ہے وہ بھی مسلمانوں کے علاقے واپس لینے کے لئے لڑی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدوں کا قول نقل فرمایا ہے:

﴿ وَ مَا لَنَا اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَائِنَا ﴾

''ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہیں لڑیں گے حالانکہ ہمیں ہمارے گھروں اور ہمارے بیٹوں سے نکال دیا گیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تعداد نہایت کم ہونے کے باوجود ان کی خاص مدد فرمائی اور داؤد علیہ السلام نے کفار کے سپہ سالار جالوت کو قتل کر دیا اور کفار کو شکست ہوئی۔ مکہ کی فتح میں کفار کے معاہدہ توڑنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی شامل تھی کہ انہوں نے مسلمانوں کو سرزمین مکہ سے نکالا تھا۔

اب آپ اپنے سوال پر غور فرمائیں کیا جہاد اس وقت فرض ہو چکا ہے۔ اگر ہے تو اس کی کون سی دلیل ہے؟ جہاد اس وقت فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟ یہ بحث ان شاء اللہ آگے آ رہی ہے۔ سب سے پہلے ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ اس وقت جہاد مسلمانوں پر فرض ہے بھی یا نہیں۔

****

کیا ہم نے مطلوبہ مقاصد حاصل کر لئے ہیں......؟

میں نے قرآن مجید سے آٹھ مقاصد لکھے ہیں جن کے حاصل ہونے تک اللہ تعالی نے کفار سے لڑتے رہنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ترتیب وار دیکھیں کہ ان میں سے ایک مقصد بھی اس وقت مسلمانوں کو حاصل ہوسکا ہے؟

1۔ جب تک فتنہ باقی ہے مسلمانوں پر لڑتے رہنا فرض ہے۔

آپ ہی بتائیں کیا اس وقت دنیا کے کسی بھی خطے میں ایمان لانے کی راہ میں کفار کی طرف سے پیش آنے والی رکاوٹیں اور فتنے ختم ہوسکے ہیں؟ کیا ہند کے مظلوم شودر جو اسلامی مساوات کی آغوش میں پناہ لینا چاہتے ہیں بلاخوف مسلمان ہوسکتے ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے کئی دفعہ من حیث القوم اسلام میں داخل ہونے کے ارادے کا اعلان کیا، مسلمان ہونے کی تاریخ کا اعلان بھی کردیا گیا مگر ہندو قوم کے ظلم وتشدد کی وجہ سے اسلام میں داخل نہ ہوسکے۔ کیا چین، روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں میں رہنے والے مسلمان اسلام پر عمل کرسکتے ہیں؟ کیا وہ خالص اسلام کی تبلیغ کرسکتے ہیں؟ کیا وہاں کسی کیمونسٹ کو مسلمان ہونے کی گنجائش ہے؟ کیا دوسرے تمام کافر اور عیسائی ملکوں میں مسلمانوں کو دین کی وجہ سے کسی فتنے کا اندیشہ نہیں......!!؟؟......اگر ان سب باتوں کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو اس وقت جہاد فرض ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے؟

2۔ جب تک ساری دنیا میں صرف اللہ ہی کا دین غالب نہ ہوجائے لڑتے رہنا فرض ہے۔ کیا اس وقت تمام دنیا میں دین صرف اللہ ہی کا چل رہا ہے؟ کیا ورلڈ آرڈر اسلام کا چل رہا ہے یا کفار کا؟ کیا تمام دنیا میں معاشی نظام اللہ کے حکم کے مطابق چل رہا ہے جو سود سے یکسر پاک ہے یا کفار کے دباؤ کی وجہ سے تمام مسلمان ملک بھی سودی نظام میں گرفتار ہیں۔ کیا تمام دنیا میں اللہ کی حدیں قائم ہوچکی ہیں؟ جب کفر پر اسلام کا غلبہ کہیں بھی نہیں تو ایسی صورت میں غلبہ اسلام کے لئے جہاد کی فرضیت میں شبہ کی کیا گنجائش ہے؟

3۔ جب تک تمام دنیا سے کفار کی حکومتیں ختم کرکے کفار سے جزیہ وصول نہ کیا جائے ان سے لڑتے رہنا

****

فرض ہے۔ کیا اس وقت دنیا کے کسی خطے میں کفار مسلمانوں کے ذمی بن کر رہ رہے ہیں، کیا وہ مسلمانوں کے سامنے اپنی ذلت کا اقرار کرتے ہوئے جزیہ دیتے ہیں؟......اگر آپ صورت حال کا جائزہ لیں تو معاملہ الٹ ہوگیا ہے۔ مسلمان کفار کے سامنے ذلیل ہو کر انہیں جزیہ وخراج ادا کر رہے ہیں، کفار ورلڈ بینک میں آئی ایم ایف وغیرہ کے ذریعے مسلمانوں کی تمام دولت چھین رہے ہیں۔ کیا اس ذلت کو دور کرنے اور کفار کو ذلیل کرنے کے لئے ابھی جہاد فرض نہیں ہوا؟

4۔ جب دنیا کے کسی خطے میں کمزوروں پر ظلم ہو رہا ہو؟ انہیں ظلم سے نجات دلانے تک لڑتے رہنا فرض ہے۔ کیا اس وقت دنیا میں کسی جگہ مسلمانوں پر ظلم نہیں ہو رہا۔ ہندوستان ،کشمیر، فلپائن، چیچنیا، روس اور چین کی مسلمان ریاستیں، بوسنیا اور دوسرے خطوں کے کمزور مرد عورتیں بچے ظلم سے بچانے کی کیا فریادیں نہیں کر رہے۔ ایسے حالات میں قرآن کی واضح آیات کے بعد بھی جہاد کی فرضیت کے لئے کسی دلیل کی ضرورت ہے۔

5۔ اگر کافر کسی مسلمان کو قتل کر دیں تو اس کا بدلہ لینا فرض ہے۔ کیا ہندوستاں میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا گیا؟ کشمیر میں کتنے قتل ہوئے ،کتنی عصمتیں پامال ہوئیں؟ 47ء کے تقریبا پچیس لاکھ مقتولوں کا قصاص لینا ہماری گردن پر باقی ہے۔ ان عورتوں کا بدلہ کون لے گا جو ابھی ہندوؤں اور سکھوں کی اولاد کو جنم دے رہی ہیں؟ چین، روس، البانیہ، یوگوسلاویہ وغیرہ میں انقلاب کے نام پر کتنے لاکھ مسلمان تہہ تیغ کر دیئے گئے اور باقی ماندہ کروڑوں زبردستی کیمونسٹ بنا لئے گئے۔ ابھی چند ماہ پہلے بوسنیا میں ایک ایک دن میں 23 ہزار مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔

6۔ اگر کوئی قوم مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ ڈالے تو اس سے لڑنا فرض ہے۔ کیا اس وقت دنیا کی کوئی قوم ایسی ہے جس نے مسلمانوں سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی نہ کی ہو؟ کیا قیام پاکستان کے بعد لیاقت نہرو معاہدہ کے مطابق ہندوستان نے مسلمانوں کے جان ومال اور مساجد کی حفاظت کی ہے۔؟ آئے دن فرقہ وارانہ فسادات کے نام پر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے۔ ان کے کارخانے اور دکانیں جلائی جاتی ہیں۔ کتنی دفعہ پاکستان کے سفارتخانے پر حملے ہوئے۔ بابری مسجد کے علاوہ سینکڑوں مساجد شہید کردی گئیں۔

****

کیا ہندوستان نے معاہدے کے مطابق کشمیر کے مسلمانوں کو اپنی رائے استعمال کرنے کا حق دیا ہے؟

7۔ جب کوئی قوم مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائے تو اس کے دفاع کے لئے لڑنا فرض ہے۔اس وقت کشمیر میں ساڑھے سات لاکھ ہندو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور ہندوستان کی پوری فوج ان کی پشت پر ہے۔

برما کے مسلمانوں پر بدھ حملہ آور ہیں اور انہیں بے گھر کر رہے ہیں۔ بوسنیا میں سرب درندے مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور تمام دنیا کے عیسائی اور کمیونسٹ ان کی مدد کر رہے ہیں۔ چیچنیا کے مسلمانوں پر روس نے حملہ کیا ہے اور وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

اسرائیل نے عربوں کے قلب میں اپنے وجود کا خنجر پیوست کر رکھا ہے۔فلپائن میں عیسائیوں نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے.......... اپنے بچوں کے دفاع کے لئے تو جانور بھی جنگ سے گریز نہیں کرتے خواہ ان کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے ...... حتی کہ کوئی کتا یا بلی مرغی کے بچوں پر حملہ آور ہو تو وہ اپنے بچوں کے دفاع کے لئے کسی مفتی سے فتوی نہیں لیتی اور کتے یا بلی سے اُلجھ جاتی ہے حالانکہ کتے یا بلی کے مقابلے میں مرغی بے چاری کی حیثیت ہی کیا ہے اور ہم ابھی تک اسی شش و پنج میں گرفتار ہیں کہ اس وقت جہاد فرض ہونے کی دلیل کیا ہے؟

8۔ اگر کفار مسلمانوں کی کسی جگہ پر قبضہ کر لیں تو انہیں وہاں سے نکالنا اور مسلمانوں کا قبضہ دوبارہ بحال کرنا فرض ہے۔

الف۔ اندلس (سپین) میں آٹھ سو سال مسلمانوں کی حکومت کے بعد ان کا آخری آدمی بھی وہاں سے ختم کر دیا گیا اور عیسائی مکمل طور پر قابض ہو گئے۔اسے واپس لینا ہماری ذمہ داری ہے۔

ب۔ پورا ہندوستان بشمول کشمیر، حیدر آباد، آسام، نیپال، برما، بہار، جونا گڑھ مسلمانوں کی سلطنت تھا۔ ترک جہاد کی وجہ سے غیروں کے قبضے میں چلا گیا۔

ج۔ فلسطین پر یہودی قابض ہیں۔مسلمانوں کا قبلہ اول بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں ہے ان کے علاوہ بیسیوں ملک مثلاً بلغاریہ، ہنگری، قبرص، سسلی، حبشہ، روسی ترکستان اور چینی ترکستان، کاشغر کی حد تک پھیلے ہوئے ممالک مسلمانوں کے قبضے میں تھے انہیں کفار کے قبضے سے چھڑانا ہم پر فرض ہے۔ پیرس سے 90 کلومیٹر دور تک کا فرانسیسی علاقہ اور سوئٹزرلینڈ کے جنگلات و پہاڑ

بھی مسلمان مجاہدوں کے مسکن تھے آج وہاں کفار کا قبضہ ہے۔

امید ہے اس تفصیل کے بعد اس بات میں کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا کہ اس وقت وہ تمام اسباب موجود ہیں جن کی بناء پر جہاد فرض ہوتا ہے۔

اسلامی ریاست کے بغیر جہاد؟

اب ہم آپ کے سوال کے دوسرے حصے کا جائزہ لیتے ہیں آپ نے لکھا ہے کہ کسی نبی نے بھی جہا بالسیف اس وقت تک شروع نہیں کیا جب تک انہوں نے اپنی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں نہیں لایا جب کہ ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود نہیں ہے۔

پہلے انبیاء اوران کی امتوں کے مکمل حالات ہمیں معلوم نہیں۔ان کے متعلق کسی بات کا دعوی کرنا دلیل ہے اور اگر معلوم ہوں بھی تو ہم محمد ﷺ کی امت ہیں کسی اور پیغمبر کی نہیں۔ ہمارے لئے آپ کا اسـ ہی کافی ہے۔اس لئے میں اسی کو سامنے رکھ کر بات کروں گا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے مکمل احکام تقریبا تیئس برس میں اترے۔ جتنے احکا اترتے مسلمان ان پر عمل کرتے۔ان میں سے کچھ احکام مکہ مکرمہ میں اترے اور کچھ مدینہ میں۔مگر دین مکمـ ہونے کے بعد اب تمام احکام پر قیامت تک کے لئے عمل لازم ہے۔اس میں وہ استثناء تو ہوسکتا ہے جوا تعالی نے خود فرمایا ہے کہ:

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾[البقرة:٢٨٦]

''اللہ تعالی کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔''

اور اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾[التغابن:١٦]

''اللہ تعالی سے ڈرو جتنی تم میں طاقت ہے۔''

مگر یہ استثناء نہیں ہوسکتا کہ فلاں فلاں چیزیں چونکہ اسلامی ریاست وجود میں آنے کے بعد فر ہوئیں اس لئے وہ اس وقت فرض نہیں۔ اگر آپ کا فلسفہ عمل میں لایا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ از

اقامت اور نماز باجماعت اس وقت تک فرض نہیں ہوئی جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آئی۔

اموال میں ڈھائی فیصد زکوۃ، مواشی میں ایک خاص نصاب کے مطابق صدقہ اور زمین کی آمدنی سے عشر اس وقت تک فرض نہیں جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آئی۔

رمضان کے روزے اس وقت تک فرض نہیں ہوئے جب تک اسلامی ریاست کے قیام کو ڈیڑھ سال نہیں گزرتا۔ شراب اس وقت تک حرام نہیں ہوئی جب تک اسلامی ریاست کے قیام کے بعد چھٹا یا آٹھواں سال شروع نہیں ہوا۔[فتح الباری' کتاب الأشربه]

متعہ کی حرمت کا واضح اعلان آپ نے خیبر کے موقع پر اس وقت کیا جب اسلامی ریاست کے قیام کو چھ برس گزر چکے تھے۔ اسی طرح گھریلو گدھے کی حرمت کا اعلان بھی اسی وقت ہوا۔[بخاری ومسلم]

سود کی حرمت کی آیات اس وقت تک نہیں اتریں جب تک اسلامی ریاست قائم ہونے کے بعد اسلام کے دوسرے تمام احکام مکمل نہیں ہوئے۔ یہ تقریبا دس ہجری کی بات ہے۔ صحیح بخاری میں ابن عباس فرماتے ہیں :

((آخِرُ ما أُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی آيَةُ الرِّبَا))[بحواله تفسير ابن كثير]

''رسول اللہ ﷺ پر سب سے آخر میں جو آیت اتری سود کی آیت تھی۔''

آپ کے کہنے کے مطابق ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود نہیں تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آتی اس وقت تک اذان اقامت اور باجماعت نماز فرض نہیں۔

⌘ اسلامی ریاست کے قیام تک اس نصاب کے مطابق زکوۃ بھی فرض نہیں ہے۔

⌘ رمضان کے روزے بھی اسلامی ریاست قائم ہونے تک فرض نہیں۔

⌘ اسلامی ریاست کے قیام تک شراب بھی حلال ہے اور اس پر کوئی حد نہیں۔

⌘ متعہ سے لطف اندوز ہونے کی گنجائش بھی اسلامی ریاست کے قیام تک موجود ہے اور اس وقت تک گدھوں کا گوشت بھی کھایا جا سکتا ہے۔

⌘ اور جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آتی سود کا لین دین بھی جائز ہے۔

****

اور آپ کے فلسفے کو اگر مزید آگے بڑھایا جائے تو اسلامی ریاست کے قیام کے بعد بھی کم از کم چھ سال تک شراب حلال رہے گی۔ اتنی ہی مدت تک متعہ کی گنجائش باقی رہے گی۔ گدھے کا گوشت حلال رہے گا اور تقریباً دس سال تک سود جائز رہے گا۔ زنا، چوری، بہتان وغیرہ کی حدیں بھی اسلامی ریاست کے قیام کے اتنے سال بعد شروع ہوں گی جتنے سال رسول اللہ ﷺ کے اسلامی ریاست قائم کرنے کے بعد شروع ہوئیں۔

تقریباً یہی بات وہ حضرات کہتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ جب تک معاشرے کی اخلاقی حالت درست نہ ہو زنا کی حد لگانا ظلم ہے، جب تک معاشرے میں غربت اور معاشی ناہمواری ختم نہ ہو چور کا ہاتھ کاٹنا زیادتی ہے۔

نہیں میرے بھائی! یہ فلسفہ درست نہیں۔ کوئی چیز اسلامی ریاست قائم ہونے سے پہلے فرض ہوئی یا بعد...... میں اب وہ قیامت تک کے لئے فرض ہے اور جونہی اس فرض کو ادا کرنے کی استطاعت ہو فوراً اسے ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح کوئی چیز اسلامی ریاست قائم ہونے سے پہلے حرام ہوئی یا بعد میں، اب قیامت تک کے لئے حرام ہے۔

جہاد کا بھی یہی معاملہ ہے پہلے اس کی اجازت ہی نہ تھی حکم تھا کہ ہاتھ روک کر رکھو مدینہ جا کر پہلے لڑنے کی اجازت ہوئی پھر لڑنا فرض کر دیا گیا۔ اب یہ قیامت تک جاری رہے گا۔

اس فریضہ سے جان چھڑانے والے کئی عذر پیش کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں اسلامی ریاست کے قیام تک جہاد بالسیف جائز نہیں۔

⌘ کبھی کہتے ہیں خلیفہ کے بغیر جہاد جائز نہیں۔

⌘ کبھی کہتے ہیں تعداد کم ہو تو جہاد جائز نہیں۔

⌘ لیکن ان میں سے کوئی عذر درست نہیں۔

جہاد فرض ہو جانے کے بعد قیامت تک جاری ہے:

((عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا

الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ))

[رواه مسلم، مشکاة کتاب الجهاد]

''جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا مسلمانوں کی ایک جماعت اس پر لڑتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔''

عربی لغت کی معتبر کتاب القاموس میں لکھا ہے:

''وَالْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ وَالْخَيْلِ وَالطَّيْرِ مَا بَيْنَ الْعَشَرَةِ إِلَى الْأَرْبَعِيْنَ كَالْعِصَابَةِ))

''یعنی عصبہ آدمیوں، گھوڑوں یا پرندوں کی وہ جماعت ہے جو دس سے چالیس تک ہو عصابہ کا بھی یہی معنی ہے۔''

کوئی اسلامی ریاست موجود ہو یا موجود نہ ہو ہر حال میں جہاد جاری رہے گا۔

جہاد کے لئے مسلمانوں کی بہت بڑی فوج موجود ہو یا دس بیس کا چھوٹا سا گروہ، یہ فریضہ دونوں صورتوں میں جاری رہے گا۔ اگر جہاد کے لئے اسلامی ریاست کا وجود ضروری قرار دیا جائے یا خلیفہ کا ہونا ضروری ہو تو اس وقت دنیا میں خلیفہ موجود نہیں اور آپ کے کہنے کے مطابق ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود بھی نہیں...... تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ آپ کے مطابق اس وقت جہاد ہو ہی نہیں سکتا۔ فرمائیے اب رسول اللہ ﷺ کی اس پیش گوئی کو سچا سمجھا جائے یا کچھ اور۔ اسلامی ریاست اور خلیفہ کا وجود تو دور کی بات ہے اگر کوئی بھی ساتھ نہ دے تو اکیلا ہی لڑ سکتا ہے۔ اللہ نے فرمایا:

﴿ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[النساء: ٨٤]

''پس لڑائی کر اللہ کی راہ میں نہیں تکلیف دی جاتی تجھے مگر تیری جان کی اور مومنوں کو رغبت دلا۔''

6 ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے کفار مکہ سے دس سال کے لئے صلح کر لی۔ صلح کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ مکہ کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جائے گا تو آپ اسے واپس کر دیں گے۔ صلح کی شرائط طے کر کے آپ مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ قریش مکہ کا ایک آدمی ابوبصیر

****

جو مسلمان ہو چکا تھا آپ کے پاس مدینہ میں آیا۔ مکہ والوں نے اسے واپس لانے کے لئے دو آدمی بھیجے، آپ نے اسے ان کے حوالے کر دیا ، وہ دونوں اسے ساتھ لے کر مدینہ چل پڑے ، ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اترے اور کھجوریں کھانے لگے۔ ابوبصیر نے ان میں سے ایک سے کہا: ''اے فلاں اللہ کی قسم! مجھے تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ ذرا دینا میں دیکھوں تو سہی۔'' اس نے پکڑا دی۔ ابوبصیر نے اس پر کاری وار کیا۔ یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ دوسرا بھاگا یہاں تک کہ مدینہ آ گیا، دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے کوئی خوف دیکھا ہے۔'' اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل ہونے والا ہوں۔'' اتنے میں ابوبصیر بھی آپ کے پاس آ پہنچا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ماں کے لئے ویل ہو اگر اس کے ساتھ کوئی ہو تو یہ لڑائی بھڑکا دینے والا ہے۔'' جب اس نے یہ بات سنی تو سمجھ گیا کہ آپ اسے ان کی طرف دوبارہ واپس کر دیں گے۔ وہ وہاں سے نکلا اور سمندر کے کنارے پر آ گیا (ادھر مکہ سے) ابوجندل بن سہیل جان چھڑا کر نکلا اور ابوبصیر سے آ ملا۔ اب قریش میں سے جو بھی مسلمان ہوتا ابوبصیر سے جا ملتا یہاں تک کہ ان کی ایک جماعت (عصابہ) اکٹھی ہو گئی۔ اللہ کی قسم! قریش کے جس قافلے کے متعلق وہ سنتے کہ وہ شام کے لئے نکلا ہے اس کی راہ پر جا پڑتے، انہیں قتل کر دیتے اور ان کے مال چھین لیتے۔ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالی اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر پیغام بھیجا کہ آپ ان کی طرف پیغام بھیجیں کہ جو آپ کے پاس آ جائے اسے امن ہے۔ چنانچہ آپ نے ان کی طرف پیغام بھیج دیا۔[صحیح بخاری بحوالہ مشکوۃ' کتاب السلح]

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ

1۔ ابوبصیر نے اکیلے ہی کفار سے لڑائی کا آغاز کر دیا کسی ساتھی کا انتظار نہیں کیا بعد میں چند ساتھیوں کے ساتھ گوریلا کارروائیاں جاری رکھیں اور اس کا یہ عمل اللہ کے حکم کے مطابق:

﴿ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[النساء: ٨٤]

اس کی پہلی کارروائی کفار سے اپنی جان بچانے کے لئے یعنی دفاعی تھی، بعد میں اس نے کفار پر حملے بھی کئے یعنی ہجومی جنگ بھی کی۔

****

2۔ ابوبصیر کی یہ کارروائیاں کسی خلیفہ کی زیر امارت نہ تھیں چونکہ رسول اللہ ﷺ تو اسے واپس کرنے کا عہد کر چکے تھے اور آپ نے واپس کر بھی دیا تھا۔ پہلی کارروائی میں اپنا امیر وہ خود تھا اور بعد کی کارروائیوں میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا امیر تھا۔

3۔ اپنی کارروائیوں کیلئے اس نے کسی اسلامی ریاست کو اپنا ٹھکانہ نہیں بنایا۔ پہلی اسلامی ریاست صلح کی وجہ سے اس کی مدد سے انکار کر چکی تھیں اور اس کی اپنی اسلامی ریاست ابھی وجود میں نہیں آئی تھی۔ مگر وہ اس کے باوجود لڑتا رہا یہاں تک کہ اپنی جان کفار سے بچانے میں ہی کامیاب نہیں ہوا بلکہ دوسرے مظلوم مسلمانوں کی جائے پناہ بھی بنا اور کفار کو اس قدر ذلیل کیا کہ وہ خود ہی اپنی ظالمانہ شرط سے دستبردار ہو گئے۔

4۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوبصیر رضی اللہ عنہ کی کسی کارروائی کی مذمت نہیں کی بلکہ خاموش رہ کر اس کی تائید فرمائی۔ افسوس کہ پچھلے دنوں ایک فلسفی بزرگ نے ابوبصیر کے اتنے عظیم عمل کو مشاغبہ (شوروغل) قرار دے کر اسے بے وقعت کرنے کی کوشش کی۔

خلاصہ :

یہ کہ ابوبصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ کفار سے لڑائی کے لئے کوئی بھی شرط نہیں خصوصاً جب وہ ان سے اپنی جان بچانے کے لئے ہو۔ نہ تعداد کی شرط ہے نہ اسلامی ریاست کی اور نہ خلیفہ کے موجودگی، اگر امیر موجود نہ ہو تو دفاع کے وقت ہر شخص اپنا امیر خود ہوتا ہے اور جو شخص یا گروہ شرطیں پوری ہونے کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ وہ اپنی آزادی، عزت اور جان و مال سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

اسلامی ریاست اور خلیفہ جہاد سے وجود میں آتے ہیں

محرم 656ھ میں تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور خلیفۃ المسلمین معتصم باللہ کو قتل کر دیا۔ رجب 659ھ تک ساڑھے تین سال مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہیں تھا۔ اگر وہ اس دوران

****

تاتاریوں سے جہاد ترک کر دیتے تو دنیا سے مسلمانوں کا نام ونشان تک مٹ جاتا مگر انہوں نے جیسے بھی ہوسکتا الگ الگ ٹکڑیوں میں بھی ان کا مقابلہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ انہیں پے در پے شکستیں دے کر اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت میں کامیاب ہوگئے اور دوبارہ مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: تاتاریوں سے لڑنے والے رسول اللہ کی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا جو ان کی مخالفت کرے اور جو ان کی مدد چھوڑ دے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔[مجموعه فتاوی شیخ الاِسلام ابن تیمیه: ص٤١٦، ٥٣١ ج:٢٨]

حقیقت یہ ہے کہ جب خلیفہ کا وجود نہ ہو اور اللہ نہ کرے اسلامی ریاستیں بھی سرے سے ختم ہوجائیں تو بجائے اس کے کہ جہاد ختم سمجھا جائے جہاد ہی وہ بابرکت چیز ہے جس سے دوبارہ خلیفہ اور اسلامی ریاست کے قیام کی امید کی جاسکتی ہے۔

اس وقت جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟

میں نے اس مضمون کے شروع میں قرآن مجید سے آٹھ اسباب بیان کئے ہیں جن کی بناء پر اس وقت مسلمانوں پر جہاں فرض ہے۔ آپ کا سوال یہ تھا کہ کیا اس وقت جہاد فرض عین ہو چکا ہے؟ اگر ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

اس کے لئے ہمیں پہلے فرض عین اور فرض کفایہ کا مطلب سمجھنا ہوگا۔ ابن قدامہ فرماتے ہیں:

" فَرْضُ عَيْنٍ هُوَ الْفَرْضُ الَّذِیْ يَجِبُ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَفْعَلَهٗ بِنَفْسِهٖ كَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ"

''فرض عین وہ فرض ہے جو ہر مسلم کو خود کرنا واجب ہے مثلا صلاۃ وصوم۔''

" فَرْضُ كِفَايَةٍ اَلَّذِیْ اِذَا قَامَ بِهٖ مَنْ يَكْفِیْ سَقَطَ عَنْ سَائِرِ النَّاسِ وَ اِنْ لَّمْ يَقُمْ بِهٖ مَنْ يَكْفِیْ اَثِمَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَالْخِطَابُ فِیْ اِبْتِدَائِهٖ يَتَنَاوَلُ الْجَمِيْعَ كَفَرْضِ الْاَعْيَانِ ثُمَّ يَخْتَلِفَانِ فِیْ اَنَّ فَرْضَ الْكِفَايَةِ يَسْقُطُ بِفِعْلِ الْبَعْضِ وَ

****

فَرْضُ الْاَعْیَانِ لَا یَسْقُطُ عَنْ اَحَدٍ بِفِعْلِ غَیْرِہٖ "

[المغنی والشرح الکبیر لا بن قدامہ کتاب الجہاد]

"فرض کفایہ وہ ہے جسے اتنے لوگ ادا کر دیں جو کافی رہیں تو باقی تمام لوگوں سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر اتنے لوگ ادا نہ کریں جو کافی ہوں تو تمام لوگ گناہگار ہوتے ہیں۔ اس کا حکم شروع میں تمام لوگوں کو ہوتا ہے جس طرح فرض عین کا حکم تمام لوگوں کو ہوتا ہے بعد میں دونوں کا۔ فرق یہ ہے کہ فرض کفایہ کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے باقی لوگوں سے ساقط ہو جاتا ہے اور فرض عین کسی ایک کے ادا کرنے سے دوسروں سے ساقط نہیں ہوتا۔"

فقہاء نے فرض کفایہ کی مثال نماز جنازہ بیان کی ہے۔ میت کا جنازہ اور کفن دفن تمام مسلمانوں پر فرض ہے اگر چند آدمی جو یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں ادا کر دیں تو باقی مسلمانوں سے فرض ساقط ہو جائے گا لیکن اگر کوئی بھی ادا نہ کرے یا اتنے لوگ جمع نہ ہوں جو یہ کام سرانجام دینے کیلئے کافی ہوں تو تمام مسلمان فرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے۔

یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ جہاد مسلمانوں پر فرض ہے اس کیلئے میں نے شروع میں قرآن مجید سے کئی آیات بیان کی ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہیں کہ ان آیات میں مذکورہ آٹھ مقاصد حاصل ہونے تک کفار سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کفار سے جہاد نماز، روزہ کی طرح فرض عین ہے کہ ہر ایک مسلمان کو اپنا اپنا فرض ادا کرنا ہوگا یا فرض کفایہ ہے کہ کچھ مسلمان یہ فریضہ ادا کر دیں تو باقی کی طرف سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ جہاد فرض عین ہے اور اس کی دلیل وہ تمام آیات ہیں جو اوپر گزر چکی ہیں۔ چنانچہ تفسیر قرطبی میں ہے:

" وَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اِنَّ الْجِهَادَ فَرْضُ عَیْنٍ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ عَیْنِهٖ اَبَدًا حَکَاهُ الْمَاوَرْدِیُّ "

[الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۳۸/۳ اور دیکھئے تفسیر طبری: ۲۰۱/۲]

"ماوردی نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا جہاد ہر مسلم کی ذات پر ہمیشہ فرض عین ہے۔"

****

اور اکثر اہل علم فرماتے ہیں کہ جہاد فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگ یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں تو دوسروں سے یہ فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔اس قول کے لئے چند مضبوط دلائل ہیں۔

1۔اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ○﴾[التوبة:۱۲۲]

''اورنہیں ہیں مومن کہ سب کے سب نکل پڑیں۔تو ایسا کیوں نہیں ہوا کہ ہر جماعت میں سے ایک گروہ نکل جاتا تاکہ وہ (میدان جہاد میں) دین کی سمجھ حاصل کرتے اور جب وہ واپس آتے تو اپنی قوم کو ڈراتے تاکہ وہ بچ جاتے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے لئے نکلنا تمام مسلمانوں پر فرض نہیں اگر ایک گروہ نکل پڑے تو سب مسلمانوں کا فرض ادا ہو جائے گا۔

2۔اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ○﴾

[النساء:۹۵]

''گھروں میں بیٹھ رہنے والے مومن جنہیں کوئی عذر لاحق نہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ لڑنے والے ہیں۔دونوں برابر نہیں ہیں۔اللہ تعالی نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر درجے میں فضیلت بخشی ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم کی فضیلت بخشی ہے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو مومن لڑائی کے لئے نہیں نکلتے ان سے بھی بھلائی کا وعدہ ہے اگرچہ

ان کا درجہ کم ہے اگر جہاد فرض عین ہوتا تو بیٹھ رہنے والوں کے لئے بھلائی کا وعدہ کیسے ہوسکتا ہے؟

3۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ صَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْهُ تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ))

[رواہ البخاری۔ مشکاۃ کتاب الجہاد]

''ابو ہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اسی سرزمین میں بیٹھا رہے جس میں پیدا ہوا ہے۔ لوگوں نے کہا:'' تو کیا ہم دوسرے لوگوں کو یہ خوشخبری نہ دیں۔'' آپ نے فرمایا: ''یقیناً جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کیا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے تو جب تم اللہ تعالی سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت کا سب سے افضل اور سب سے بلند حصہ ہے اور اس سے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان جہاد کیلئے نہ نکلے اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے اور دوسرے فرض ادا کرتا رہے تو جنتی ہے۔ اگر جہاد فرض عین ہوتا تو یہ بشارت کیوں ہوتی؟

اگر دونوں اقوال کے دلائل پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں اور ان میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ دونوں کا محل الگ الگ ہے۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ کفار سے جہاد وقتال ایک وسیع عمل ہے جب تک نظام امارت کے تحت قوم کے تمام طبقات اس میں شامل نہ ہوں یہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا اگر چہ اس میں سب سے نمایاں وہ مجاہدین ہوتے ہیں جو میدان جنگ میں دشمن سے برسرپیکار ہوتے ہیں اور یقیناً ان کا مرتبہ بھی دوسرے لوگوں سے

بہت زیادہ ہے۔ مگر یہ سمجھ لینا کہ دشمن سے صرف یہی لڑ رہے ہیں اور دوسرے لوگوں کا اس لڑائی میں کوئی حصہ نہیں، درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دشمن کے سامنے صف آراء مجاہدین کے لئے اسلحہ تیار کرنا، انہیں اسلحہ پہنچانا انہیں خوراک اور دوسری ضروریات بہم پہنچانا ان کے گھروں کی حفاظت اور کفالت کرنا سب لڑائی کے عمل کا حصہ ہیں۔ اسی طرح دشمن سے مقابلے کی نیت رکھنا اس مقصد کیلئے ہر وقت تیار رہنا دوسرے کو جہاد پر آمادہ کرنا اسلحہ کی تربیت حاصل کرنا اور لوگوں کو اسلحہ کی تربیت دینا جہاد و قتال کی عمارت کے بنیادی پتھر ہیں۔ اس سلسلے میں چند احادیث زیر نظر رہنی چاہئیں۔

❶ ((عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَ مَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا))

[متفق علیہ۔ مشکاۃ کتاب الجہاد]

’’زید بن خالد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں کسی لڑنے والے کو ساز و سامان کے ساتھ تیار کیا تو اس نے بھی لڑائی کی اور جو کسی لڑنے والے کے گھر والوں میں اس کا نائب بنا یعنی اس کا خیال رکھا تو اس نے بھی لڑائی کی۔‘‘

❷ ((عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا))[رواہ مسلم]

’’ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ہذیل کے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکلے اور اجر دونوں کے درمیان ہوگا۔‘‘

❸ ((عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ))[رواہ ابو داؤد والنسائی والدارمی]

’’انس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ’’مشرکین سے اپنے مالوں کے ساتھ اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔‘‘

❹ ((عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ))[رواہ مسلم مشکاۃ]

****

'' سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالی سے شہادت کا سوال کرے اللہ تعالی اسے شہادت کے مرتبہ پر پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔''

5 ((وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ وَإِذَااسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا))

''ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا:'' فتح کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم سے نکلنے کے لئے کہا جائے تو نکلو۔''

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کی راہ میں کسی لڑنے والے کو تیار کرنے والا بھی لڑنے میں شریک ہے۔ اسکے اہل وعیال کی حفاظت وخبر گیری رکھنے والا بھی لڑ رہا ہے۔ دو بھائیوں میں ایک کو بھیج کر اس کے کام سنبھالنے والا دوسرا ساتھی بھی اس کے ساتھ شریک ہے۔

مشرکین سے لڑائی مال جان اور زبان تینوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ لڑائی اور شہادت کی سچی نیت سے بھی آدمی لڑائی میں شرکت اور شہادت کی سعادت حاصل کرسکتا ہے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاد سے مراد اگر نفیر یعنی دشمن کے مقابلے کے لئے نکلنا ہو تو یہ اس وقت فرض عین ہے جب امیر نکلنے کا حکم دے دے۔ ایسی صورت میں صرف وہ شخص رہ سکتا ہے جسے خود امیر پیچھے رہنے کا حکم دے اور وہ بھی جہاد میں شریک سمجھا جائے گا اس کے علاوہ ہر صاحب استطاعت کو نکلنا ہوگا جیسا کہ غزوہ تبوک کے موقع پر سب کو نکلنے کا حکم دیا تھا مگر خود ہی چند افراد کو مدینہ کے انتظام کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ جو مومن سستی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے ان پر اللہ تعالی نے سخت گرفت فرمائی تھی۔ اگر امیر تمام لوگوں کو یا کسی خاص آدمی کو نکلنے کا حکم نہ دے تو یہ فرض کفایہ ہے۔ کیونکہ عام حالات میں ہر ایک مسلمان تو جا ہی نہیں سکتا اور نہ ہی لڑائی کی حکمت ہر مسلمان کے نکلنے کا تقاضا کرتی ہے آخر مسلمانوں کے شہروں اور ان کے گھروں کی حفاظت کے انتظام کے بغیر دشمن سے لڑائی کس طرح جاری رکھی جا سکتی ہے۔ اگر اتنے لوگ میدان میں موجود ہیں جو دشمن کے لئے کافی ہیں تو دوسرے لوگوں پر میدان میں نکلنا ضروری نہیں ہاں اس کے باوجود کوئی میدان میں نکلے تو ان سو درجوں کا حق دار ہوگا جو اللہ تعالی نے لڑائی

کے لئے نکلنے والوں کے لئے رکھے ہیں۔

﴿ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ ﴾ اور ﴿ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنفِرُوْا كَافَّةً ﴾ سے یہی مراد ہے اس طرح اپنی جائے پیدائش میں بیٹھ رہنے والی حدیث سے بھی یہی مراد ہے۔

لیکن اگر جہاد سے مراد ہو لڑائی کی نیت رکھنا، اس کی تربیت حاصل کرنا، جس قدر ہو سکے اسلحہ اور سازوسامان تیار رکھنا، مجاہدین کو لڑائی کے لئے تیار کرنا، ان کے گھروں اور اہل وعیال کی حفاظت اور خبر گیری رکھنا۔ غرض کسی نہ کسی طرح لڑائی میں شرکت کرنا تو یہ جہاد ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور اس سے گریز نفاق ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی یہی معاملہ ہے۔ ابوسعید خدری راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَ إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَ ذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ)) [رواہ مسلم' مشکاۃ باب الامر بالمعروف]

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اسے ہاتھ سے بدل دے اور یہ طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان کے ساتھ اور اگر یہ طاقت بھی نہ ہو تو دل کے ساتھ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

علمائے کرام نے نہی عن المنکر کو فرض کفایہ قرار دیا ہے کہ اگر کچھ لوگ کسی برائی سے روک دیں تو سب کا فرض ادا ہو گیا مگر ایک دوسرے کو برائی سے روکنے کی تلقین کرتے رہنا اور کم از کم دل میں روکنے کی نیت رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ اگر یہ بھی نہ ہو تو ایمان کی رتی بھی نہیں رہتی۔ اس طرح کفار سے جہاد میں کسی نہ کسی صورت میں شرکت ہر مسلمان پر فرض ہے اور اگر کوئی شخص کفار سے لڑنے کی نیت اور ارادہ بھی نہیں رکھتا تو اس کا ایمان منافقت سے خالی نہیں۔

((عَنْ أَبِىْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِىْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) [رواہ ابو داؤد]

''ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا'' جس شخص نے جنگ نہیں کی نہ کسی لڑنے والے کی تیاری کروائی اور نہ کسی جنگ کرنے والے کے گھر میں اس کا اچھائی کے ساتھ نائب بنا (یعنی اچھی طرح سے ان کا خیال رکھا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سے پہلے پہلے اسے کوئی نہ کوئی

زبردست مصیبت پہنچائے گا۔''

((وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَ لَمْ یَغْزُ وَ لَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ))[رواہ مسلم]

''ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''جو شخص اس حال میں فوت ہو گیا کہ نہ اس نے جنگ کی اور نہ ہی اپنے دل سے جنگ کی بات کی تو یہ شخص منافقت کی ایک شاخ پر فوت ہوا۔''

جنگ کا ارادہ رکھنے کی علامت:

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ کفار سے جنگ میں کسی نہ کسی صورت شرکت کرنا کم از کم جنگ کا ارادہ اور نیت رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اس ارادے کی ظاہری علامت بھی اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرما دی ہے۔

سورہ توبہ میں منافقین کے متعلق فرمایا:

﴿ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً ﴾

''اگر ان کا ارادہ جنگ کے لئے نکلنے کا ہوتا تو اس کی تیاری ضرور کرتے۔''

معلوم ہوا کہ جو شخص کفار سے لڑائی کے لئے کوئی تیاری بھی نہیں کرتا نہ اپنا بدن تیار کرتا ہے نہ اسلحہ چلانا سیکھتا ہے، نہ اسلحہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، نہ سواری سیکھتا ہے ، نہ ہی جنگ میں کام آنے والا کوئی کام سیکھتا ہے، نہ جنگ میں کام آنے والا سامان مہیا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اللہ کا نافرمان ہے اور نفاق میں پھنسا ہوا ہے۔

فرض کفایہ بھی جب تک ادا نہ ہو رہا ہو فرض عین ہوتا ہے:

بعض بھائی یہ کہہ کر دوسروں کو اور اپنے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جہاد کے لئے نکلنا فرض عین نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے تو کیا ضروری ہے کہ ہم لڑنے کے لئے نکلیں۔ اسی بات کو بہانہ بنا کر

اُمت مسلمہ نے ہر جگہ کفار کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے باوجود کفار سے لڑائی چھوڑ رکھی ہے إلّا ماشاء اللہ حالانکہ فرض کفایہ بھی جب تک اتنے افراد ادا نہ کررہے ہوں جو وہ فرض ادا کرنے لئے کافی ہوں تمام استطاعت رکھنے والے افراد پر فرض ہوتا ہے۔

مثلاً کسی شہر میں اگر چند ڈاکٹر موجود ہیں تو مریضوں، زخمیوں کا علاج ان سب پر فرض ہے اگر ان میں سے کچھ ڈاکٹر یہ ذمہ داری ادا کررہے ہوں تو سب کا فرض ادا ہوگیا ورنہ سب گناہ گار ہوں گے۔

اگر کوئی شخص پانی میں غرق ہورہا ہو تو وہاں پر موجود تمام تیراکوں پر فرض ہے کہ اسے بچائیں، اگر ایک بھی اٹھ کر اسے بچالے تو سب کا فرض ادا ہوگیا ورنہ ان کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا کہ ڈوبتے ہوئے کو بچانا فرض کفایہ تھا۔ فرض عین نہ تھا۔ نہ ہی کسی کا یہ عذر سنا جائے گا کہ والد ماجد نے اسے بچانے سے منع کردیا تھا۔

امام شوکانی فرماتے ہیں:

" اَلْاَدِلَّةُ الْوَارِدَةُ فِیْ فَرْضِیَّةِ الْجِهَادِ کِتَابًا وَ سُنَّةً اَکْثَرُ مِنْ اَنْ تُکْتَبَ هٰهُنَا وَلٰکِنْ لَّا یَجِبُ اِلَّا عَلَی الْکِفَایَةِ فَاِذَا قَامَ بِهِ الْبَعْضُ سَقَطَ عَنِ الْبَاقِیْنَ وَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ بِهِ الْبَعْضُ هُوَ فَرْضُ عَیْنٍ عَلٰی کُلِّ مُکَلَّفٍ"

[السیل الجرار المتدفق علی حدائق الازھار للشوکانی ٤/٥٥]

''کتاب وسنت میں جہاد کی فرضیت کے متعلق جو دلائل آئے ہیں اتنے زیادہ ہیں کہ یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں لیکن وہ صرف علی الکفایۃ واجب ہے۔ جب بعض لوگ اسے ادا کررہے ہوں باقی لوگوں سے ساقط ہے اور جب تک بعض اسے ادا نہ کریں ہر مکلّف پر فرض عین ہے۔''

اب آپ وہ آٹھ مقصد دوبارہ پڑھیں جو میں نے شروع میں قرآن مجید سے تحریر کئے ہیں۔

- ⌘ کیا اتنے مسلمان ان مقاصد کے حصول کیلئے لڑائی میں مصروف ہیں؟ کیا سب مسلمانوں کا فریضہ ادا ہوگیا ہے۔؟
- ⌘ کیا مجاہدین کی ایک جماعت جو تمام دنیا سے فتنہ ختم کرنے کے لئے کافی ہو۔ اس کام میں مصروف ہے؟
- ⌘ کیا تمام دنیا میں اسلام کا ورلڈ آرڈر نافذ کرنے کیلئے کوئی ایسی جماعت جہاد میں مصروف ہے جو اس مقصد کے لئے کافی ہو۔؟

- ⌘ کیا تمام دنیا کے کفار سے بزور بازو جزیہ وصول کرنے کی جدوجہد کرنے والی کوئی جماعت موجود ہے جو اس مقصد کے لئے کافی ہو؟
- ⌘ کیا تمام دنیا کے کمزوروں اور مظلوموں کو ظلم سے بچانے والی کوئی جماعت موجود ہے جو اس مقصد کے لئے کافی ہو......؟
- ⌘ کیا دنیا کے مختلف ملکوں میں کئی سو سال سے مسلسل قتل ہونے والے لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کا بدلہ لینے والے اتنے مجاہدین مصروف جہاد ہیں جو ان سب کا بدلہ لے سکیں؟
- ⌘ کفار نے پچھلے کئی سو سال میں مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے جو معاہدے توڑے ہیں کیا ان سے ان معاہدوں کی خلاف ورزی کے متعلق پوچھنے والے اتنی تعداد میں موجود ہیں جو یہ فریضہ سر انجام دینے کیلئے کافی ہوں۔؟
- ⌘ کفار نے مسلمانوں کے جو علاقے چھینے ہیں انہیں واپس لینے کیلئے کیا اتنے مجاہد مصروف جہاد ہیں کہ واپس لے سکیں۔ اندلس، ہندوستان، روس، اور چین، ترکستان ، بیت المقدس وغیرہ دوبارہ حاصل کرنے والی جماعت کیا اس کام میں مصروف ہے؟
- ⌘ دنیا کے مختلف خطوں میں کفار مسلمانوں پر حملہ آور ہیں کیا اس کا دفاع اتنے لوگ کر رہے ہیں جو کافی ہوں؟

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ان تمام مسلمانوں کے گنہ گار ہونے میں کیا شبہ ہے جو اپنی استطاعت کے مطابق کفار سے لڑائی میں حصہ نہیں لے رہے۔ ہم سب کو اپنی غفلت کا تدارک کرنا چاہئے اور فرض عین اور فرض کفایہ کی بحث کو جہاد سے فرار کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے۔

ہم پاکستان میں کیوں جہاد نہیں کرتے؟

جہاد کے متعلق آپ کا ایک سوال یہ ہے کہ اگر بالفرض جہاد کرنا ضروری ہے تو پھر جو ظلم و بربریت کا بازار کشمیر میں گرم ہے اور دیگر ممالک میں وہ تو پاکستان میں بھی ہے۔ اس میں ہم جہاد کیوں نہیں کرتے اس کی کیا وجہ ہے؟ دلائل سے ثابت کریں۔

****

مجھے افسوس ہے کہ آپ کو ہندوستان اور پاکستان میں ہونے والے ظلم میں فرق نظر نہیں آتا؟

پاکستان کی بنیاد لا الہ الا اللہ پر رکھی گئی جب کہ ہندوستان کے جھنڈے پر ویر چکر کا نشان موجود ہے جو ہندو مذہب کی نشاندہی کرتا ہے۔

ہم پاکستان کے حکمرانوں سے مطالبہ کر سکتے ہیں کہ اپنے وعدے اور قول وقرار کے مطابق اسلام کا نفاذ کرو۔ وہ اسلام کا صاف لفظوں میں انکار نہیں کرتے۔ ہاں اسلام پر عمل کے بارے میں نفاق سے کام لیتے ہیں جبکہ ہند کے حکمران کھلم کھلا کافر ہیں۔ کیا کلمہ گو منافق اور کافر کا فرق بھی آپ کو معلوم نہیں؟ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں منافقین کی حد سے بڑھی ہوئی گستاخی پر جب بعض صحابہ نے انہیں قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ نے فرمایا رہنے دو لوگ کہیں گے محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ کیا آپ کی خواہش ہے کہ ہم کفار سے لڑنا چھوڑ کر اپنے کلمہ گو بھائیوں سے لڑنا شروع کر دیں؟

پاکستان میں اس وقت ایک آدھ جگہ اگر فساد ہو رہا ہے تو یہ مسلمانوں کی آپس میں لڑائی ہے اور حصول اقتدار کی جنگ ہے۔ کفر واسلام کی لڑائی نہیں اور انہیں بھڑکانے والا بھی اصل میں ہندوستان ہے جب کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو اسلام کی پاداش میں قتل کیا جاتا ہے۔ ان کی املاک لوٹی جاتی ہیں اور ان کی عزت پامال کی جاتی ہے۔ کیا مسلمان ہونے کے جرم میں ہونے والے ظلم اور عام ظلم میں جو فرق ہے آپ کو نظر نہیں آتا؟

آپ کو معلوم نہیں کہ بال ٹھاکرے نے صاف لفظوں میں کہا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سامنے صرف تین راستے ہیں، چوتھا کوئی راستہ نہیں...... وہ برصغیر چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں...... یا ہندو بن جائیں...... یا قتل ہونے کیلئے تیار رہیں...... کیا پاکستان میں بھی مسلمانوں کے سامنے یہی تین راستے ہیں؟ ہندوستان میں اسلام کی علامت کے طور پر نمایاں بابری مسجد علی الاعلان ڈھا دی گئی اور اس موقعہ پر اس کے علاوہ سینکڑوں مسجدیں مسمار کر دی گئیں۔ کیا پاکستان میں بھی مسجدیں اس لئے گرائی جاتی ہیں کہ یہاں ہندوؤں کے مندر ہونے چاہئیں؟ ہندوستان میں مسلمان گائے ذبح کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا کیونکہ گائے ہندوؤں کا خدا ہے۔ کیا پاکستان میں بھی یہی حالت ہے؟

ہندوستان میں اذان کی آواز بلند ہونے پر ہندو اور سکھ فساد برپا کر دیتے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر پر اذان

کہنے کی اجازت نہیں۔ کیا پاکستان میں بھی ہندو فوج یا کوئی اور فوج اسلام کے جرم میں ہم پر حملہ آور ہے؟ پھر کیا آپ کو اتنی موٹی بات سمجھ نہیں آتی کہ کفار کے پنجے میں گرفتار مسلمانوں کو چھڑانے کیلئے مسلمانوں کا آپس میں متحد ہونا ضروری ہے خواہ وہ کتنا ہی اختلاف رکھتے ہوں۔ کفار ان کی جان و مال اور عزت و آبرو پامال کرتے وقت یہ نہیں دیکھیں گے۔ یہ حنفی ہے یا اہلحدیث اور مسلم لیگ کا ہے یا پیپلز پارٹی کا۔ وہ اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک کوئی شخص ہندو نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ﴾

''یہودی اور عیسائی آپ سے اس وقت تک ہرگز خوش نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کی ملت کی پیروی نہ کریں۔''

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اگر ہم پاکستان میں مسلمانوں کی باہمی لڑائی اور ایک دوسرے پر ظلم ختم کرنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم کفار سے لڑنا شروع کر دیں۔ کیونکہ اگر ہم کفار سے نہیں لڑیں گے تو آپس میں لڑائی کبھی ختم نہیں ہوگی نہ آپس میں ظلم ختم ہوگا۔

امید ہے آپ کو پاکستان کے کلمہ گو لوگوں سے جہاد (جہاں ہم الحمد اللہ امن سے رہ رہے ہیں) اور ہندوستان کے ہندوؤں سے جہاد (جو اسلام کی پاداش میں مسلمانوں کو تہہ تیغ کر رہے ہیں جن کے 47ء اور 71ء کے ظلم و ستم اور قتل و غارت کے بدلے کا قرض بھی ہم پر باقی ہے) میں فرق واضح ہو گیا ہوگا۔

میں جب کسی مسلمان بھائی سے سنتا ہوں کہ وہ جہاد کے لئے پاکستان اور ہندوستان کو برابر قرار دیتا ہے تو مجھے سخت افسوس ہوتا ہے اور اس کے دماغ میں ہندو کی پسندیدہ فکر اور اس کے منہ میں ہندو کی پسندیدہ زبان صاف نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو سمجھ عطا فرمائے۔

آپ کا آخری فقرہ یہ ہے کہ:

اگر ہم اپنی اسلامی عمارت کو بیرون سے جہاد کے ذریعے مضبوط بنالیں اور اندر سے کھوکھلی رہے تو اس کا کیا فائدہ؟ واضح کریں۔

****

میرے بھائیو!...... ہماری اسلامی عمارت کی اندرونی مضبوطی بھی دشمنوں سے جہاد کے ذریعے ہوگی۔ کفار سے جہاد کرتا ہی وہ ہے جس میں اسلامی حمیت ہو۔ آپ خود دیکھ لیں مسلمانوں کے حکمران چونکہ اسلامی حمیت سے خالی ہیں۔ اس لئے کفار سے نہیں لڑتے جو کفار سے ان کے کفر کی وجہ سے لڑے گا وہ مردِ مومن ہوگا اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ملک کو اندرون طور پر بھی مستحکم فرمائے گا۔ اس لئے کوشش کریں کہ کسی نہ کسی طرح کفار سے جہاد جاری رہے اور تمام مسلمان اس مقدس فریضہ میں شامل ہوجائیں۔

راہ جہاد سے فرار کے بہانے

محترم بھائیو! انسان جب کچھ کر نہیں سکتا یا کچھ کرتا نہیں تو اپنی کوتاہی کا اعتراف کرنے کی بجائے اس کا نفس اسے بہلاتا ہے ،فریب دیتا ہے کہ نہیں تم بھی کچھ ہو۔ جو لوگ جہاد کشمیر یا دنیا کے دیگر خطوں میں جاری جہاد کی فرضیت پر اعتراض کرتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ ان کی نیت ہی درست نہیں۔ یہ لوگ عملی جہاد سے جان چھڑانے کیلئے کہتے ہیں کہ ہم جہاد کے منکر نہیں ہیں، ہم بھی جہاد کے قائل ہیں...... اور پھر جب انہیں کوئی کہتا ہے: ''آپ جہاد کرتے کیوں نہیں؟''......تو کہتے ہیں: ''جہاد کے تو ہم بھی قائل ہیں، لیکن سبب یہ ہے، لیکن وجہ یہ ہے، لیکن رکاوٹ یہ ہے، لیکن اصل حقیقت یہ ہے، اصل بات تم نہیں سمجھتے وغیرہ وغیرہ۔''

میری اس بات کی دلیل کہ ان کی نیت خراب ہے قرآن میں موجود ہے......اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ ﴾[التوبة: ٤٦]

''اگر ان کا جہاد کے لئے نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اسکی تیاری ضرور کرتے۔''

مجھے بتاؤ کہ یہ جتنے فضیلت مآب ہیں، کیا یہ صرف کلاشنکوف ہی کھول کر اسے بند کرسکتے ہیں؟ کیا اگر ان کو اسلحہ مل جائے تو اپنے ہدف پہ نشانہ لگا سکتے ہیں؟ ثابت ہوا کہ سب باتیں ہی باتیں ہیں، نیت کا خلل ہے۔ اللہ کی بات سچی باقی سب کی بات جھوٹی ہے، اللہ نے جو فرمایا کہ اگر ان کا ارادہ ہوتا تو یہ کسی نہ کسی

معسکر میں بیٹھے ہوئے تیاری تو کر رہے ہوتے۔ چلو آگے نہ جاتے کہ کچھ بہانے موجود ہیں۔ جب تیاری ہی نہیں کرتے تو یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کی نیت خراب ہے۔

پہلا بہانہ ...... خلیفہ کے بغیر جہاد نہیں ہوسکتا

کہا جاتا ہے امیر کے بغیر یہ جہاد کیسے کرتے ہیں؟ جب خلیفہ ہی موجود نہیں جب تک خلافت نہ ہو تو کس طرح جہاد ہوسکتا ہے؟

اس کے جواب میں ایک موٹی بات سن لیں جو عام آدمی بھی یاد رکھ سکتا ہے۔ صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ سے حدیث مروی ہے، مشکوۃ کے کتاب الجہاد میں دیکھ سکتے ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا)) ''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔''

((يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ))

''مسلمانوں کی ایک جماعت اس پر لڑائی کرتی رہے گی۔''

یہاں جہاد کا لفظ نہیں بولا یقاتل (لڑائی کرتی رہے گی) کا لفظ بولا ہے۔

((حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) [رواہ مسلم مشکاۃ' کتاب الجہاد]

''یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔''

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ قیامت تک لڑائی جاری رہے گی اور اس جماعت کی لڑائی کی وجہ سے اللہ کا دین قائم رہے گا۔ خلافت تو تقریباً 1924ء میں ختم ہوگئی تھی۔ اب ہم اگر اپنے ان بھائیوں کی منطق مان لیں تو پھر ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر سیدھی طرح کفار کے بوٹ پالش کرنے شروع کردو۔ ان کی حکومت کے نیچے چین وآرام سے سو جاؤ۔ کسی قسم کا ہاتھ ہلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے پاس بنی بنائی دلیل موجود ہے کہ نہ خلیفہ ہوگا اور نہ آپ کو میدان میں جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ چین کی بانسری بجاتے رہو کہ اللہ تعالی کی طرف سے ہم پر لڑنا فرض ہی نہیں ہے۔

****

میرے بھائیو! یہ بات غلط ہے۔ بلکہ ایسے موقع پر خلافت قائم کرنے کے لئے لڑنا ہوگا۔اس کا تو دین اسلام ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:''ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی۔ جو ان سے دشمنی کرے گا، وہ بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا، جو ان کو چھوڑ کر چلا جائے گا، وہ بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔'' یہ نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی ہے۔

دوسرا بہانہ......مشرک کی مدد سے جہاد کرنا

ایک یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ آپ نبی اکرم ﷺ کا اسوہ تو دیکھیں۔ جنگ بدر میں ایک شخص آیا۔اس نے نبی اکرم ﷺ سے کہا آپ مجھے بھی (اپنے ساتھ جنگ میں) لے چلیں۔آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان ہو؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔تو اس کا جواب سننے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِرْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ))

''لوٹ جاؤ تم مشرک ہو اور میں مشرک کی مدد ہرگز نہ لوں گا۔''

میرے بھائیو!......اگر رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے حالات کو غور سے پڑھیں تو یہ بات سمجھ آتی ہے کہ مشرک سے مدد حاصل نہ کرنا، اس وقت ہے جس وقت آپ کو مشرک پہ اعتماد نہیں ہے۔ جو مشرک آپ کا حلیف نہیں ہے یا آپ کے پاس اتنی قوت موجود ہے کہ آپ کو مشرک کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت ٹھیک ہے آپ مشرک کی مدد حاصل نہ کریں۔لیکن اگر وہ مشرک آپ کا حلیف ہے۔اس کا اور آپ کا مقصد ایک ہے تو وہ آپ سے تعاون کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی تو ساری زندگی اس بات کی دلیل ہے کہ ہر موقع پر اللہ نے کفار میں سے آپ کے لئے مدد مہیا فرمائی۔

1۔ ابوطالب کو ہی دیکھئے کہ وہ کافر تھا۔اس نے کہا:

((وَاللّٰهِ لَنْ يَصِلُوا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ حَتّٰى اُوَسَّدَفِي التُّرَابِ دَفِيْنًا))

''اللہ کی قسم! جب تک مجھے زمین میں دفن نہ کرلیں، میں آپ تک کسی کو پہنچنے نہیں دوں گا۔''

کیا اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے کہا' چچا تُو تو کافر ہے۔ پیچھے ہٹ جا میں تیری مدد نہیں لوں گا؟

2۔ نبی کریم ﷺ کا کفار نے بائیکاٹ کردیا۔آپ ﷺ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے اس وقت

بنو ہاشم اور بنو مطلب نے نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دیا۔ کفار بھی نبی ﷺ کی حمایت میں اس گھاٹی میں محصور ہو گئے۔ کیا نبی ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ بھائی تمہاری مدد کی مجھے ضرورت نہیں؟ نکلو یہاں سے ((لَنْ أَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ)) میں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔'' ایسا قطعاً نہیں فرمایا۔

3۔ نبی اکرم ﷺ مکہ والوں سے مایوس ہو کر طائف والوں کی طرف گئے تا کہ کچھ حمایت حاصل ہو جائے یا مدد حاصل ہو جائے۔ حالانکہ طائف والے بھی مشرک تھے۔

4۔ جب وہاں سے مکہ کی طرف واپس تشریف لائے تو اب مکہ میں داخلے کی کوئی صورت نہ تھی۔ سبھی مکہ والے خون کے پیاسے ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھی زید نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ اب ہم مکے میں کیسے جائیں گے؟ فرمایا اللہ سبب بنائے گا۔ مطعم (مشرک) کی طرف پیغام بھیجا کہ تم مجھے اپنی پناہ میں لے کر مکے کے اندر لے جاؤ۔ اس کے کئی بیٹے تھے۔ وہ ان سب کو اپنے ساتھ لے کر آیا۔ نبی ﷺ کے ایک طرف اپنے بعض بیٹوں کی لائن بنادی اور دوسری طرف اپنے باقی بیٹوں کی لائن بنالی اور اعلان کرتا جاتا ہے، کہتا ہے ''لوگو...... یاد رکھو محمد ﷺ آج سے میری پناہ میں ہے، خبردار جوان کو کوئی نقصان پہنچائے۔'' ابوسفیان آیا کہنے لگا: ''تو کہیں اس کا تابع (مسلمان) تو نہیں ہو گیا؟'' مطعم کہنے لگا: ''نہیں مسلمان تو نہیں ہوا۔ صرف پناہ دی ہے۔'' کہنے لگا: ''پھر ٹھیک ہے۔ ہم تمہاری پناہ کی قدر کرتے ہیں۔ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

5۔ نبی اکرم ﷺ کی ہجرت ہوتی ہے تو مکہ سے مدینہ کا راستہ بتانے کے لئے نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی اجرت پر رکھ لیا۔ صحیح بخاری میں آتا ہے، مشرک تھا هادِیًا خریطًا بڑا ماہر تھا۔ اگر راستے میں جنگ ہو جاتی تو کیا خیال ہے جب وہ مشرک نبی ﷺ کے ساتھ مل کر دشمنوں سے لڑتا تو نبی اکرم ﷺ اس کو کہتے کہ نہیں چل تو نکل جا یہاں سے، تیری مدد کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ تو مشرک ہے۔

تیسرا بہانہ

جنگ بدر کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں سے مدد لی

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جنگ بدر سے پہلے کی بات ہے، جنگ بدر کے بعد ایسا نہیں ہوا۔ حالانکہ صلح

****

حدیبیہ کا جو واقعہ ہوا اس کے معاہدے میں موجود شرائط میں ایک شق یہ تھی کہ جو شخص چاہے مسلمانوں کا حلیف بن جائے اور جو شخص چاہے قریش کا حلیف بن جائے۔ چنانچہ بنوخزاعہ نبی ﷺ کے حلیف اور بنوبکر قریش کفار کے حلیف بن گئے اب بنوخزاعہ پر بنوبکر نے حملہ کردیا تو قریشیوں نے ان کا ساتھ دیا۔ نبی ﷺ نے ان پر بدلہ لینے کیلئے چڑھائی کردی۔

مسند احمد میں حدیث ہے کہ اس وقت بنوخزاعہ بھی نبی ﷺ کے ساتھ جنگ میں شامل تھے۔ بنوخزاعہ جو ابھی کفر پہ تھے، کوئی کوئی آدمی مسلمان ہوا تھا، باقی سب کافر ہی تھے، تبھی تو حلیف تھے۔ اگر مسلمان ہوتے تو پھر حلیف بننے کی کیا ضرورت تھی؟ تو نبی ﷺ کے ساتھ بنوخزاعہ بھی شامل تھے۔

مسند أحمد جلد:۱ صفحہ:۱۷۹ میں عبداللہ بن عامر کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو اعلان کیا کہ ہتھیار روک لو، کوئی ہتھیار استعمال نہ کرے۔ ہاں بنوخزاعہ کو اجازت ہے کہ بنوبکر کا آدمی جہاں ملتا ہے، اس کا سر اڑاتا چلا جائے، کیونکہ انہوں نے غداری اور عہد شکنی کی ہے۔ جب عصر کا وقت ہوا تو فرمایا بس بھئی اب بنوخزاعہ کے دل ٹھنڈے ہوچکے ہیں۔ اب بنوخزاعہ کو بھی اجازت نہیں کہ وہ بنوبکر پر کوئی حملہ کریں یا ان کو قتل کریں۔

غور فرمائیں کہ یہ واقعہ کس وقت کا ہے۔ جنگ بدر کا یا جنگ بدر کے بعد کا؟ صاف ظاہر ہے جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ ثابت ہوا اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ نے کفار سے مدد لی۔

چوتھا بہانہ ...... کشمیر کی بجائے پاکستان میں جہاد کیوں نہیں کیا جاتا؟

کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں آپ کیوں نہیں لڑتے؟ تم لوگ کشمیر میں لڑ رہے ہو۔ حکومت پاکستان تمہارا تعاون کر رہی ہے۔ یہ طاغوت ہے۔ یہ کفر کے پشتیبان ہیں۔ ملک کے اندر کفر و شرک پھیلا ہوا ہے۔ تم یہاں جہاد کیوں نہیں کرتے کشمیر میں جہاد زیادہ (اہم) ہے۔ کیا پاکستان میں جہاد (کی ضرورت) نہیں ہے؟ یہ بہت سے اعتراضات کا ایک ملغوبہ ہے۔ اسے بھی اچھی طرح سمجھیں۔

میرے بھائیو اس بات کو ذرا تفصیل سے سمجھئے۔ کافر کئی قسم کے ہیں۔ ایک وہ کافر ہے جس نے کلمہ ہی

نہیں پڑھا، ایک وہ کافر ہے جس نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اب ان دونوں کا فرق ہے جس نے کلمہ نہیں پڑھا، وہ ہم سے اس لئے لڑتا ہے کہ ہم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ کافر اسی بنا پر ہم سے لڑتا ہے۔ جو کلمہ پڑھنے والا ہے، وہ اس وجہ سے کبھی بھی ہم سے نہیں لڑے گا کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ وہ تو کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ہمارا بھائی بن گیا، ہمارے دین میں داخل ہو گیا ہے اب اگر وہ گمراہ ہے، ہم اس کو سمجھائیں گے، دعوت دیں گے، جب تک وہ ہم پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا، ہم اس پر ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔ ہم اس کو گمراہ سمجھیں گے، غلط سمجھیں گے، اس کو یہ بھی کہیں گے کہ یہ کفر کا، شرک کا مرتکب ہوا ہے۔ لیکن ہم اس سے جنگ نہیں کریں گے۔ کیونکہ اگر ہم کلمہ پڑھنے والوں سے جنگ کریں گے تو کلمے کا انکار کرنے والے سے ہم جنگ نہیں کر سکتے۔

صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے نبی ﷺ مال تقسیم کر رہے ہیں۔ ایک شخص آتا ہے کہتا ہے کہ ((اِعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ ﷺ)) اے محمد ﷺ انصاف کر۔ فتح الباری میں اور کئی روایتیں اکٹھی کر کے ایسے کئی نامناسب الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ مثلاً اس نے کہا ''اے محمد ﷺ اللہ کی قسم تو نے انصاف کیا ہی نہیں'' کیا یہ شخص مسلمان ہے؟ لیکن کلمہ گو ہے۔ بعض نے کہا یا رسول اللہ اجازت دیجئے، اس کی گردن اڑا دیں۔ فرمایا چھوڑ دو۔ لوگ کہیں گے۔ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ اپنے ساتھیوں کو اگر ہم قتل کرنے لگیں تو اپنے دشمنوں کو کیسے قتل کریں گے؟۔

کئی لوگ اس پر الجھتے ہیں کہ تمہارے نزدیک پھر ہر شخص ہی مسلمان ہے خواہ قبر پرست ہو خواہ صحابہ سے عداوت رکھتا ہو، تم سب کو ٹھیک سمجھتے ہو۔ بھئی ہم کب ٹھیک سمجھتے ہیں ہم کہتے ہیں نبی ﷺ کے پیاروں سے دشمنی رکھنا کفر ہے۔ اللہ کے ساتھ غیروں کو بھی حاجت روا سمجھنا شرک کا عقیدہ ہے۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں سیدھی صاف بات ہے۔ لیکن وہ کلمہ گو ہیں، کلمہ پڑھ رہے ہیں ہم ان کے سامنے قرآن پیش کریں تو وہ یہ نہیں کہتے جاؤ ہم قرآن نہیں مانتے ممکن ہے ان کے مولوی ایسی کوئی بات کہہ دیں لیکن وہ بھی لوگوں کے سامنے یہ بات کبھی نہیں کہہ سکتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں خارجی نکلے۔ انہوں نے کہا علی رضی اللہ عنہ کافر، عثمان رضی اللہ عنہ بھی کافر ہے۔ جبکہ علی رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا نبی ﷺ کا فرمان ہے تو نبی ﷺ کے فرمان کا منکر کافر

****

ہوتا ہے یا کہ نہیں ہوتا،؟ تو وہ خارجی بھی کافر ہی تھے لیکن کلمہ گو کافر تھے۔اس لئے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ تمہارے وظیفے تمہیں ملیں گے، مال غنیمت سے حصہ ملے گا، مسجدوں میں تم آؤ ہم تمہیں نہیں روکیں گے۔ ہاں! اگر تم شرارت کرو گے پھر ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ پھر جب انہوں نے شرارت کی، حضرت خباب رضی اللہ عنہ اور ان کی لونڈی کو قتل کیا تو حضرت علی نے کہا کہ وہ آدمی ہمارے حوالے کردو جس نے ان کو قتل کیا ہے۔ وہ کہنے لگے ہم سبھی (قاتل ہیں) فرمایا پھر لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ سب کو تہہ تیغ کر دیا گیا۔صرف دس آدمی اس جماعت میں سے بچے۔

اگر کافر بھی صلح کے معاہدہ کے ساتھ رہتے ہیں تو ہم ان کی صلح اور معاہدے کا احترام کریں گے۔ ایک ہمارے کلمہ گو بھائی ہیں، صلح بھی ہماری ان سے ہے، تم کہتے ہو کیوں نہیں لڑتے؟ میرے بھائیو! ہمیں جو نصیحت کرتے ہو کلمہ گو لوگوں سے لڑنا درست ہے تو تم لڑلو نا۔تم کیوں نہیں لڑتے؟ ہم تو چلو ایک میدان میں الجھے ہوئے ہیں۔ایک محاذ ہم نے سنبھالا ہوا ہے۔ یہ محاذ بسم اللہ پڑھ کر تم سنبھالو۔ ہم اس کو علی وجہ البصیرت درست نہیں سمجھتے، بلکہ اس کو بالکل غلط سمجھتے ہیں کہ یہاں کلمہ گو مسلمانوں کے ساتھ ہم جنگ شروع کر دیں۔ ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم ان کو سمجھائیں۔ ہماری کوتاہی یہ ہے کہ ہم نے ان تک قرآن پوری طرح سے نہیں پہنچایا۔ ہم نعروں میں مصروف ہیں۔فلاں زندہ باد......فلاں مردہ باد۔

پانچواں بہانہ ......اگر حکومت مظلوموں کی مدد کرے تو ہمیں جہاد نہیں کرنا چاہیئے

کشمیر میں حکومت اگر ان مظلوموں کی مدد کرے تو کیا ہم اس لئے مدد چھوڑ دیں کہ حکومت پاکستان ان کی مدد کر رہی ہے۔ یہ کس قسم کی فضول بات کی جاتی ہے۔حافظ سعید صاحب سے بھی ایک دفعہ ایک غیر ملکی مجاہد نے (اشکالات کا شکار ہو کر) بات کی۔ کہنے لگا کہ آپ تو طاغوت کے ساتھ مل کر لڑتے ہیں۔حافظ صاحب نے کہا اگر آپ کے گھر کو آگ لگ جائے، طاغوت کا فائر بریگیڈ آپ کے گھر کی آگ بجھانے آجائے تو آپ نے جو ریت یا پانی کی بالٹی پکڑی ہوئی ہے، اسے اس لئے دور پھینک دیں گے کہ اس کام میں حکومت کیوں شریک ہوگئی ہے۔ آپ کیا کریں گے؟ اللہ کی قسم وہ ایک لفظ بھی جواب میں نہ کہہ سکا۔

ہمارے گھر کی آگ اگر حکومت بجھاتی ہے تو بجھانے دو۔ اس کی مدد کرو۔ اگر حکومت پاکستان

ہندوستان کے ساتھ جنگ کرتی ہے اس بناء پر کہ وہاں مسجدیں مسمار کی جارہی ہیں، مسلمانوں کو ذبح کیا جا رہا ہے، تو کیا ہم حکومت کی اس لئے مدد نہ کریں گے کہ حکومت نے یہاں پورا اسلامی قانون نافذ نہیں کیا۔

چھٹا بہانہ ...... اگر مجاہدین کارروائی کریں گے تو نتیجے میں ہندو عزتیں لوٹیں گے

اس کے علاوہ یہ افسوسناک اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مجاہدین کی وجہ سے کشمیر میں عزتیں لوٹی جا رہی ہیں۔ اگر مجاہد نہ جاتے تو مسلمان لڑکیوں کو کوئی کچھ نہ کہتا۔ مجاہدین کارروائی کر کے آ جاتے ہیں۔ بعد میں کریک ڈاؤن ہوتا ہے۔ لڑکیوں کی عزتیں لوٹی جاتی ہیں اور قتل و غارت ہوتی ہے۔

میرے بھائیو! اسے کہتے ہیں ''مدعی سست گواہ چست'' اگر ایسی بات ہوتی تو لشکر طیبہ سے سب سے زیادہ دشمنی کشمیریوں کو ہوتی۔ کشمیری تو ان پر بچھے چلے جاتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے فرزندوں سے وہ محبت نہیں کرتے جو وہ یہاں سے جانے والے مجاہدین سے کرتے ہیں۔ (مجلّہ الدعوۃ کے صفحات اس پر گواہ ہیں) میرے بھائیو! عزتیں لٹ سکتی ہیں۔ لیکن وہاں جہاں مجاہدین کی ہائیڈ (کمین گاہ) نہیں ہے۔ جہاں جہاں پناہ گاہ موجود ہے، وہاں ظلم و ستم تو ہوسکتا ہے، کریک ڈاؤن تو ہوسکتا ہے...... لیکن عزت نہیں لوٹی جائے گی...... کیونکہ ہندوؤں کو پتہ ہے کہ عزت لوٹی نہیں اور مجاہدین کی طرف سے بدلہ فورا پورا ہوا نہیں۔

ساتواں بہانہ ...... پہلے جهاد بالنفس پھر جهاد بالشيطان پھر جهاد بالدنيا اگر ان میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر دشمن سے جہاد کرنا

بعض لوگ جہاد و قتال کے لئے بعض شرائط عائد کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پہلے جہاد بالنفس کرو، پھر جہاد بالشیطان، پھر جہاد بالدنیا پھر جا کر دشمن سے جہاد ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے نفس سے جہاد کرو، اس میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر شیطان سے جہاد کرو، اس میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر دنیا سے جہاد کرو، اس میں اگر کامیاب ہو جاؤ (جس میں کامیابی کا نہ علم ہوسکتا ہے نہ کوئی اس کا دعوی کرسکتا ہے) تو پھر دشمن کے ساتھ جہاد شروع کردو۔

اللہ کے بندو! اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ جو لوگ مسلمان ہوتے تھے، کیا آپ بھی جہاد کیلئے ان پر

****

ایسی شروط وقیود لگاتے تھے؟ ہرگز نہیں......فتح مکہ کو ہی لے لیجئے......فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار آدمی آئے تھے۔ گھنٹے آدھے گھنٹے میں بارہ ہزار مجاہد ہوگئے۔ ان کی نماز بھی ابھی درست نہیں کی، ان کا سب کچھ ابھی اسی طرح تھا، کہا چلو جنگ حنین میں چلو۔ اسی طرح ان کو ساتھ لے گئے۔ کب انہوں نے جہاد کیا تھا نفس کے ساتھ، کب جہاد کیا تھا شیطان کے ساتھ اور کب جہاد کیا تھا دنیا کے ساتھ، کس قسم کی باتیں کرتے ہو؟

اصل بات یہ ہے کہ خانقاہی نظام پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ جہاد کو ختم کیا جاسکے۔ اسی لئے حکومت کے نصاب میں سب سے زیادہ تصوف پر زور دیا جاتا ہے وہی بات جس کی اقبال نشاندہی کر گیا ہے کہ:

مست رکھو ذکر وفکر صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

اللہ کے بندو جب لڑنے کا وقت ہے تم کہتے ہو نفس کے ساتھ جہاد کرتے رہو۔ یہ بات بھی اقبال ہی کہہ گیا ہے کہ:

یہ مصرع لکھ دیا کس شوخ نے محراب مسجد پر
یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا

کہ اٹھنے کا وقت ہے تو کہتے ہیں سجدہ کرو۔ بھائی اٹھنے کا وقت ہے تو اُٹھو نا۔ جب سجدے کا وقت ہے تو سجدہ کرو، جب اٹھنے کا وقت ہے تو اٹھو۔

یہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ جو لوگ جہاد میں جاتے ہیں، وہ نفس سے جہاد نہیں کرتے، وہ شیطان اور دنیا کے ساتھ نہیں جہاد کرتے اور جہاد صرف وہی کرتا ہے جو ایک کٹیا میں بیٹھ کر ''حق ھُو'' کی ضربیں لگاتا رہتا ہے۔ یہ شیطان کا ان بھائیوں کو دھوکہ ہے۔ اللہ شاہد ہے کہ جس طرح میں نے معسکر ام القری میں جوانوں کو ہچکیاں باندھ باندھ کر روتے دیکھا، یہاں کسی کو نہیں دیکھا۔ سینکڑوں ایکڑ اراضی کے مالک نوجوان، ایم ایس سی کیے ہوئے نوجوان، ان کے دل میں بھی سب ارمان ہیں۔ خواہشیں، وراثت، جائیداد، آرام، آسائش، عزیز و اقارب، ماں باپ سب کچھ چھوڑ کر اپنی گردن کٹانے یہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ کیا خیال ہے جہاد بالنفس کے بغیر ہی پہنچ گئے ہیں؟ جہاد بالشیطان اور دنیا کو ترک کئے بغیر ہی پہنچے ہیں؟......نہیں۔ (اور پھر ان مجاہدوں کی پوری پوری داڑھیاں، شلواریں ٹخنوں سے اوپر اور ایک ایک سنت کا اہتمام، کیا یہ نفس کے خلاف جہاد نہیں؟)

****

اگر تم نے نفس سے جہاد کرنا ہے، شیطان سے مقابلہ کرنا ہے تو اس کے لئے جہاد کا میدان ہے۔

نسائی میں ایک حدیث ہے کہ ابن آدم اللہ کی راہ میں مسلمان ہونے کیلئے نکلنے لگا۔ شیطان نے کہا کیا کرتا ہے؟ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑتا ہے؟ اس نے کہا: ''جا، میں تیری بات نہیں مانتا۔ مسلمان ہو گیا اب ہجرت کرنے کی باری آئی گھر چھوڑنے کی منزل آئی شیطان درمیان میں آ گیا، کہنے لگا اللہ کے بندے ان گلیوں میں تو کھیلتا رہا، یہاں تیری مجلس، تیرے چاہنے والے ہیں۔ تو اس زمین وآسمان کو چھوڑے گا۔ تو بے وطن ہو جائے گا۔ اس نے کہا: ''جا، میں نے تیری بات نہیں ماننی۔'' ابن آدم ہجرت کی منزل بھی طے کر گیا اب جہاد کے لئے نکلنے لگا۔ شیطان پھر راستے میں آ کر بیٹھ گیا اور کہتا ہے مارا جائے گا۔ مسند احمد کی حدیث کے الفاظ ہیں ''تُقْتَلُ'' مارا جائے گا۔ تیری بیوی سے دوسرے نکاح کر لیں گے۔ بچے تیرے یتیم ہو جائیں گے۔ اللہ کے رسول اللہ نے فرمایا: وہ شیطان کی بات کو ٹھکرا کر نکل جاتا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، جس نے یہ کام کیا اللہ کے ذمے ہے کہ وہ اس کو جنت عطا فرمائے۔ اگر شہید ہو گیا، راستے میں بیمار ہو کر مر گیا، ڈوب گیا، راستے میں گر کر ایکسیڈنٹ ہو کر مر گیا۔ پھر اللہ جنت عطا فرمائے گا۔ تو بھائی ہمیں یہ سب بہانے چھوڑ کر بلا تاخیر جہاد کی راہ اپنانی چاہیے۔ اگر جہاد کے لئے نکل نہیں سکتے تو کم از کم مجاہدین کی حمایت کریں۔ شیطان کے وسوسوں میں نہ آئیں۔ دنیا کے لئے اپنی عاقبت کو خراب نہ کریں۔ اللہ ہمیں ہدایت سے نوازے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

****

دعوت، تقریر اور فنِ خطابت

ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

ساتواں باب

فصل اول

دعوت اِلی اللہ کی فرضیت واہمیت:

(ا) ﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ [سورہ آل عمران: ۱۰۴]

”اور (اے ایمان والو!) تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے‘ اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی (دعوت اِلی اللہ کا کام کرنے والے) لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔“

(ب) ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط ﴾ [سورہ ال عمران: ۱۱۰]

”(ایمان والو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیکی کا حکم دیتے ہو۔ برے کاموں سے منع کرتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (گویا یہ فضیلت‘ دعوت اِلی اللہ کا کام کرنے کی وجہ سے امت مسلمہ کو ملتی ہے۔)

(ج) ﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O ﴾ [سوره آل عمران: ١٠٤]

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں کہ بھلائی کے کاموں کا حکم دیتے (نصیحت کرتے) ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں' نماز (درستی کے ساتھ باجماعت) قائم کرتے ہیں' زکوۃ دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرنبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں کہ جن پر اللہ رب العالمین رحم کرے گا۔ بے شک اللہ ذوالجلال غالب' حکمت والا ہے۔''

(د) « عَنْ اَبِیْ رُقَيَّةَ تَمِيْمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ " قُلْنَا : لِمَنْ ؟ قَالَ :" لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ »[صحيح مسلم' كتاب الايمان]

''سیدنا ابو رقیہ تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے۔ہم نے کہا: یہ حق کس کو ہے؟ آپ نے فرمایا:''اللہ کو (کہ اپنے بندوں کو نصیحت کرے)' اس کی کتاب کو (کہ بندوں کی رہنمائی کرے) اس کے رسول کو (کہ اپنی امت کو نصیحت کرے) مسلمانوں کے اماموں کو (کہ اپنی عوام کے ساتھ امر بالمعروف کے ذریعے خیر خواہی کریں) اور امت کے عام لوگوں کو (کہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہیں)

(ھ) « عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ رَأَىٰ مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ ' فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ ' فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذَالِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ»

[صحیح مسلم' کتاب الایمان]

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ''جو شخص تم میں سے کسی برائی کو ہوتا دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں تو زبان سے' (اس کی برائی کو واضح کرے) اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

(و) «عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَتَامُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ ' ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ»

[رواہ الترمذی' ابواب الفتن]

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم ضروری نیکی کا حکم کرو اور ضرور برائی سے روکو' ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے' پھر تم اس سے دعائیں کرو گے' لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔'' (اس روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع ابواب الفتن میں درج کیا ہے اور حکم لگایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

فصل ثانی:

دعوت إلی اللہ کی فضیلت اور اس کا صلہ:

(۱) ﴿ وَ مَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ إِنَّنِىْ

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ O ﴾[سورة فصلت: ٢٤/٣٣]

''اور بات' گفتگو میں اس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے کہ جو اللہ کی تابعداری کی طرف لوگوں کو بلائے' خود بھی نیک عمل کرتا ہو اور کہے کہ بلاشبہ میں تو مسلمانوں میں سے ہوں۔''

[مراد وہ معزز علماء اور داعیان کتاب وسنت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی دعوت لے کر اٹھیں اور غلبۂ دینِ اسلام کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں اور قوتیں اللہ کی راہ میں وقف اور صرف کر دیں۔]

(ب) اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ کی آیت: ١١١ میں اہل ایمان سے ان کے مالوں اور جسموں کے بدلے (جو اس نے ان سے خرید لئے ہیں) جنتوں کا (وعدہ) سودا کیا ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور یہی ان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اگلی آیت میں ان ایمان والے مجاہدین فی سبیل اللہ کی صفات بیان فرمائی ہیں۔

''یہ لوگ توبہ کرنے والے' عبادت گزار' اللہ کی تعریف کرنے والے' (روزہ رکھنے والے) اللہ کی راہ میں (جہاد اور علم کے لئے) پھرنے والے' رکوع کرنے والے' سجدے کرنے والے' نیک کاموں کا حکم دینے والے' برائیوں سے منع کرنے والے اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اے میرے نبی! ایسے ایمان والوں کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔''

(ج) اللہ رب العزت نے سورۃ الأعراف کی آیت: ١٦٣ اور ١٦٤ میں موسیٰ علیہ السلام کے دور میں بنو اسرائیل کی آزمائش کا ذکر فرمایا ہے کہ انہیں رب العالمین نے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کر دیا تھا۔ مگر ان میں سے کچھ لوگ حیلے بہانے سے شکار کرنے لگے کچھ لوگ انہیں اللہ کی نافرمانی سے منع کرتے اور کچھ لوگ ان منع کرنے والوں کو کہتے کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا اور ہلاک کرنے والا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ: ''اس لئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اوپر سے الزام اتارنے کو (کہ وہ ہمیں بھی اس جرم

میں کہیں پکڑ نہ لے کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے دست کش ہو کر کیوں بیٹھ گئے تھے؟) ہم کچھ کر سکیں اور شاید وہ لوگ بھی سمجھانے سے باز آ جائیں۔" چنانچہ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے انہیں ہم نے نجات دے دی اور جو ظلم کرتے تھے (اللہ کے حکم کی نافرمانی کرنے والوں) اور اس نافرمانی سے منع کرنے والوں کو روکنے والے دونوں گروہوں کو) انہیں برے عذاب میں پکڑ لیا بسبب اس کے کہ وہ نافرمانی کا جرم کرتے تھے"

(د) "نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی حدود میں برائی کو نہ روکنے والے اور برائی میں خود واقع ہونے (برائی کا ارتکاب کرنے والے) کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کسی کشتی میں بیٹھنے کے لئے قرعہ اندازی کی۔ کچھ لوگ کشتی کے نچلے حصے میں اور کچھ لوگ اوپر کے حصے میں چلے گئے۔ نچلے حصے والے لوگ، اوپر والے لوگوں کے پاس سے پانی لے کر گزرتے اور انہیں اس سے تکلیف ہوتی۔ (اس لئے انہوں نے ان لوگوں کو اوپر آنے سے روک دیا۔) چنانچہ نچلے حصے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑا اٹھایا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنا چاہا۔ اوپر والے حصے کے لوگ اس کے پاس آئے اور کہنے لگے: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا تم میرے اوپر جانے سے تکلیف محسوس کرتے ہو جبکہ مجھے پانی کی ضرورت ہے۔ اگر وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں گے تو اسے بھی نجات دلا دیں گے اور خود بھی نجات پا جائیں گے۔ اور اگر اسے کچھ نہ کہیں گے تو اسے بھی ہلاکت میں ڈال دیں گے اور اپنے آپ کو تباہ کر لیں گے۔" [صحیح البخاری ۔ کتاب الشهادات باب القرعة فی المشکلات]

(ھ) « عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: " مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ،

****

يَقۡدِرُوۡنَ عَلَى اَنۡ يُّغَيِّرُوۡا عَلَيۡهِ فَلَا يُغَيِّرُوۡا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنۡ قَبۡلِ أَنۡ يَّمُوۡتُوۡا))(سنن ابی داؤد' کتاب الملاحم' باب الأمر والنهی)

''جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرمار ہے تھے: ''جو لوگ ایسی قوم میں رہتے ہوں جس میں اللہ کی نافرمانیاں کی جاتی ہوں اور وہ انہیں ختم کرنیکی قدرت رکھتے ہوئے بھی ختم نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو موت سے پہلے عذاب میں گرفتار کردے گا۔''

فصل ثالث:

اسالیب دعوت اوران کی افادیت

(ا) ﴿وَ لَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَةُ وَ لَا السَّيِّئَةُ إِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ فَإِذَا الَّذِیۡ بَيۡنَکَ وَ بَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَ لِیٌّ حَمِيۡمٌO وَ مَا يُلَقّٰهَا إِلَّا الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَ مَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِيۡمٍ O﴾[سورہ فصلت:۴۱/۳۴'۳۵]

''بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتیں۔سخت کلامی اور بداخلاقی کا اس انداز سے جواب دو جو بہت اچھا ہو۔(ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ) اس سے وہ شخص' جس کے اور تمہارے مابین دشمنی تھی وہ تمہارا قریبی گرم جوش دوست بن جائے گا۔اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔جو برداشت کرنے والے ہوں اور انہی کو اس کی توفیق ملتی ہے جو بڑے نصیبے والے ہوں۔''

(دعوت إلی اللہ کے کام میں بلند حوصلہ' عزم صمیم' قوت برداشت' ضبط نفس اور خندہ پیشانی بڑے سے بڑے جابر لوگوں کو راہ راست پر لاکر جماعت حقہ کے کارکن بنا دیتی ہیں۔)

(ب) ﴿ اُدۡعُ إِلٰی سَبِيۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَ

جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّکَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ O ﴾[سورة النحل:۱۲۵]

''اے میرے نبی! لوگوں کو اپنے رب کے دین کی طرف حکمت و دانائی اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دو۔ (اگر ضرورت پیش آئے تو) ان کے ساتھ اس طور سے بحث کرو، جو پسندیدہ ہو۔ (اس کے بعد) بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے اس شخص کو بھی جو اس کی سیدھی راہ سے گمراہ ہو گیا اور وہ خوب علم رکھتا ہے ان کا بھی جو ہدایت یافتہ، سیدھی راہ پر چلنے والے ہو گئے۔''

(ج) ﴿ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ أَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَّةً وَّ یَدْرَءُ وْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ أُوْلٰٓئِکَ لَهُمْ عُقْبَی الدَّارِ O﴾ [سورة الرعد:۲۲]

''اور جن لوگوں نے اپنے رب کی خوشنودی (رضا) حاصل کرنے کے لئے (دنیا کے آلام و مصائب پر) صبر کیا، نماز کو (رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق مکمل درستگی کے ساتھ) ادا کرتے رہے، جو مال و رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اسے وہ چھپا کر اور کھلے بندوں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہے، اور برائی کو نیکی کے ساتھ دور کرتے رہے۔ تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر (جنت نعیم) ہے۔''

(د) ﴿ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَافَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ O ﴾[سوره فصلت:۳۵/۲۴]

''اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن سب کے سب جہاد کے لئے نکل آئیں۔ ایسا کیوں نہیں

کرتے کہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ نکل جائیں اور دین کا علم سیکھ کر اس میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں (قرآن وسنت کا علم حاصل کرنے کے بعد) تو اپنی قوم کو اللہ کی پکڑ سے ڈرائیں (انہیں وعظ ونصیحت کریں) تاکہ وہ (گمراہ ہونے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے سے) بچ جائیں۔''

(ہ) ((عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: "مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهٖ))[صحیح مسلم' کتاب الإمارة' کتاب الجهاد ' رقم الحدیث: ٤٨٩٩]

''سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی بھلائی کی طرف راہنمائی کی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اس نیکی کرنے والے کو (اس کے اجر سے کمی کئے بغیر) ملے گا۔''

(و) ((عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الأَشْعَرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :" وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ إِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ' تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ' فَأَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ أَصْحَابَهٗ وَ یُوْعِدُهُمُ الْخَیْرَ ' وَ أَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ : إِلَیْکُمْ إِلَیْکُمْ ' وَ مَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهٗ إِلَّا لُزُوْمًا))[مسند احمد ج:٥(مطبوع دار إحیاء التراث الإسلامی بالبیروت ص:٥٣١]

''سیدنا ابوموسٰی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے' بے شک نیکی اور برائی دونوں اللہ کی مخلوق ہیں۔ دونوں کو قیامت والے دن لوگوں کے سامنے (جسم عطا کر کے) کھڑا کیا جائے گا۔ نیکی کا کام تو اپنے کرنے والوں (صالحین) کو (جنت کی کامیابی کی) خوشخبری دے گا اور

انہیں اچھا وعدہ دے گا۔ البتہ برا کام اپنے کرنے والوں کو کہے گا: ''دور ہو جاؤ مجھ سے۔ دفع ہو جاؤ مجھ سے۔'' مگر انہیں اس سے دور ہونے کی طاقت نہ ہوگی اور وہ اس کے ساتھ چمٹے رہیں گے۔''

دعوت اِلی اللہ کی فرضیت' اہمیت' فضیلت اور اسالیب و افادیت پر دیئے گئے قرآن و سنت کے دلائل کے علاوہ مصادر شریعت کے بے شمار براہین اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ دنیا میں یہی ایک ایسا عظیم کام ہے جس کے لئے اللہ رب العالمین نے تمام بنی نوع انسان میں سے اعلیٰ ترین افراد (انبیاء اور رسل) کا انتخاب فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ﴾ [سورة النحل :٣٦]

''اور ہم نے ہر قوم (جماعت) میں ایک رسول بھیجا کہ (وہ دعوت دے' لوگو!) صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرو اور طاغوت' باطل کی پوجا سے بچو (اجتناب کرو) ان میں سے بعض ایسے ہوئے کہ جنہیں (ان کی اپنی کوشش پر) اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی اور بعضے ایسے کہ ان پر (اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے) گمراہی ثابت ہوگئی۔''

اس ضمن میں بے شمار آیات اور احادیث موجود ہیں۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ ہر نبی اور رسول کا اسلوبِ دعوت دوسروں سے کچھ نہ کچھ ضرور مختلف تھا۔ مگر خاتم الأنبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ ﷺ واحد وہ شخصیت ہیں کہ جنہیں اللہ رب العالمین نے وہ تمام اسالیب سکھلا دیئے جو پہلے نبیوں نے اختیار کئے تھے۔

قرآن حکیم' احادیث صحیحہ اور سیرت طیبہ پر لکھی گئی مستند کتابوں کے بغور مطالعہ کے بعد اس موضوع کے حوالے سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے تین دعوتی طریقے معلوم ہوتے ہیں:

❶ انفرادی ملاقاتیں...... ایک ایک آدمی کے ساتھ ملاقات کر کے انہیں اللہ کی توحید' دین اسلام اور

اپنی رسالت ونبوت کی دعوت دینا۔ بات کو خوب اچھی طرح سے سمجھانا اور سوالات کے جوابات دینا۔ اشکالات دور کر کے اسے دین اللہ میں داخل ہونے کی دعوت دینا۔

2. لوگوں کی دعوت کر کے اور انہیں دعوت دے کر اپنے پاس بلانا' پھر انہیں ایک اللہ کی توحید اور دین اسلام کی دعوت دینا...... رسول اللہ ﷺ کا یہ دوسرا طریقۂ دعوت تھا۔

3. لوگوں کے پاس ان کے مجمع جات' بازاروں ہجوم کے مقامات اور مجالس میں خود جا کر اللہ کے دین کی دعوت دینا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کا تیسرا دعوت کا طریقہ تھا۔

چوتھی بات یہ سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے نتیجے میں جو لوگ دین اسلام' اور عقیدہ توحید کو اختیار کر لیتے' باقاعدہ تسلسل کے ساتھ' بغیر انقطاع آئے آپ ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام و اہتمام فرماتے جیسا کہ مکہ مکرمہ میں دار ارقم کے اندر اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر صفہ کے تھڑے پر' آپ صحابہ کرام کو تعلیم دیا کرتے تھے اور گاہے بگاہے حسب ضرورت انہیں اکٹھا کر کے وعظ و نصیحت اور تربیت و اصلاح کا اہتمام بھی فرماتے۔

ان دونوں طریقوں میں رسول اللہ ﷺ ایک اعلیٰ معلم و مربی کی حیثیت سے اہل ایمان کو قرآن حکیم کی تعلیم بھی دیتے اور کتاب اللہ کی تشریح کرتے ہوئے دینی احکام بھی سمجھاتے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈراتے' قیامت' قبر اور جہنم کی ہولناکیوں سے متنبہ کرتے اور انہیں شریعت اسلامیہ کے دیگر مسائل سے خبردار کرتے ہوئے ان کی تعلیم دیتے۔ ایک ایک مسئلہ کو خوب سمجھاتے' ایک ایک بات کی تشریح کرتے کہ کوئی پہلو تشنہ رہ جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْأُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَ إِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ

مُّبِيْنٍ O ﴾ [سورة الجمعة:۲]

''اللہ ہی تو وہ ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے (جناب محمد ﷺ کو) رسول (پیغمبر) بنا کر بھیجا ہے کہ جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتے ہیں' ان کو (شرک وخرافات کی غلاظت سے) پاک کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن حکیم) اور حکمت (دانائی) کی باتیں (اپنی سنت سے) سکھاتے ہیں۔ جبکہ یہ لوگ تو اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔''

پھر فرمایا:

﴿ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِم وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ O ﴾ [سورة النحل:٤٤]

''(اور ان پیغمبروں کو جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں ہم نے (دلائل اور کتابیں دے کر بھیجا تھا۔ (تاکہ وہ اپنی قوم کی صحیح راہنمائی کر سکیں) اور ہم نے آپ پر بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ (اللہ رب العالمین کی طرف سے جو ارشادات) لوگوں کی طرف نازل کئے گئے ہیں' انہیں کھول کر' وضاحت کے ساتھ ان کے سامنے بیان کریں کہ وہ ان پر غور وفکر کر سکیں۔''

﴿ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ O ﴾

[سورة البقرة: ١٥١]

''من جملہ اور نعمتوں کے ہم نے تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے (۱) جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ (۲) تمہیں (شرک و بدعات اور خرافات کے گناہوں سے) پاک کرتا ہے۔ (۳) تمہیں قرآن و حکمت (سنت) کی تعلیم دیتا ہے اور (۴) تمہیں ایسی باتوں کا علم دیتا ہے جو تم اس سے پہلے نہیں جانتے تھے۔''

ساری بات کا خلاصہ یہ ہوا کہ: (۱) انفرادی ملاقاتیں (۲) قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کے تدریسی حلقہ جات (۳) اصلاحی' تربیتی نشستیں (۴) مساجد میں ہفتہ وار دروس اور خطبات جمعہ (۵) تعلیمی اداروں' کارخانوں' بازاروں' قصبوں' دیہاتوں' مارکیٹوں اور تمام اژدھام والی جگہوں پر دعوتی پروگرامز (۶) بڑے جلسہ جات' سیمینار' اجتماعات اور کانفرنسز...... یہ سب جدید اصطلاحات والے دعوت کے طریقے خیر القرون میں اپنی اعلیٰ صورتوں میں موجود تھے۔

البتہ ــــــ (۱) انفرادی دعوت (۲) قرآن وسنت کی تعلیم والی مجالس (۳) اصلاحی تربیتی نشستوں (۴) ہفتہ وار دروس......اور......

(۱) خطبات جمعہ' (۲) اژدھام کی (نمبر 5 والی تمام) جگہوں میں موبائل دعوت (۳) بڑے جلسہ جات' اجتماعات اور کانفرنسز کے انداز دعوت میں ایک واضح فرق ہوتا ہے۔ پہلے گروپ کے تمام پروگرامز جوشیلا پن' غیر مدلل گفتگو اپنے موضوع سے ہٹ کر بے تکا بولتے چلے جانا' بے جا محاورات' تمثیلات' اشعار کا استعمال اور طنز ومزاح انتہائی غیر مفید غیر مؤثر' اکتا دینے والا اور متنفر کرنے والا انداز ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرے گروپ کے تمام پروگرامز میں ڈھیلا پن' بے تکی گفتگو' پھیکی پھیکی سی غیر مستحکم باتیں اور سامعین کو اکتا دینے والی تقریر بعینہ ان مجالس کا کباڑا کر دیتی ہیں۔

درج بالا پہلے چار قسم کے دعوتی پروگرامز کے لئے کام کرنے والے افراد کو اصطلاحًا ''داعی'' (جمع داعیان) کہا جاتا ہے جبکہ دوسری طرز کے تمام پروگرامز میں گفتگو کرنے والوں کو ''مقرر اور خطیب'' کہنا چاہئے۔ آپ کو بفضل اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا تمام کاموں کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اپنے کھلے ذہن کے ساتھ درج ذیل تمام نصیحتوں اور ہدایات کو پڑھیں اور عمل کریں۔ اگر آپ واقعی دعوت کے میدان میں سلف صالحین کے طرز پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو ان شاء اللہ یہ سب صفات جو ایک داعی اور خطیب ومقرر میں ہونی لازم ہیں آپ کو اس میدان میں کھڑا کرنے کے لئے انتہائی زیادہ ممد ومعاون

****

ثابت ہونگی۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ سلفی جماعت کے مقررین اور واعظین وخطباء میں ایک داعی کی صفات کا نہ پایا جانا اللہ کے دین کو بدنام اور برباد کرنے کا سبب بنتا ہے۔ جبکہ اللہ رب العالمین کے ہاں یہ بہت بڑے جرائم میں سے ایک جرم ہے۔فرمایا:

﴿ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ [سورة الصف:٣]

''اللہ کے ہاں یہ بات انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔''

﴿ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَائَهُمْ ﴾ [سورة الشورى:١٥]

'' اس لئے تُو دین کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا رہ اور جیسا کہ تجھے حکم ہوا ہے تو استقامت اختیار کر اور ان کی (اللہ کے دشمنوں کی) خواہشات کی پیروی نہ کرنا۔''

﴿ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَ هُمْ مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [سورة البقرة: ١٤٥]

''اور اس کے بعد بھی کہ تیرے پاس اللہ کی طرف سے علم (اللہ کے دین اور قرآن وسنت کا) آچکا ہے تو نے اگر انکی خواہشات کی پیروی کی تو تم ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے۔''

فصل رابع:

داعی إلی اللہ کے اوصاف

شیخ الإسلام إمام أحمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ " الأمر بالمعروف والنهی عن المنكر"[منتخب من مجموعة فتاواه] میں اور فضیلۃ الشیخ /عبد العزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ " الدعوة إلى الله و أخلاق الدعاة "میں ایک داعی اور مربی کے اندر درج ذیل اوصاف کا پایا جانا لازم قرار دیا ہے۔

****

1۔علم

اتنی دیر تک کسی داعی اِلی اللہ اور مربیّ کی دعوت وتربیت مفید ثابت نہ ہوگی جب تک اس کے پاس پختہ علم اور ٹھوس دلائل نہ ہونگے۔ پختہ علم اور دلائل سے مراد......سلف صالحین (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی اور آپ کے صحابہ کرام' تابعین عظام اور وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّيْن) کے فہم وادراک اور عقیدے کے مطابق اللہ رب العالمین کی ذات' اس کی صفات' الوہیت و حاکمیت سمیت تمام اجزائے توحید پر راسخ عقیدہ وعلم اور نبی کریم ﷺ کی سنت مطہرہ اور خلفائے راشدین مهدیّین کے منہج کا مکمل علم ومعرفت ہے۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ''جس نے بغیر علم کے اللہ کی عبادت کی اس نے درست کی بجائے غلط کام زیادہ کرلیا۔سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

((اَلْعِلْمُ إِمَامُ الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ تَابِعُه))

''علم'عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔''

اور یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ ارادہ اور عمل اگر علم کے بغیر ہوں تو سراسر جہالت' گمراہی اور خواہشات کی پیروی ہے۔سلف صالحین ان پڑھ عابدوں کو''خواہشات کے بندے'' کہا کرتے تھے۔اللہ ذوالجلال نے اس سارے مفہوم کو یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ وَ إِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِأَهْوَآءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴾ [سورة الانعام: ١٢٠]

''بلاشبہ بہت سارے لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات کے ذریعے عامۃ الناس کو گمراہ کررہے ہیں۔'' اس کے مقابل اللہ رب العالمین کا حکم یہ ہے:

﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ أَدْعُوْٓا إِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ أَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ﴾

[سورة يوسف:١٠٨]

****

''کہہ دیجئے یہ ہے میرا راستہ (شرک و بدعات سے پاک' قرآن وسنت والا) میں بھی اور میرے پیروکار (اصحاب العلم) بھی پورے برھان ویقین کے ساتھ اور سمجھ بوجھ کر' تدبر کے ساتھ ہم اللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔''

سیدنا ابوأمامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عبادت گزار آدمی پر (قرآن وسنت کے) عالم کی فضیلت یوں ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر ہو۔'' [جامع الترمذی کتاب العلم رقم الحدیث: ٢٦٨٥]

2۔ اِخلاص

دعوت اِلی اللہ کا کام کرنے والوں کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے اس عظیم عمل کو خالصتاًللّٰہ کریں۔ نہ دکھلاوا (ریاکاری) ہو' نہ ہی لوگوں کی طرف للچائی ہوئی نظریں کہ وہ اس کی تعریف کریں گے یا اسے کوئی فائدہ پہنچائیں گے۔ کسی قسم کا دنیاوی طمع اور لالچ نہ ہو۔ لوجہ اللہ کام کریں جیسا کہ اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَاأُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُواالزَّكٰوةَ وَ ذَالِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِO ﴾ [سورة البينة: ٥]

''اور انہیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔ بالکل یک سو ہو کر (سارے دینی فرائض سرانجام دیں) نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ یہی سچا دین ہے۔''

اللہ تعالیٰ کسی بھی عمل کو تب تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ اسی کی ذات کے لئے خاص نہ وہ جائے۔ بصورت دیگر شرک ہو جاتا ہے اور شرک کو اللہ ذوالجلال ہرگز معاف نہیں کریں گے اِلَّا یہ کہ آدمی تائب ہو جائے۔ اللہ رب العالمین نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے اخلاص کو ان الفاظ

****

میں بیان فرمایا ہے:

﴿ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ O﴾ [سورة الانعام: ٨٠]

''بالتحقیق میں نے سب سے یک سو ہو کر اپنے تئیں اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا ہے کہ جس نے (بغیر کسی ساجھی، شریک اور مددگار کے) آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔''

اس سورت کی آیت: ١٦٢ میں خلیل اللہ کے سچے اور صحیح دین کی اتباع کا اعتراف کرواتے ہوئے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو اگلی آیت میں حکم دیا:

﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ O﴾

''کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز، میری دیگر عبادات، میرا جینا اور میرا مرنا ایک اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔''

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ دعا مانگا کرتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَمَلِيْ كُلَّهُ صَالِحًا وَ اجْعَلْهُ لِوَجْهِكَ خَالِصًا وَ لَا تَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِيْهِ شَيْئًا))

''اے اللہ! میرے سارے کے سارے عمل کو صالح بنا دے، اسے اپنی ذات کے لئے خالص کر لے اور کسی کے لئے اس میں کچھ (تکلیف دہ بات) نہ رکھیو۔''

3۔ نرمی اور حسن اخلاق

اچھے اخلاق کے ساتھ، نرم گفتگو مخاطب کے دل میں جگہ بنا لیتی ہے۔ ایک داعی اِلی اللہ میں اس صفت کا پایا جانا نہایت ضروری ہے۔ برے اخلاق کے ساتھ ترش گفتگو مخاطب پر برا تأثر چھوڑتی ہے اور

دوسری بار وہ بات سننا گوارا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو حکم دیا: ''تم اور تمہارا بھائی دونوں ہماری (معجزاتی) نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ دونوں فرعون کے پاس جاؤ' وہ سرکش ہو رہا ہے:

﴿ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ○ ﴾ [سورة طه: ٤٢-٤٤]

''اور اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا' شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔''

کیا فرعون سے بڑھ کر بھی کوئی اکھڑ دماغ دنیا میں ہوگا؟ مگر اللہ رب العالمین اس کے ساتھ بھی اپنے نبی اور اس کے بھائی کو نرم گفتگو کا حکم فرما رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے متعلق اللہ فرماتے ہیں:

﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ﴾ [سورہ آل عمران: ١٥٩]

''یہ خاص اللہ کی رحمت ہے کہ تو اہل ایمان کے لئے نرم ہے اور اگر کہیں تو اکھڑ' سخت دل ہوتا تو تیرے گرد ایک شخص بھی نہ پھٹکتا سب تیرے پاس سے تتر بتر ہو جائے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنُفِ وَ مَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ))

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ خود بھی نرم ہے اور نرمی (خوش خلقی) کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر جو (نعمتیں) عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور چیز پر۔''

دوسری روایت میں (کہ جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے) فرمایا:

((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهٗ وَ لَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا

شَانَهُ))[صحیح مسلم' کتاب البر والصلة ' باب فضل الرفق]

''جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے (نرم گفتار آدمی معزز ہو جاتا ہے) اور جب نرمی نکل جائے (یعنی بندہ ترش رو ہو جائے) تو عیب بن جاتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْهِ وَ مَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِه))

''اے اللہ! جو کوئی میری امت کا امیر (حاکم) بنے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا امیر (حاکم) بنے اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔''

4۔ حلم وصبر اور استقامت

ایک داعی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس راہ میں آنے والی تمام تکالیف ومشکلات پر مکمل استقامت کے ساتھ صبر کرنے والا ہو۔ قرآن حکیم نے سیدنا لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ یَا بُنَیَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ أْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاأَصَابَکَ ط إِنَّ ذَالِکَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ O ﴾ [سورۃ لقمان:١٧]

''بیٹے! نماز کی پابندی کرنا' لوگوں کو اچھے کام کرنے کا حکم دینا اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا۔ (اس راہ میں) جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا' یہ بڑے عزم و ہمت کے کاموں میں سے ایک کام ہے۔''

اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب وخلیل حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا کہ:

﴿ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا O ﴾ [سورۃ المزمل:١٠]

''لوگ جو دل آزار باتیں تم سے کہتے ہیں اس پر صبر کرتے رہو اور اچھے طریقے سے ان سے کنارہ کش رہو۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ﴾

[سورة الأحقاف: ٣٥]

''پس اے محمد! (ﷺ) جس طرح دوسرے عالی ہمت پیغمبر صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو اور ان کے لئے عذاب جلدی نہ مانگو۔''

تیسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴾ [سوره هود: ١١٥]

''اور (دعوت و جہاد کے میدانوں میں) صبر کو لازم پکڑے رکھو۔ بالتحقیق اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

نبوت کے تیرہ سالہ مکی اور دس سالہ مدنی دور میں رسول اللہ ﷺ نے دعوت و جہاد کے میدان میں جس صبر و حلم اور استقامت سے کام لیا تھا وہ آپ کا نصیبِ خاص اور ہمارے لئے بہترین اسوہ ہے۔ آپ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے اس ضمن میں بہترین حوصلہ مند راہنمائی مل سکتی ہے۔

5۔ عملی نمونہ

ایک داعی إلی اللہ اور مربی کے لئے پختہ علم کے ساتھ ساتھ جو کچھ کہے اس پر عامل ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ ورنہ عامۃ الناس پر اس کی وعظ و تعلیم کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ بلکہ قیامت والے دن بد عملی اس کے لئے وبال جان بن جائے گی۔

****

« عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِيْ النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِيْ النَّارِ، فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ : يَا فُلَانُ ! مَا شَأْنُكَ ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَا آتِيهِ وَ أَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ آتِيهِ»

[صحيح البخاری، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار......الخ]

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت والے دن ایک شخص کو لاکر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ دوزخ میں اس کی انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی۔ وہ ان کے گرد یوں گھومتا پھرے گا۔ جیسے گدھا اپنی چکی کے گرد گھومتا ہے جہنمی لوگ اس کے پاس جمع ہوکر کہیں گے۔ ارے فلاں! یہ تیرا حال کیونکر ہوا؟ کیا تو ہمیں نیکی کے کاموں کا حکم نہیں دیتا تھا؟ اور برائی سے منع نہیں کیا کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا: ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا تھا مگر خود نیکی نہیں کرتا تھا۔ میں تمہیں برائی سے منع تو کرتا تھا مگر خود اس کا مرتکب ہوتا تھا۔''

اس سخت وعید کے پیش نظر ان علماء وخطباء اور دعاۃ وواعظین کو غور کرنا چاہئے جو اپنے علم و وعظ کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿ أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَ أَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾ [سورة البقرة: ٤٤]

''کیا (یہ عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دیتے ہو اور اپنی خبر ہی نہیں لیتے (اپنے آپ کو فراموش کیے دیتے ہو؟) حالانکہ تم اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں؟''

****

فصل خامس

ایک اچھے خطیب، واعظ اور مقرر کے اوصاف

ان اوصاف کے ذکر سے قبل فن خطابت سے متعلق بعض تجربہ کار لوگوں کے تجربات، مشاہدات اور اصول وضوابط کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

تعریف اور کام

عوام سے اجتماعاً ہم کلام ہونے اور ان کے دل و دماغ میں اپنی غایت ومنشاء اتارنے کا نام خطابت ہے۔ خطابت آن واحد میں صدیوں کا سفر کرتی ہوئی مخاطب کو کہیں کا کہیں لے جاتی، ایکا ایکی پلٹا دے کر ماضی میں پہنچا دیتی اور اچانک موڑ کاٹتی ہوئی مستقبل کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ وہ انسانی مجموعوں کے بکھرے ہوئے ذہنوں کو اکائی میں ڈھال دیتی ہے اور ان کے منتشر، پریشان خیالات کو جمع کر کے ایک روشن مستقبل کی طرف چلا دیتی ہے۔

خطیب ومقرر

ایک خطیب وہی الفاظ، معانی، محاورات اور ضرب الامثال اپنی تقریر میں استعمال کرتا ہے جو عام لوگ استعمال کرتے ہیں مگر اس کے فن کا یہ کمال ہوتا ہے کہ جب وہ بولتا ہے تو خیالات کو اپنے الفاظ کے ذریعے دماغوں سے اٹھا کر دلوں میں اتار دیتا ہے۔ عوام محسوس کرتے ہیں کہ انہیں اپنی متاع گمشدہ مل رہی ہے۔ وہ ان جواہر پاروں سے اپنے دامن بھر رہے ہیں جن کی وہ تلاش میں تھے۔

خطیب اور مقرر کی حیثیت خیالات وجذبات کے سفیر کی ہوتی ہے۔ وہ اپنے فن خطابت کو قدرتی صلاحیتوں اور اکتسابی خصوصیتوں کے امتزاج سے پیش کرتا ہے۔ جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے اسے وہ اچھالتا اور اجالتا (روشن کرتا) ہے۔ جس کی طلب اور ضرورت ہے اس کی تصویر کھینچتا ہے۔ وہ طبیعتوں کو تیار کرتا، دماغوں کو آواز دیتا، دلوں کو گرماتا اور قدموں کو دوڑاتا ہے۔ گویا خطیب اپنے فن کی مملکت کا لاثانی فرمانروا ہوتا ہے جو ذہنوں پر حکومت کرتا ہے۔

****

اوصاف

1۔ سیرت

جو چیز بعض خصوصیات کی یکسانی کے باوجود، خطیب کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کی سیرت ہے۔ اگر ایک خطیب یا مقرر داغدار سیرت رکھتا ہے اور اخلاق سے خالی ہے تو وہ کامیاب مقرر نہیں ہوسکتا۔ اور نہ اس کی طلاقت لسانی عوام میں وہ اثر پیدا کرسکتی ہے جو فن خطابت کی طلب ہے۔ اگر خطیب کے دامن پر کوئی برائی کا دھبہ ہے تو وہ عزت مند نہیں ہوسکتا اور ایک خطیب کے لئے عزت مند ہونا ہی قبول عامہ کی اساس ہے۔ اس اعتبار سے خطابت ایک خاردار وادی ہے جس سے صحت مند قدم ہی گزر سکتے ہیں۔

خطیب کی سیرت اس کی بے پایاں دولت اور اعلیٰ کردار اس کا خزانہ ہے۔ خطباء میں سے جو لوگ اس سے محروم ہوئے وہ دلوں میں دماغوں پر کوئی نقش نہیں جما سکے۔ انکی حیثیت زیادہ سے زیادہ اس خوش آواز گداگر کی ہوتی ہے جو مکانوں کی چوکھٹ پر صدا دیتا ہے اور ناکام لوٹتا ہے۔ خطابت بدن ہے تو سیرت اس کی روح ہے اور خوبصورت و طاقتور روح ہی تندرست بدن قائم رکھتی ہے۔ خبر نبوی (علیٰ صاحبه التحية والسلام) کے مطابق یہ تو یہود و نصاریٰ کے بدکردار علماء کا وصف تھا کہ صبح کے وقت اپنے عامۃ الناس کو نصیحت کر رہے ہوتے اور پچھلے پہر خود ان کے ساتھ بیٹھ کر شراب نوشی اور زناکاری جیسے کبائر میں لتھڑ چکے ہوتے۔ (نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْهِ)

2۔ بلند نصب العین

اگر کسی خطیب اور مقرر کے پیش نظر کوئی بلند نصب العین نہیں تو اس کے وعظ کی مثال اس بُدّھو شکاری کی سی ہے جو مچھلی پکڑنے کے لئے پرندوں والا دانہ دنکا پانی میں پھینکتا رہے اور پرندے پکڑنے کیلئے

****

درختوں پر کانٹے ٹانکتا پھرے۔کیا اس سے وہ دونوں کا شکار کر سکے گا؟...... ہرگز نہیں......

3۔ باخبر ذہن

ایک نبض شناس اور اچھا مقرر وہی ہوسکتا ہے جو اپنے اردگرد کی دنیا سے بالخصوص اور ملکی و غیر ملکی حالات سے بالعموم آگاہ ہو۔اب علم کی وسعتوں نے کرۂ ارض کے انسان کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے ۔آج کے انسان کا شعور جاگ اٹھا ہے۔ وہ جغرافیائی حدوں کی تقسیم کے باوجود عالمی انسان ہے۔میڈیا اس قدر تیز ہے کہ ہزار ہا میل کی خبریں آناً فاناً پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں۔اگر خطیب و مقرر مہینوں پرانی خبروں پر اٹکا رہے گا تو لوگ اس پر ہنسیں گے۔البتہ جو شخص پرانی اور نئی معلومات کا موازنہ کرتے ہوئے اپنے سامعین کو مستقبل کے لئے کوئی بہتر لائحہ عمل دے سکے وہ بہترین خطیب شمار ہوگا۔اس طرح فہم عامہ میں مہارت نامہ تقریر و خطابت میں چار چاند لگا دیتی ہے۔

4۔ آواز' زبان اور موضوع سے وابستگی

ایک مقرر میں اگر الفاظ کی شیرینی' موقع محل کی مناسبت سے گرج دار آواز اور ایک لمبے وقت کے لئے گلے کی روانگی نہیں تو سمجھئے کہ اس کا سارا علم و اخلاص پانی سے بھرے ہوئے اس گھڑے کی طرح ہو گا جسے بلا مقصد الٹا کر دیا جائے کہ چند لمحوں میں سارا پانی بہہ جانے سے وہ خالی ہو کر اوندھے منہ پڑا ہو۔ ایک خطیب اور مقرر کی اپنی (خطابت والی) زبان پر اس قدر دسترس ہو کہ کوئی بھی لفظ اس سے پوچھے بغیر ادا نہ ہونے پائے اور وسعت الفاظ اس قدر زیادہ ہو کہ گھنٹوں کے لئے درکار خطاب میں اس زبان کی ڈکشنری ہاتھ باندھے کھڑی ہو اور خطیب اپنی مرضی کے مطابق مترادفات' تمثیلات و محاورات اور اشعار وضرب الامثال جب تک چاہے استعمال کرتا چلا جائے مگر کثرت سے دودھ دینے والی بھینس کی طرح اس کے تھن بھرے کے بھرے ہوں۔

جب تک زبان کے نشیب و فراز سے مقرر یا خطیب آگاہ نہ ہو اور اسکے قواعد و ضوابط اس کے

ذہن میں نقش نہ ہوں وہ اظہار و اسلوب کی نزاکتوں اور آواز و تلفظ کی نزہتوں سے بہرہ مند نہیں ہوسکتا۔ جس طرح موضوع کے بغیر زبان محض صدا ہے اسی طرح زبان کے بغیر موضوع کوئی چیز نہیں۔ دونوں میں روح اور بدن کا رشتہ ہے جبکہ اچھی آواز اس خطیبانہ جسم کی سجاوٹ اور اس کا لباس ہے۔

5۔ سلاست اور مجمع کی نفسیات سے آگاہی

ایک اچھے' منجھے ہوئے اور اعلیٰ خطیب کے لئے ان دونوں خوبیوں سے متصف ہونا بھی نہایت ضروری ہے سلاست کا مطلب ہے کہ اپنے موضوع پر رہتے ہوئے خطیب جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ بغیر کسی اٹکاؤ کے کہتا چلا جائے۔ سلسلہ کلام ٹوٹنے نہ پائے۔ خطابت میں آواز کا اتار چڑھاؤ اور لہجے کا نشیب وفراز' اشارات کے طلوع وغروب سے بامعنی ہوتا ہے۔ تقریر کی تاثیر میں کئی چیزیں کام کرتی ہیں۔ اس کا بنیادی وصف یہی ہے کہ نرم' آسان' ہموار اور تسلسل کے ساتھ ہو اور الفاظ' سلاست کی لڑی میں موتیوں کی مالا نظر آئیں۔

الفاظ کی بوچھاڑ یا آواز کی رفتار کا نام سلاست نہیں بلکہ ان دونوں کا ارتباط و امتزاج ہی سلاست ہے کہ اس میں کوئی اٹکاؤ یا گھٹاؤ تو نہیں اور مقرر جو کچھ کہہ رہا ہے کیا ہم اس کے ساتھ چل رہے ہیں یا اس سے بچھڑ کے رہ گئے ہیں؟ اگر خطیب و مقرر کے الفاظ و معانی' سماعت کا ساتھ نہیں دے رہے یا ان سے ہمارے جذبات ابھر نہیں رہے اور ہم اس کے خیالات سے تہی دامن ہیں تو یہ خطابت نہیں الفاظ کا بازیچہ ہے جو رنگوں کی طرح ابھر کر غائب ہو جاتا ہے۔ روانی تب ہی دلکش ہوتی ہے کہ روانی ہی رہے طغیانی نہ بنے۔

جب آپ عامۃ الناس سے مخاطب ہوں تو مشکل' بوجھل' پیچیدہ اور نامانوس الفاظ کے استعمال سے پرہیز کریں۔ ان سے مجمع متمتع نہیں ہوتا اور نہ ہی آپ ایسے الفاظ کے ذریعے عوام کے ذہنوں میں اتر سکتے ہیں۔ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ آپ تقریر کیسے شروع کریں؟ یاد رکھیں کہ ہر تقریر کا آغاز ہی مجمع کے

سمع و بصر کو متوجہ کرتا ہے۔ ابتدائیہ کے الفاظ پورے اعتماد کے ساتھ یوں ادا کیجئے کہ سارا مجمع آپ کی طرف متوجہ ہو جائے پھر خروش و جوش لائے بغیر ملائمت و سلاست سے گفتگو کرتے ہوئے عوام کو اسی طرح اپنے ہاتھ میں لے لیں کہ وہ محسوس کریں' ان کا دامن سماعت ان کی منشا کے مطابق بھرا جا رہا ہے اور جو کچھ وہ حاصل کرنے آئے تھے بھرپور طریقے سے وہ سمیٹ رہے ہیں۔

عوام کبھی ایک ذہن کے نہیں ہوتے مگر ان کی نفسیات اور طلب کو سمجھتے ہوئے انہیں ایک کرنا ہی مقرر کی سب سے بڑی کامیابی ہوتی ہے۔

خطیب کی واحد خوبی یہ ہے کہ اپنے سامعین میں اکتاہٹ پیدا نہ ہونے دے اور جب ایسا ہونے لگے تو اپنے بیان میں اس طرح شگفتگی پیدا کرے کہ ان کے چہرے کھل جائیں اور ان کی توجہ ابھر آئے یہی خطابت کی رعنائی ہے۔

6۔ دیگر اہم باتیں

❶ بعض مقرر شعروں کی بھرمار کرتے ہیں مگر شاعری کی بہتات ہر موضوع اور مضمون کے لئے موزوں نہیں۔ بے جا شعر اکتاہٹ پیدا کرتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی برجستہ اشعار کا استعمال دل کے غنچوں کو کھلا دیتا ہے۔ کسی خوبصورت جملے کے ساتھ ایک برجستہ شعر انگشتری میں نگینے کی طرح ہوتا ہے۔

❷ کسی بھی مقرر کے سٹائل (طرز خطابت) کی نقل نہ کرو۔ اصل اصل ہوتا ہے اور نقل نقل۔ کاربن پیپر بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے یہ بات فنی علوّ کیلئے مفید نہیں نقصان دہ ہے۔

❸ جب مجمع بہت بڑا ہو تو آپ استدلال سے کہیں بڑھ کر جذبہ سے کام لیں اور اپنے ذہن میں یہ بات نقش رکھیں کہ عوام جذبات کی مخلوق ہیں وہ استدلال کے لئے نہیں جذبہ اور لائحہ عمل کے لئے شیدائی ہوتے ہیں۔ دنیا کو اصولوں نے اس قدر الٹ پلٹ نہیں کیا جتنا شخصیتوں نے ہلایا ہے

جب کسی تحریک کا زمانہ ہو تو عوام تو ے پر اسپند کی طرح ہوتے ہیں وہ دماغ کی بجائے دل سے سوچتے ہیں اور استدلال کی بجائے جذبہ کی پکڑ میں رہتے ہیں۔ لہٰذا ایسے موقع پر دلوں سے کھیلئے ہیں بلکہ انہیں ایک اعلیٰ مقصد کے لئے روشن کیجئے کہ یہ چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی۔

❹ مقرر کے لئے ایک بہت بڑی نعمت حافظہ ہے اور حافظہ کا تعلق صحت و توانائی کے ساتھ ہے۔ ہمیشہ ایسی چیزیں کھانے پینے میں استعمال کریں جو حافظہ کو قوت بخشتی رہیں۔

❺ خطابت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہونے کے لئے مطالعہ کے ساتھ ساتھ مشاہدات و تجربات اور بڑے بڑے خطباء کی طرز خطابت سے ضروری مستفید ہوتے رہیں۔ مطالعہ و مشاہدہ کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کا سفر کبھی ختم نہیں ہوتا مگر جوں جوں آپ اس ڈگر پر رواں دواں رہیں گے توُں توُں خطابت کے لالہ زار میں رنگ برنگے شگوفے کھلتے اور پھول بنتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

نظامِ امارت اور ـــ جماعۃ الدعوۃ

ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

آٹھواں باب

دنیا پر بسنے والی سب جاندار چیزوں میں سے انسان ہی وہ باشعور اور فہم و عقل والی مخلوق ہے کہ مل جل کر رہنا جس کی فطری مجبوری اور ضرورت ہے۔ انسانوں کے اکٹھے رہنے سے ماحول' معاشرے' سوسائٹیاں' قصبے' شہر اور ملک وجود میں آتے ہیں۔ چونکہ انسان اپنے اندر حیوانی اور ملکوتی دونوں صفات رکھتا ہے اس لئے اس کی حیوانی عادات پر قابو پا کر اس کی فرشتوں جیسی صفات کو اجاگر کرتے ہوئے عقیدۂ توحید کے ذریعے عدل و انصاف اور امن وامان کی راہ پر اسے چلا لینے کا نام صالح معاشرے کا قیام ہے۔ پھر فطری طور پر انسان راہنمائی کا محتاج بھی ہے اور دوسروں کی رہنمائی کرنا بھی اس کو ودیعت کر دیا گیا ہے۔ مگر قبیلوں' قوموں' جماعتوں کی قیادت اور حکومت و سیادت وہ اعلیٰ وصف ہے جو اللہ رب العالمین ہر ایک کو ودیعت نہیں کرتا' یہ خاص لوگوں کا خاصہ ہوتا ہے۔

یہ بات بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ شیطان' انسان کا ازلی دشمن ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے قسم کھا رکھی ہے۔ ﴿ قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ O ﴾ [سورۃ ص ۸۲/۳۸]

''شیطان نے کہا مجھے تیری عزت کی قسم میں ان سب (انسانوں) کو بہکا تا رہوں گا۔''

****

چنانچہ جب سے بنی نوع انسان نے دنیا میں قدم رکھا ہے' وہ اپنی قسم پوری کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ انسان کے اندر حیوانی عادات واطوار کو برانگیختہ کر کر کے اسے اس کے مقام سے وہ اس قدر اسفل لے جاتا ہے کہ درندہ صفت حیوانات کو بھی اس کی طرف دیکھ دیکھ کر شرم آتی ہوگی۔ مگر اللہ رب العالمین اس پر نہایت مہربان اور شفیق ہے۔ اس نے اسے دنیا وآخرت میں تباہی وبربادی سے بچانے کے لئے سارے ہی سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ وہ عظیم قدرت والا اس کا خالق ومالک قدم قدم پر اس کی رہنمائی کرتا ہے۔

1۔ اس دنیا پر جب سے کوئی پہلا معاشرہ وجود میں آیا تھا تب سے لے کر چودہ صدیاں پہلے تک' اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ ترین صفات والے انسانوں کا انتخاب کر کے انہیں نبوت ورسالت کی ذمہ داری دے کر لوگوں کی مکمل راہنمائی اور ہدایت کا بندوبست کیا۔ (چودہ سو پینتیس قمری سال قبل اللہ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند کر دیا اور آپ کی رسالت قیامت تک آنے والے سب انسانوں اور سب زمانوں کے لئے رکھ دی۔) فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۚ ﴾

[سورة النحل:١٦/٣٦]

''اور ہم نے ہر جماعت (قوم اور امت) کی طرف رسول بھیجا کہ (وہ انہیں حکم دے) صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (شیطان اور غیر اللہ) کی پوجا سے اجتناب کرو۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۨ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

****

النَّبِيِّ الاُمِّيِّ الَّذِیْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ○ ﴾

[سورة الأعراف:١٥٨]

(اے نبی!) کہہ دیجئے کہ اے لوگو! بالتحقیق میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ وہ اللہ کہ جس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ کہ جو ناخواندہ نبی ہے اور جو اللہ رب العالمین اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے۔ اسی کی پیروی کرو تاکہ تم سیدھی راہ پا سکو۔'' (رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے علاوہ ہدایت کا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔)

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

2۔ ہر انسان کے جی میں فطری طور پر اچھائی اور برائی' نیکی اور گناہ کی پہچان رکھ دی گئی ہے اور اختیار کا ملکہ دے دیا گیا ہے تاکہ دونوں متضاد رستوں میں سے جونسا چاہے وہ اپنا لے۔ فرمایا:

﴿ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّ إِمَّا كَفُوْرًا○ ﴾ [سورة الدهر:٧٦/٢]

''ہم نے اسے (انسان کو سیدھی) راہ سمجھا دی ہے' تو چاہے شکر گزار (مومن) بندہ بن جائے' چاہے کفر کرنے والا (ناشکرا) بن جائے۔''

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا۔ (کہ ان کی پہچان کیا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عادت کا اچھا ہونا نیکی ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے جی میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر اطلاع پائیں۔''

[صحيح مسلم' كتاب البر و الصلة ' رقم الحديث : ٢٥٥٣]

3۔ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے سب رسولوں کی شریعت کا اصول تھا کہ ان کی وفات کے بعد ان پر اتاری گئی کتاب کی حفاظت' تعلیم و ترویج اور شریعت کے نفاذ کے لئے اگلے صاحب شریعت رسول کے مبعوث ہونے تک انبیاء کرام کا سلسلہ جاری رہتا کہ جو لوگوں میں سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہتے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کام کا ذمہ اس امت کے علماء اور آئمہ کرام پر لگایا ہے کہ قیامت تک یہ فریضہ وہ سرانجام دیتے رہیں۔

حضرت معاویہ بن قرّہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب شام والے خراب ہو جائیں گے تو تمہارے اندر بھلائی نہ رہے گی (وہاں سے کوچ کر جاؤ) اور یہ کہ:

((لَا تزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ))

''میری امت میں ہمیشہ (ہر دور میں' اللہ کی طرف سے مدد یافتہ) ایک طائفہ منصورہ رہے گا کہ (حق ان کے ساتھ ہونے کیوجہ سے وہ غالب رہیں گے) اور رسوا کرنے والوں کی رسوائی بھی انہیں کوئی گزند نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔''

(امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ حدیث کتاب الفتن : ۲۱۹۲ میں نقل کی ہے اور حکم لگایا ہے کہ حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ اور امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ بات بھی نقل کی ہے کہ ان کے استاذ امام علی بن المدینی رحمه الله فرمایا کرتے تھے: ''اس طائفہ سے مراد اصحاب الحدیث ہیں۔''

((عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰہَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :'' لَا یَزَالُ مِنْ أُمَّتِیْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَ لَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَأْتِیَ أَمْرُ اللّٰہِ وَ ھُمْ عَلٰی ذَالِكَ))

[متفق علیہ......صحیح البخاری' کتاب التوحید ' رقم الحدیث: ۷٤٦۰' صحیح مسلم'

****

کتاب الإمارہ' رقم الحدیث: ٤٩٥٥]

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: میری امت میں سے ایک بڑی جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین کو (دعوت و جہاد کے ذریعے) قائم رکھے گی۔ جس نے بھی ان کی مخالفت کی اور جس کسی نے بھی ان کی مدد چھوڑ دی وہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (ان پر موت یا قیامت) آ جائے اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔''

سیدنا تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین کی اساس نصیحت (دوسروں کو سمجھاتے بجھاتے رہنا) ہے۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا حق کس کو ہے؟ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو' اس کی کتاب کو' اس کے رسول کو' مسلمانوں کے آئمہ (علم و اختیار والوں) کو اور ان میں سے عام لوگوں کو بھی۔'' [رواہ مسلم' رقم الحدیث: ٤٩٤٤]

خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ مل جل کر رہتے ہوئے انسان کچھ کام اچھے بھی کرتا ہے اور بہت سارا بگاڑ بھی پیدا کرتا ہے۔ پھر جب اس کی افزائش نسل سے بستیاں' شہر اور ملک بنتے ہیں تو قائدانہ صلاحیتیں رکھنے والے لوگ اس کی معاشرتی' قبائلی' خاندانی' معاشی' مذہبی اور وطنی ضروریات و مشکلات کو حل کرنے کے لئے' اپنی ذاتی غلط تربیت' ذہنی عیاری اور کسی گندے نظریہ کی بنیاد پر یا تو اس پر ظلم کرتے ہیں اور یا پھر کسی مخلصانہ ٹھوس عقائد پر مبنی دین حق کا منہج رکھنے والے لوگ عدل وانصاف' امن وامان' صاف ستھرے عقیدۂ توحید' مسنون عبادات اور مساوات والی شریعت مطہرہ وکاملہ کا نفاذ کرتے ہیں۔

اللہ کی آخری کتاب' قرآن حکیم' رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث (کہ جن دونوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العالمین خود لے رکھا ہے) معتبر تاریخی مصادر اور مختلف علوم وفنون کی دیگر کتب کے مطالعہ سے اس ضمن میں درج ذیل باتیں خلاصتاً ٹھوس اصول وقواعد بن کر سامنے آتی ہیں۔

****

﴿1﴾ بنی نوع انسان کے پہلے فرد سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے زمین پر آنے سے کچھ عرصہ بعد سے لے کر آج تک (اور تا قیامت) انسان ہمیشہ دو حصوں میں تقسیم رہے ہیں اور رہیں گے۔

(۱) اللہ کی ذات وصفات اور حاکمیت وشریعت کا کسی نہ کسی طور پر انکار کرنے والے کہ ان میں سے بعضوں نے کھلم کھلا انکار بھی کیا ور اپنے اسے فاسد نظریہ کی تشہیر بھی کی۔ یہ اس گروہ کے امام بنے جبکہ دوسروں نے آنکھیں بند کر کے' اندھادھند ان کی تقلید کرتے ہوئے اس شیطانی گروہ کو تقویت پہنچائی۔ یہ لوگ اللہ کے باغیوں کا جتھہ بنے۔ اسی گروہ کا ایک حصہ وہ لوگ بھی ہیں کہ باوجود حق وباطل کی پہچان کے شیطانی قوتوں اور معبودان باطل پر ایمان ویقین پختہ کر لیتے ہیں۔

﴿ وَ يَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا هٰٓؤُلَآءِ أَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا سَبِيْلًا۝﴾[سورة النساء:٥١]

''اور کفار کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اہل ایمان کی نسبت سیدھے رستے پر ہیں۔''

(اور یہ یہود ونصاریٰ کا گروہ ہے)

(۲) اللہ رب العالمین پر پختہ ایمان رکھنے والے لوگ کہ ان کا خالق ومالک بھی ایک اللہ ہے اور زمین وآسمان کی ہر ہر چیز کا خالق ومالک بھی ایک اللہ ہے۔ ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ﴾ ''اس جیسی کوئی ذات ہو نہیں سکتی۔'' نہ اس جیسی کسی کی صفات ہیں۔ ان کی تمام عبادات کی سب اقسام ایک اللہ کے لئے ہوتی ہیں کسی بھی مخلوق کے لئے ہرگز نہیں اور شریعت ودین اور قانون ودستور صرف ایک اللہ رب العالمین کا وہ مانتے ہیں۔ اس کے دیئے ہوئے دین کے علاوہ وہ کسی کا قانون نہیں مانتے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے دین اللہ کو وہ مکمل راہنما مانتے ہیں۔ یہ ان کے راسخ العقیدہ ہونے کی پہچان ہوتی ہے۔ عرف عام اور شرعی اصطلاح میں ایسے لوگوں کو اہل ایمان' مومن اور مسلمان کہا گیا ہے۔

﴿2﴾ عقیدہ' نظریہ اور عمل کی بنیاد پر جب بنی نوع انسان کی من حیث المجموع مندرجہ بالا دو جماعتیں (کفار ومشرکین اور اہل ایمان' مسلمانوں کی) بن گئیں تو یہ بھی یاد رکھئے کہ گنتی کے اعتبار سے

****

''کفار ومشرکین'' کی جماعت ہمیشہ بہت بڑی اکثریت میں رہی ہے۔ اور اللہ کے مومن بندے ہر دور میں تھوڑی تعداد کے اندر رہے ہیں۔

﴿ وَ إِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝﴾ [سورة الانعام: ١١٧]

''اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں گمراہ ہیں۔ اگر تم ان کا کہا ماننے لگو گے تو وہ تمہیں اللہ کی راہ (دین اسلام) سے بھلا دیں گے (گمراہ کرتے ہوئے اس سے دور لے جائیں گے) یہ لوگ محض گمان (اپنی عقل سے بنائے ہوئے قوانین) کے پیچھے چلتے ہیں اور نرے اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔''

﴿ وَ إِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۝﴾ [سورة الانعام: ١٢٠]

''اور بلا شبہ بہت سے لوگ بے سمجھے بوجھے اپنے نفس کی خواہشات سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔''

3 ہر دور میں طاغوتی اور شیطانی قوتیں اللہ کی زمین میں عباد اللہ پر ظلم کرنے کا ذریعہ بنی ہیں۔ انسانوں کے بنائے ہوئے اپنے قوانین نے کبھی بھی بنی نوع انسان کو عدل وانصاف اور امن وامان نہیں دیا۔ ان کی بنیاد ہی بدامنی اور ظلم واستبداد پر قائم ہوئی ہے۔ جبکہ اللہ کے دین نے ہر دور میں ہر خطے پر جہاں اسے نافذ کیا گیا۔ صرف ایک انسان کو نہیں، زمین پر بسنے والی ہر مخلوق کو عدل وانصاف، امن وامان اور خوشحالی سے نوازا ہے۔

4 انسانی معاشروں کو جکڑ کر، ان پر مسلط ہوتے ہوئے اور انہیں منظم رکھنے کیلئے طاغوتی قوتوں کے بہت سارے حکومتی نظام آج تک دنیا میں کام کرتے آئے ہیں جیسے کہ:

(ا) قبائلی نظامِ حکومت (Traibal System of power)

(۲) شخصی حکومت (One man rule or Dictatorship)

(۳) جمہوری حکومت Democracy or Govt of the people `for the)
people ` by the people.)

(۴) شاہی نظام حکومت (Emperor system of Goverment or Sovereignty)

(۵) سوشلزم (Socialism)

(۶) کمیونزم وغیرہ وغیرہ۔ (Communism)

مگر اللہ رب العالمین کی طرف سے دیئے گئے نظام حکومت کی تین ہی صورتیں آج تک دنیا میں معروف رہی ہیں اوران تینوں میں سے اعلیٰ ترین نظام عدل

(۱) نظام رسالت (Prophet hood) تھا۔ اللہ رب العالمین کے اپنے انتخاب پر یہ صرف رسولوں اور نبیوں کوعطا ہوتا تھا۔ یہ کوئی کسبی نظام یا خودساختہ دین نہ ہوتا تھا کہ جو چاہتا محنت کر کے حاصل کر لیتا۔ جیسے کہ (کم وبیش) چار ہزار سال قبل' اللہ کے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی حکومت فلسطین میں' آپ کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی حکومت مصر میں' پھر حضرت یوسفؑ سے کم وبیش سات سو سال بعد سیدنا داؤد اوران کے بیٹے سیدنا سلیمان علیہما السلام کی حکومتیں زمین کے بہت بڑے حصے پر اور دیگر بنو اسرائیلی انبیاء کی حکومتوں کے بعد اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی حکومت پورے جزیرۂ عرب پر۔

(۲) نظام خلافت (Caliph hood) نبوی حکومتوں کے بعد سب سے اعلیٰ ترین نظام عدل وحکومت' نظام خلافت ہے کہ جو پہلی امتوں میں بھی رائج تھا جیسے کہ سیدنا موسیٰ اور انکے بھائی ہارون علیہما الصلاۃ والسلام کے بعد یوشع بن نون کی خلافت کہ جنھوں نے فلسطین میں یہ نظام قائم کیا۔ گذشتہ امتوں کی بہت ساری مثالیں اس طرح کی پیش کی جاسکتی ہیں۔ امت محمدیہ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یکے بعد دیگرے چار

****

اور پھر وقفوں کے ساتھ دوسرے خلفاء کو ملا کر کل بارہ راشدین ومہدیین خلفاء کے متعلق صحیح احادیث مبارکہ اور ثقہ تاریخی مصادر کی گواہی موجود ہے۔

(ا) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ هَذَا الْاَمْرَفِیْ قُرَیْشٍ لَا یُعَادِیْهِمْ اَحَدٌ إِلَّا کَبَّهُ اللّٰهُ عَلَی وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّیْنَ))

[رواہ البخاری' کتاب المناقب' رقم الحدیث: ۳۵۰۰' وصحیح مسلم' کتاب الامارہ]

''خلافت اور سرداری قریش میں رہے گی' جو شخص ان سے دشمن کرے گا' اللہ اسے سرنگوں اور زیر کر دے گا تاوقتیکہ وہ شریعت کو قائم رکھیں گے۔''

(ب) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ (سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ) کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔

((لَا یَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا إِلٰی إِثْنَی عَشَرَ خَلِیْفَةً))

''بارہ خلفاء کی خلافت تک ہمیشہ اسلام غالب رہے گا۔''

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے مجھے اگلی بات سننے نہ دی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا: آپ ﷺ نے آگے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا' آپ ﷺ نے فرمایا: ((کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ)) سب کے سب (یہ خلفاء) قریش میں سے ہوں گے۔''

(ج) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَکُوْنُ النُّبُوَّةُ فِیْکُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَکُوْنَ' ثُمَّ یَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ یَّرْفَعَهَا))

''(رسول اللہ ﷺ کی اپنی) نبوت تم میں رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ رہے' پھر وہ اٹھا

****

لے گا جب چاہے کہ وہ اٹھا لے۔''

((ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَىٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّرْفَعَهَا))

''پھر نبوت کے کشادہ راستے پر خلافت رہے گی، جب تک اللہ چاہے کہ رہے، پھر اللہ اسے اٹھا لے گا جب چاہے گا کہ اسے اٹھا لے۔''

((ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّكُونَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا))

''پھر مضبوط بادشاہی ہوگی اور وہ تب تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ رہے۔ پھر اللہ اسے اٹھا لے گا جب چاہے کہ اٹھا لے۔''

((ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّرْفَعَهَا))

''پھر ظلم پر مبنی ٹوٹی پھوٹی بادشاہی ہوگی یہ اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے کہ رہے۔ پھر اللہ اسے اٹھا لے گا جب چاہے کہ اٹھا لے۔''

((ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ))

''پھر خلافت ہوگی نبوت والی کشادہ راہ پر۔ راوی کہتا ہے کہ پھر نبی ﷺ نے سکوت فرمایا۔''

[رواه أحمد فی مسانيد النعمان بن بشير رضی الله عنه : ٤/٢٧٤، وابو داؤد والترمذی]

(د) ((عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى الله عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَ إِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَ أُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَ الْأَبْيَضَ......الخ))

[رواه مسلم ' كتاب الفتن وأشراط الساعة ' رقم الحديث: ۷۲۵۸]

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ لیا (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کے پورب' پچھم دیکھ لئے۔ میری (امت کی) حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھے دکھلائی گئی اور مجھے دو سرخ اور سفید خزانے بھی دیئے گئے ہیں۔''

سلسلة الاحاديث الصحيحة ۱/۷ میں شیخ محمد ناصر الدین الألبانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:''اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان ایک بار پھر مضبوط قوت بن کر دنیا میں ابھریں گے۔'' اور یہ دعوت و جہاد سے ہی ممکن ہو سکے گا بصورت دیگر ہرگز نہیں۔ یہ موضوع بہت طویل ہے مگر ہم یہاں اختصار سے بیان کر رہے ہیں۔

صحیح احادیث اور ثقہ تاریخی مصادر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہم ملک جبریہ'' کے دور سے گزر رہے ہیں اور وہ وقت ضرور آئے گا جب عيسى بن مريم عليهما السلام اور محمد بن عبد الله القرشى المهدى المذكور فى الأحاديث الصحيحة رحمه الله جہاد کے ذریعے " خلافت على منهاج النبوة'' والے پر امن اور عادلانہ نظام حکومت کو قائم کریں گے۔ ان شاء اللہ

(۳) نظام امارت اور بادشاہی نظام۔ (Ruler System and Svereignty)

ا ۔ خلافت بہر طور رسالت کے تابع ہوتی ہے۔ اگر یہ رسالت و نبوت کے تابع نہ ہو تو ظلم و استبداد والی بادشاہی بن جاتی ہے۔ اسی طرح بادشاہی اگر نظام رسالت کے تابع ہو تو خیر والی ورنہ ظالم ملوکیت بن جاتی ہے۔ بعینہ نظام امارت کا حال ہے۔ یہ بھی رسالت و خلافت کے تابع ہوتا ہے۔ دین اسلام میں' امیر جس قدر قرآن و سنت کی پاسداری زیادہ کرے گا اسی قدر اس کے عمل اور اس کی امارت میں خیر و برکت رہے گی۔ اور جتنا وہ اس سے دور ہٹتا چلا جائے گا اسی قدر وہ اللہ کے غیض و غضب کا حقدار ٹھہرے گا۔

ب ۔ قرآن و سنت میں خلیفہ' مَلِک ' امام' امیر اور سلطان کے الفاظ ہم معنی بھی استعمال ہوئے ہیں۔ مگر علماء

وفقہاء امت' ماہرین عمرانیات اور مؤرخین نے ان اصطلاحات کو علیحدہ علیحدہ پہچان کے طور پر اپنی کتب میں درج فرمایا ہے۔ تاریخ میں امر واقع بھی ایسے ہی تھا۔ پانچوں کلمات اپنے اپنے مسمیٰ بہ کے اختیارات کا تعین بھی کرتے تھے اور بعض بنیادی امور کے سبب تاریخ میں ہر ایک کا طرز حکومت دوسروں سے قدرے مختلف بھی رہا ہے مگر اصولاً تین ہی قسم کے طرز ہائے حکومت تھے کہ جن پر ہم بحث کر رہے ہیں۔

ج ۔ نظام امارت اپنے اندر اس قدر زیادہ وسعت رکھتا ہے کہ دنیا کا کوئی بھی دوسرا نظام نبوت اور خلافت کے بعد اتنے وسیع دامن والا نظر نہیں آتا۔ یہ نظام دو آدمیوں کی جماعت سے لے کر دنیا جہان کے وسیع و عریض خطوں پر پھیلی بڑی بڑی حکومتوں اور کروڑوں افراد کی جماعتوں میں آپ کو تاریخ کے اوراق پر مل سکتا ہے۔ اس تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ منسلک رہنا واجب ہے ورنہ اس کا دین ہی نہ رہے گا۔ امام دارمی رحمہ اللہ نے [۱/ ۷۹] میں سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث بیان کی ہے۔ فرمایا:

((لا إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَّلَا جَمَاعَةٌ إِلَّا بِإِمَارَةٍ وَّ لَا إِمَارَةٌ إِلَّا بِطَاعَةٍ))

'' جماعت کے بغیر اسلام نہیں' إمارت (امیر) کے بغیر جماعت نہیں اور اطاعت کے بغیر امارت نہیں۔''

(جماعت سے مراد طائفہ منصورہ کی قیادت میں عین قرآن وسنت پر چلنے والی جماعتِ ہے نہ کہ جاہلانہ تعصب اور بدعات وخرافات پر ضد اور کد رکھنے والی کوئی تقلیدی جماعت)

((عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ : أَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ ' أَللّٰهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ ' بِالْجَمَاعَةِ وَ بِالسَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ وَ مَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ

****

جَهَنَّم ' قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ ! وَ إِنْ صَامَ وَ صَلَّى؟ قَالَ : وَ إِنْ صَامَ وَ صَلَّى وَ زَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ))

[رواہ أحمد :۲۰۲/٤ والترمذی۔ شیخ ألبانی رحمہ اللہ نے مشکاۃ المصابیح کی کتاب الإمارة والقضاء ، جلد دوم ص:۱۰۹۲ مطبوعہ بیروت میں کہا ہے کہ:وَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ]

''حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دے رہا ہوں ان پانچوں کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے: (۱) جماعت کو لازم پکڑنے کا (۲) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں امیر کی بات سننے کا (۳) اپنے امیر کی اطاعت کرنے کا (۴) اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ دینے کا اور (۵) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ''جماعت'' سے بالشت بھر بھی نکل گیا بالتحقیق اس نے اسلام کی التزامی رسی کو اپنی گردن سے اتار پھینکا حتی کہ وہ جماعت میں واپس پلٹ آئے۔ اور جس شخص نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا اس کا شمار جہنمیوں میں سے ہوگا۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ نماز روزہ ہی کیوں نہ کرے؟ فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزے ہی کیوں نہ رکھے' نمازیں ہی کیوں نہ پڑھے اور مسلمان ہونے کا دعوی ہی کیوں نہ کرے۔''

((عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ ' وَ إِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ))[رواہ أحمد: ٢٤٣/٥]

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' فرمایا: '' بلاشبہ شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے جس طرح بھیڑ بکریوں کیلئے بھیڑیا ہوتا ہے۔ ریوڑ سے الگ تھلگ کناروں پر رہنے والی اور علیحدہ ہونے والی بکری کو وہ پکڑ لیتا ہے۔ خبردار! قبیلوں میں نہ

****

بٹ جانا جماعت اور عزت والے مقام کو لازم پکڑنا۔''

((عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :" إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ))[رواه ابو داؤد فی کتاب الجهاد' رقم الحدیث: ۲٦۰۹]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تین آدمی سفر میں ہوں تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر بنالیں۔''کسی نے کیا خوب کہا ہے!

جماعت کی عزت میں ہے سب کی عزت
جماعت کی ذلت میں ہے سب کی ذلت
رہی ہے ' نہ ہرگز رہے گی سلامت
نہ شخصی بزرگی ' نہ شخصی حکومت
وہی شاخ پھولے گی یاں اور پھلے گی
ہری ہو گی جڑ اس گلستاں میں جس کی

(د) علماء نے امامت کی دو اقسام بیان کی ہیں:

❶ امارت و امامت صغریٰ (کہ جو اپنی بعض مجبوریوں اور حالات کے تقاضوں کے مطابق پورے دین اسلام کا نفاذ کرنے سے قاصر ہوتی ہے۔)

❷ امارت و امامت کبریٰ (کہ جو اللہ کی زمین پر اس کی شریعت کے تمام حصوں اور شعبوں کا مکمل نفاذ کرنے کی قوت اور صلاحیت رکھنے والی ہوتی ہے اور اسے نافذ کرتی ہے چاہے تھوڑے ہی عرصہ کے لئے اور زمین کے کسی بھی خطّے پر کیوں نہ ہو۔)

یہ بات پورے دلائل و بیّنات اور براہین قاطعہ سے ثابت ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں کی امامت کبریٰ کا وجود کہیں نہیں ہے۔البتہ امامت و امارت صغریٰ عالم اسلام کے ہر ملک میں سینکڑوں کے

حساب سے نظر آتی ہے اور ہر جماعت انتہائی بودے نظریات اور کچی بنیادوں پر کھڑی ہے۔ کسی ایک کے اندر بھی یہ صلاحیت اور ہمت نہیں کہ وہ امامت کبریٰ کے قیام کے لئے (دعوت و جہاد والے نبوی منہج کے ذریعے) کوئی کردار ادا کر سکے جبکہ امامت و امارت کبری کے قیام میں جدو جہد کرنا ہر مسلم فرد اور ہر مسلمان جماعت پر واجب ہے۔ اللہ ذوالجلال کا حکم ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾[سورة آل عمران: ١٠٣]

''(اور سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن وسنت والی راہ) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقوں، جماعتوں میں نہ بٹ جانا۔''

﴿ وَ لَا تَكُوْنُوا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ هُمُ الْبَيِّنَاتُ وَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌO﴾[سورة آل عمران: ١٠٥]

''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے (یعنی حصوں میں بٹ گئے) اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے خلاف واختلاف کرنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے (آخرت میں) بہت بڑا عذاب ہے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ))'' اللہ کا ہاتھ (یعنی اس کی مدد) جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔''

[رواه الترمذي، كتاب الفتن، رقم الحديث: ٢١٦٦]

فضیلۃ الشیخ/حسین بن محسن بن علی جابر نے اپنی کتاب " **الطريق إلى جماعة المسلمين**" میں، فضیلۃ الشیخ الدکتور/محمد السید الوکیل نے اپنی کتاب" **القيادة والجندية في الإسلام**" میں، امام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے" **السياسة الشرعية**" میں، امام ابو محمد علی بن أحمد المعروف بابن حزم نے " **الفصل في الملل و الأهواء والنّحل** " میں اور دیگر بہت سارے کبار علماء اور ائمہ نے اپنی اپنی

****

تصنیفات میں امامت کبریٰ کے قیام کو واجب قرار دیا ہے۔

﴿5﴾ اسلام میں نظام امارت وخلافت جس دستور حیات اور دین وشریعت کو لے کر چلتا ہے اور جس کے نفاذ کے لئے وہ قائم کیا جاتا ہے اس میں —— اور جمہوریت وملوکیت (استبدادی شاہی نظام) اور دیگر باطل نظاموں میں بنیادی طور پر تین باتیں دونوں متخالف ومتحارب نظاموں کے راستے جدا جدا کرتی ہیں۔ تا قیامت دونوں نظام کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(ا) پیرا گراف نمبر ۴ (صفحہ نمبر 248) میں بیان کئے گئے تمام طاغوتی نظام انسان کے اپنے بنائے ہوئے ہوتے ہیں کہ جو اس کی ناقص عقلی اور ضعف وقلت علم کی وجہ سے ہمیشہ انسانی معاشرے کے لئے نقصان دہ اور بودے ثابت ہوئے ہیں۔ یہ مصنوعی قوانین اور دساتیر کبھی بھی مستقل نہیں رہے۔ وہ درخت اپنی جڑیں زمین میں پھیلا کر کیسے پھل آور ہو سکتا ہے کہ جسے ہر دوسرے تیسرے دن اکھاڑ کر کہیں اور لگا دیا جائے؟ جبکہ ان تمام باطل نظاموں کے مقابلے میں اللہ کا دین اس قدر مضبوط، مکمل اور مستقل مزاج ہے کہ صدیاں گزرنے کے باوجود اسکے کسی ایک کلیئے' قاعدے اور اصول میں تبدیلی تو بہت دور کی بات ہے قرآن وسنت کی اصل عبارتوں کا ایک لفظ بھی آگے پیچھے نہیں ہوا اور بغور مطالعہ سے یوں پتہ چلتا ہے کہ اسکے بھیجنے والے رب العالمین نے ابھی ابھی اسے مکمل کیا ہو۔ دین اسلام کی مثال اس درخت کی سی ہے کہ جس کی جڑیں بہت گہری اور جس کا پھل ہمیشہ تر وتازہ ہو۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِىٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْآخِرَةِ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ

****

مَا يَشَآءُ O﴾[سورة ابراهيم: ١٤/ ٢٤-٢٧]

''کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (لا إله إلا الله ۔کہ جو پورے دینِ اسلام کی اساس ہے۔) کی مثال کیسی بیان فرمائی ہے؟ اس (شریعت) کی مثال پاکیزہ درخت کی مانند ہے کہ جس کی جڑیں (زمین میں پھیل کر اسے پکڑے ہوئے) مضبوط ہیں۔اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ یہ درخت اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا اور میوے دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتے ہیں تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔اور کلمہ خبیثہ (شرک وکفر والی گندی بات) کی مثال اس ناپاک درخت کی سی ہے۔(جو نہ ہی مستحکم اور نہ ہی اس کی شاخیں بلند) زمین کے اوپر ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے۔اس کو ذرا بھی قرار وثبات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے دلوں کو صحیح اور پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (مضبوط رکھے گا) اللہ تعالیٰ ظالموں (مشرکوں) کو گمراہ کر دیتا ہے۔اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

پھر یہ کہ اللہ کے دین میں کوئی نقص اور عیب نہیں۔ یہ ہر طرح سے مکمل اور زندگی کے ہر شعبے میں پوری پوری راہنمائی کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو بارہ سال پہلے اپنے آخری نبی کی طرف آخری وحی:

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا O﴾[سورة المائده: ٣]

''آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی اس نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے اور اسلام کو تمہارے لئے بطور شریعت میں نے پسند کر لیا ہے۔''

اور یہ کہ:

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِيْ الْآخِرَةِ مِنَ

****

الْخَاسِرِيْنَ O﴾[سورة آل عمران: ٨٥]

''اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔''

جس طرح اللہ رب العالمین کی ذات کمال والی ہے:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ O﴾ [سورة الشورىٰ:٤٢/١١]

''اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔''

اسی طرح اس کی صفات بھی دائمی اور بغیر تحریف، تمثیل، تکییف اور تعلیل کے اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ ان میں کوئی نقص اور عیب نہیں۔ دین اسلام، اللہ کی صفت اُحسن الحدیث، قرآن حکیم اور وحی غیر مُتلوّ (احادیث صحیحہ) کے ذریعے اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ تک اور ان سے آگے امت تک پہنچا ہے۔ اس دین کی حفاظت بھی اللہ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے:

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ O﴾[سورة الحجر ١٥/٩]

''بے شک یہ کتاب نصیحت ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔''

اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی شریعت اور اس کے دین (قرآن وحدیث) کا ایک ایک حکم اور ہر ہر کلمہ امت تک پہنچا دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے خود گواہی دے دی:

﴿ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ O﴾[سورة التكوير ٨١/٢٤]

''اور وہ غیب کی باتوں پر (یعنی قرآن وسنت کی وحی پر کہ جو رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوتی ہے) بیان کرنے میں بخیل نہیں ہے۔

اور جیسا کہ خود نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ایک لاکھ سے زیادہ جانثار، ساتھیوں، دنیا کی تمام امتوں کے اعلیٰ ترین افراد، صحابہ کرام سے گواہی لے لی تھی:

((وَ أَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ أَدَّيْتَ وَ نَصَحْتَ ' فَقَالَ بِأُصْبَعِهِ السَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَآءِ وَ يَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ ' اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ' اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ))

[عن جابر رضی الله عنه / صحيح مسلم وغيره من الكتب الحديث]

''اور تم سے میرے بارے میں (قیامت والے دن) پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ کہنے لگے: ہم گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے اللہ کا دین پہنچا دیا۔ (یہ آپ کے پاس امانت تھی) آپ ﷺ نے امانت ادا کردی اور اپنی امت کو نصیحت مکمل کردی۔ تب آپ ﷺ نے اپنی شہادت والی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی طرف اس سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے جاتے۔ اے اللہ! تو گواہ رہنا' اے اللہ تو گواہ رہنا (کہ میں نے تیرا دین مکمل طور پر تیرے بندوں کی طرف پہنچا دیا ہے) اس لئے:

﴿ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ﴾[سورة يونس ١٠/٦٤]

''اللہ کی باتیں (یعنی اس کا دین) بدلا نہیں کرتیں۔''

اسے تا قیامت صحیح سلامت رہنا ہے اور جو شریعت و دین اس قدر مضبوط' مکمل' ہمہ گیر اور دائمی ہو اسے ہر دور میں غالب رہنا چاہیے۔ فرمایا:

﴿ هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○﴾[سورة التوبة: ٣٣]

''اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول (حضرت محمد ﷺ) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اس دین کو دنیا کے تمام ادیان (باطل نظاموں اور طاغوتی قوانین) پر غالب کردے اگرچہ کافر' مشرک ناخوش ہی کیوں نہ ہوں۔''

****

چنانچہ صدیوں پہلے اللہ نے اپنا یہ وعدہ پورا کر دیا اور سینکڑوں سال دنیا کے بیشتر حصوں پر اللہ کا دین غالب رہا۔ اور جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے اللہ تعالیٰ اپنے اس دین کو" خلافت علی منهاج النبوة" کے ذریعے ایک بار پھر دنیا میں غالب کرے گا۔ (ان شاء اللہ)

(۲) حکومت و حاکمین اور امارت و قیادت کے اعتبار سے لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک گروہ حکومت و قیادت اور فیصلہ جات کرنے والوں کا (یعنی حکام واُمراء اور قضاۃ) اور دوسرا بہت بڑا گروہ ان کا جن پر حکومت کی جاتی اور جن کے فیصلے کئے جاتے ہوں۔ چنانچہ حاکم ومحکوم اُمیر ومأ مور اور قاضی و مدعی و مدعی علیہ دونوں قسم کے لوگوں کا ایمان اللہ کے ہاں تب تک مکمل اور قابل قبول نہیں ہوتا جب تک وہ فیصلہ اور حکومت کے لئے قانون اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نہیں مانتے۔ چنانچہ پہلے گروہ کے بارے میں فرمایا کہ:

﴿ وَ مَنۡ لَمۡ يَحۡكُمۡ بِمَا اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ۝﴾

[سورة المائده: ٤٤]

"اور جو شخص اللہ کے اتارے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔"

اگلی آیت میں فرمایا:

﴿ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ۝﴾ ("ایسے ہی لوگ ظالم (مشرک) ہیں۔")

آیت: ۴۷ میں فرمایا:

﴿ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۝﴾ ("ایسے ہی لوگ نافرمان (مجرم) ہیں۔")

دوسرے گروہ کے بارے میں فرمایا کہ:

﴿ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِيۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَ يُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا۝﴾ [سورة النساء:٦٥]

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو تم فیصلہ کرو اس سے متعلق اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اسے خوشی سے تسلیم کر لیں تب تک مومن (ایمان والے) نہیں ہونگے۔''

ایک جگہ مطلقاً فرمایا کہ:

﴿ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ أَمَرَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ ذَالِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ O﴾[سورۂ یوسف: ٤٠]

''نہیں ہے حکم (فیصلہ اور حکومت) مگر صرف ایک اللہ کا۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ (گویا اللہ ہی کا حکم ماننا اس کی عبادت ٹھہری) یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' اس لئے اکثریت کی بات غلط ہوگی اور اللہ رب العالمین کی درست۔

علاوہ ازیں بے شمار دلائل ہیں' جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ''توحید حاکمیت'' عقیدہ وایمان کا حصہ ہے۔ اس لئے اللہ کے سوا کسی بھی دنیاوی قانون وشریعت اور دستور کو اللہ کے دین کے مقابلے میں تسلیم کرنا' اس کی تشہیر کرنا اور اس پر عمل کرنا یا کروانا اللہ کے نزدیک کفر' شرک اور بہت بڑا جرم شمار ہوتا ہے۔

جبکہ عصر حاضر کے تمام باطل نظام' دین اللہ کے مقابلے میں باقاعدہ ایک شریعت مانے جاتے ہیں۔ جمہوریت کا تو معنیٰ ہی یہ کیا جاتا ہے۔:

⌘ عوام کی حکومت (1)Government of the people

⌘ عوام کے لئے (2)for the people

⌘ عوام کے ذریعے (3)by the people

یہی بات تو یہ ہے کہ یہ نظریہ اس دور کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ ماضی قریب کی تاریخ اور حال کے واقعات اس بات کی بھرپور تصدیق کرتے ہیں۔ اقبال نے اس جھوٹ کا پول بھی خوب کھولا ہے اور

****

دیگر باطل نظاموں کا بھی۔

مجلسِ ملت ہو یا پرویز کا دربار ہو
ہے وہ سلطان، غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر
تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام؟
چہرہ روشن ' اندروں چنگیز سے تاریک تر

ہے وہی سازِ کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیواستبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری؟
اس سراب رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو
آہ ! اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

(دیواستبداد: ظلم و جبر والی حکومت کا جن ' قبا: لباس ' پائے کوب: کوٹنے والا)

اللہ تو فرماتے ہیں کہ زمین وآسمان میں ہر چیز پر چونکہ ملکیت بھی میری ہے اس لئے حکومت بھی میری۔ مگر جمہوری کہتے ہیں کہ نہیں حکومت عوام کی۔ اللہ فرماتے ہیں کہ عباد اللہ پر فیصلوں کا حق میرا اور میرے نبی کا۔ جبکہ جمہوریت کہتی ہے کہ نہیں By the people عوام کے ذریعے فیصلے ہونگے۔ اس لئے بنیادی طور پر یہ دوسرا بہت بڑا اساسی مسئلہ ہے کہ جس کی وجہ سے دونوں نظام کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(۳) تیسرا بنیادی مسئلہ کہ جس کی بنا پر کفر اور اسلام' نظام امارت و خلافت اور جمہوریت و باطل نظام ہائے زندگی میں بُعد المشرقین و المغربین ہے' وہ شریعت وقانون اور جماعت وتنظیم کا ہے۔ اسلام

میں پہلے دین آتا ہے اور جس پر نازل ہو رہا ہو وہ اس دین کے مطابق جماعت تیار کرتا ہے۔ جب ایک مضبوط جماعت کی، اللہ کی مرضی کے مطابق خوب تربیّت ہو جاتی ہے تب اس شریعت کا نفاذ ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل وکرم اور اس کی مدد سے تب وہ صدیوں تک دنیا پر غالب رہتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ إِنْ كَانُوْ مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍO ﴾[سورة الجمعه: ٢/٦٢]

''اللہ وہ ذات ہے جس نے (عربوں کے) ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک (محمد ﷺ) کو رسول بنا کر بھیجا۔ وہ انہیں اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا ہے، انہیں (شرک اور کفر کی گندگی سے) پاک کرتا ہے، انہیں کتاب اللہ، اور حکمت و دانائی (اپنی سنت) کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔''

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن وسنت کے ساتھ تربیت کر کر کے جو جماعت تیار فرمائی وہ دنیا کی سب امتوں سے اعلیٰ ترین افراد کی جماعت تھی۔

" خَيْرُ أُمَّتِىْ الْقَرْنُ الَّذِىْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُتَّمَنُوْنَ وَ يَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَ يَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ "

''میری امّت میں بہتر قرن (زمانہ) وہ ہے جس میں مَیں بھیجا گیا ہوں۔ پھر وہ زمانہ ہے جو اس کے بعد ہے۔ پھر ان کا ہے جو ان کے بعد ہونگے پھر ان کے بعد وہ لوگ پیدا ہونگے جو بن گواہ کئے گواہی دیں گے (ان کا کاروبار ہی جھوٹی گواہیاں دینا ہوگا۔) خیانت کریں گے امانت داری نہ کریں گے۔ نذر مانیں گے (اللہ کیلئے) مگر پوری نہ کریں گے۔ ان

****

میں (جہاد نہ کرنے کی وجہ سے) موٹاپا پھیل جائے گا۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

« خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِى ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ......الخ»

[رواه مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم الحديث: ٦٤٧٢، ٦٤٧٣، ٦٤٧٥ عن عبد الله بن مسعود و عن ابى هريرة و عن عمران بن حصين رضى الله عنهم]

”بہتر لوگ میرے دور کے ہیں پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔“

محدثین و شارحین کے نزدیک صحابہ کرام کا دور ۱۲۰ھ ہجری میں ختم ہوا کہ جس میں رسول اللہ ﷺ کے آخری صحابی ابو الطفیل فوت ہوئے۔ (رضی اللہ عنہ) تابعین کا زمانہ ۱۷۰ھ ہجری میں اختتام کو پہنچا اور تبع تابعین کا قرن ۲۲۰ھ ہجری میں ختم ہوا۔[والله اعلم بالصواب]

یہ بات بھی یاد رکھئے کہ کسی بھی نظریہ اور دین و شریعت کے نفاذ میں بنیادی طور پر تین چیزیں کارفرما ہوتی ہیں۔

(۱) نظریہ اور دین و شریعت کی تعلیمات بذات خود

(۲) اس کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنے والی جماعت

(۳) وطن یا علاقہ

چنانچہ جمہوریت سمیت دنیا کا کوئی بھی باطل نظام حکومت و قیادت اپنی جماعت کے انسانوں کی اخلاقی اور عقیدوی تربیت و اصلاح کا کوئی بندوبست نہیں کرتا۔ اور نہ ہی ان کا کوئی اخلاقی معیار ہوتا ہے۔ بس انسانوں کی ایک بھیڑ ہوتی ہے جن کی نعرہ بازی اور ہنگامہ آرائی سے غلط قسم کے لوگ آگے آجایا کرتے ہیں۔ اقبال نے یہاں بھی کیا خوب کہا تھا۔

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

جبکہ اسلام اصلاح وتربیت اور تقویٰ پر بہت زور دیتا ہے حتیٰ کہ کوئی بھی شخص شریعت اسلامیہ میں عہدہ ومنصب کا مطالبہ از خود نہیں کر سکتا۔اس کی ممانعت ہے۔ جبکہ جمہوریت میں لوگ ووٹ مانگنے کے لئے دردر کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔اسلام میں امیر جماعت اَصْحَابُ الْخِبْرَۃ ' متقی اور اہل لوگوں کو خود ذمہ داری سونپتا ہے۔جمہوریت میں لوگ اپنے نمائندے اس بنیاد پر منتخب کرتے ہیں کہ وہ عوام کی اطاعت کریں گے جبکہ اسلام میں مامورین کو اپنے اولیاء الامور کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا جاتا ہے اور جب دونوں طبقوں کے درمیان اس اطاعت میں اللہ کی رضا اور ملت کی خدمت ہدف بن جاتے ہیں تو جمہوری معاشروں کی نسبت یہاں احترام اور امن وامان کا ماحول زیادہ دیر پا اور مستحکم ہو جاتا ہے۔جبکہ جمہوری ملکوں میں ایسا نہیں ہوتا۔

تمام غیر اسلامی نظام' رنگ ونسل' لسانی تعصب اور علاقائی وجغرافیائی حدوں کے ذریعے انسانوں میں نفرت وعداوت اور بدامنی ودہشت گردی عام کرتے ہیں جبکہ اسلام میں۔

" لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلَی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلَی عَرَبِیٍّ وَ لَا لِأَحْمَرَ عَلَی اَسْوَدَ إِلَّا بِالتَّقْوَی "

''کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر۔اور نہ ہی کسی سرخ وسفید کو کسی کالے پر مگر تقویٰ کے ساتھ......کا معیار مساوات ہے۔''

باطل نظامہائے حکومت وسلطنت علاقوں' ملکوں اور وطنوں کے لئے جنگ وجدال کرتے ہیں:

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

جبکہ اسلام کا مصدر اول قرآن کہتا ہے:

﴿ إِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۝ ﴾

[سورة الأعراف:۱۲۸]

****

''زمین ساری کی ساری اللہ کی ہے (اور مسلمان اللہ کے بندے ہیں) وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور آخر بھلا تو متقین کا ہی ہے۔''

اس لئے جیسا کہ طارق بن زیاد نے کہا تھا: ''ہم مسلمان ہیں اللہ کی ساری زمین ہمارا گھر ہے۔''

(We are Muslims All God,s earth is our home.)

مسلمان اپنی شریعت میں علاقوں اور ملکوں کی تقسیم نہیں کیا کرتے وہ اللہ کے عالمی دین' دین اسلام کو لے کر دنیا کے کونے کونے میں جایا کرتے ہیں اور انہیں اس سے روک بھی کوئی نہیں سکتا۔

6۔ جماعة الدعوة بفضل اللہ تعالیٰ بالضبط اسی نظام اِمارت پر کھڑی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو دیا تھا اور جسے انہوں نے دنیا میں دعوت و جہاد کے ذریعے قائم کیا تھا۔ اس جماعت کا دستور قرآن و سنت ہے۔ ان دونوں سے متعارض کسی چیز کو یہاں قبول نہیں کیا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ کی ہدایات اور آپ کے عمل کے مطابق یہ سلفی جماعت اہل ایمان و اسلام میں اصلاح و تربیت کے ذریعے اور کفار و مشرکین کے خلاف جہاد و قتال کے ذریعے بالکل اسی طرز پر اللہ کے دین کو غالب اور امامت کبریٰ کو قائم کرنا چاہتی ہے جس طرح امام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے کم وبیش سات سو سال پہلے قائم کیا تھا۔ (آپ اس موضوع سے متعلق چھٹے باب ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے صفحہ 193 پر پڑھ چکے ہیں۔)

عین قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق پوری جماعت کا ایک ہی مرکزی امیر ہے۔ آگے امیر جماعت نے کاموں کی نوعیتوں کے اعتبار سے مختلف شعبہ جات اور علاقوں میں اپنے معاون قائم کر رکھے ہیں جو اپنے اپنے کاموں کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس وقت جماعت کا تنظیم اور اشغال کے اعتبار سے دو طرح کا نظم ہے۔ ایک اداری اور دوسرا اِشغالی۔ اِشغالی نظم کے پھر دو بڑے حصے ہیں۔ (۱) تعلیمی (۲) دعوتی۔

دعوتی حصے کے آگے بہت سارے شعبے ہیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے شب و روز

****

مشغول عمل ہیں ۔ رات دن مسلمانوں کی اصلاح وتربیت کے ساتھ ساتھ انہیں جہادی میدانوں کی طرف نکالنے کا بھرپور کام کررہے ہیں ۔ اس کام کیلئے شعبہ دعوت واصلاح ان کی مکمل راہنمائی کرتا ہے اور ملک بھر میں ہزاروں کے حساب سے ہر ماہ قرآن ترجمہ کلاسیں، دعوتی وتربیتی نشستیں، تنظیمی تربیتی نشستیں، باقاعدہ ہفتہ وار دروس، خطبات جمعہ، سکولوں کالجوں میں اسمبلی پروگرامز، موبائل دعوتی پروگرامز اور بڑے جلسہ جات، سیمینار، اجتماعات اور کانفرنسیں باقاعدگی سے ہورہی ہیں ۔ [والحمد لله علی ذالك]

پوری جماعت کا تنظیمی نظم یوں ہے

1۔ یونٹ مسئول (ہر مسجد، سکول، محلّہ، گاؤں، ہسپتال، گورنمنٹ ادارہ مارکیٹ، بازار، منڈی، یونٹ شمار ہوتا ہے ۔)

2۔ کچھ یونٹوں پر مشتمل ایک حلقے کا مسئول (یہاں سے عمومی مسئولیت کے ساتھ ساتھ شعبہ جاتی مسئولیت بھی شروع ہوجاتی ہے ۔)

3۔ کچھ حلقہ جات پر مشتمل ایک سیکٹر مسئول (اگر سیکٹر میں دفتر کھلا ہوتو مسئول مکتب بھی)

4۔ کئی سیکٹروں پر مشتمل ایک تحصیل کا عمومی مسئول + مالیات کا مسئول + دفتر کا مسئول مکتب ودیگر شعبہ جاتی مسئولین ۔

5۔ کئی تحصیلوں پر مشتمل زون کا عمومی مسئول + مسئول شعبہ دعوت واصلاح + مسئول مالیات + مسئول مکتب ودیگر شعبہ جاتی ذمہ داران ۔

6۔ کئی زونوں پر مشتمل صوبے کا عمومی مسئول + معاون صوبائی مسئول اور صوبائی دعوتی ٹیم ودیگر شعبہ جاتی امراء ۔

7۔ تمام مرکزی شعبہ جات کے عمومی مسئولین اور ان کے معاونین اور مرکزی دعوتی ٹیم

8۔ بیرون ممالک مسئولین (کہ جو حالات کے مطابق وہاں بھائیوں کی تنظیمی ذمہ داریاں لگاتے ہیں

****

9۔ اوران سب پرمرکزی امیر جماعة الدعوة پاکستان

یہ سارا تنظیمی ڈھانچہ اور دعوتی و جہادی عمل' اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیار (مصالح مرسلہ اور تدبیری امور) کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔ کام اور خدمت کی تقسیم' مسئولین کی تقرری اور تبدیلی افراد کی صلاحیتوں کے پیش نظر امیر جماعت خود کرتے ہیں یا حسب ضرورت اپنے معاون اُمراء کو اختیار دے دیتے ہیں۔ مسئولین اور ذمہ داران کے لئے تربیت واصلاح کا عمل پورا سال جاری رہتا ہے تاکہ وہ لغزش نہ کرنے پائیں۔ (وَمَا نُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا) جن اوصاف عالیہ کا ایک مسلم قائد اور مسئول میں پایا جانا نہایت ضروری ہوتا ہے ان صفات سے متصف کرنے کیلئے بار بار تربیتی دورے کروائے جاتے ہیں تاکہ مرکز الدعوۃ والارشاد کے کارکنان وذمہ داران اور اُمراء امارت اسلامیہ والا صحیح کردار ادا کرسکیں۔

وَ مَا التَّوفِيقُ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

****

دعوتی شب وروز

ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

نواں باب

بحمد الله العزیز آپ نے دعوت الی اللہ جیسے عظیم مرتبے والے کام کی تدریسی مدت کا ایک بڑا حصہ مکمل کرلیا ہے اب آپ اس پر عمل کرنے کے لئے میدان میں نکلنے کو تیار ہو چکے ہیں۔ آیئے! روانگی سے پہلے اس کا خُطہ تیار کرلیں تاکہ آپ کے لئے وہاں دعوتی مدت گزارنا آسان ہو جائے۔

یاد رہے کہ ہر کام کو اس کی کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے پہلے اس کا منصوبہ بنانا ضروری ہوتا ہے اور جس کام کے لئے آپ نکل رہے ہیں وہ اس قدر اہم ہے کہ اس کا مضبوط پروگرام تشکیل دینا تو اشد ضروری ہے' ورنہ نتائج خاطر خواہ نہ نکل سکیں گے۔ درج ذیل باتوں کو ترتیب وار یاد رکھئے اللہ آپ کے اس مشن اور عمل میں کامیابی عطا فرمائے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ أُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ...... ﴾[سورة النساء: ٥٩] ''ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو' اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے

****

صاحب اختیار ہیں ان کی بھی......'' کے مطابق جس بھائی کو آپ کا امیر بنایا گیا ہے۔ ہر حال میں طوعاً وکرھاً اس کی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے۔ امیر کی اطاعت کے بغیر جماعت نہیں اور جماعت کے بغیر دین نہیں۔

2۔ سفر پر نکلتے وقت:

گھر سے نکلنے والی دعا: ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ''اللہ کے نام کے ساتھ' میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی قوّت''...... پڑھ لیں۔ جب کسی سواری پر چڑھنے لگیں تو ''سوار ہونے کی دعائیں'' اور سفر شروع ہونے لگے تو ''سفر کی دعائیں'' پڑھ لیں۔

3۔ راستے میں فضول باتیں نہ کریں۔ ہم سفر ساتھیوں اور بھائیوں کو خیر کی وعظ ونصیحت کریں۔ اگر بس وغیرہ میں گانے بجانے اور ساز' موسیقی بج رہے ہوں تو اچھے اخلاق اور مشفقانہ لہجے کے ساتھ انہیں بند کروا دیں۔ سواری میں لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ ممکن اور مناسب ہو تو یہاں بھی لوگوں کو اللہ کے دین کی دعوت دیں۔

4۔ ہر جگہ پر سلام عام کریں۔ یہ نبی ﷺ کا حکم ہے اور اس سے الفت بڑھتی ہے سلام میں پہل کریں اور سلام کے آداب کا خیال رکھیں۔ ہر سلام پر اللہ تعالیٰ بہت سی نیکیاں دیتے ہیں۔

5۔ سواری سے اترتے وقت تمام آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے اتریں۔ جاتے وقت اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں کہ لوگ اللہ کے دین سے محبت کرنے لگیں' متنفر نہ ہوں۔

6۔ راستہ چلتے وقت اپنے سے بڑی عمر والے ساتھیوں کو آگے رہنے کا موقع دیں اور خود ان

****

کے پیچھے چلیں ۔ راستے کے درمیان میں نہیں اس کی ایک طرف ہو کر چلیں ۔ اور آتے جاتے لوگوں کو سلام کہیں ۔

7۔ جب آپ مقام وقوف (ٹھہرنے کی جگہ' مسجد' دفتر یا گھر وغیرہ) پر پہنچ جائیں تو گھر میں داخل ہونے والی دعا پڑھیں اور وہاں پر موجود ساتھیوں کو سلام کہیں ۔ میز بانوں سے صرف قافلے کا امیر بات کرے باقی ساتھی خاموش رہیں ۔

8۔ دعوت کا نظام الاؤقات اور اس کی تقسیم وترتیب جب بن جائے تو اپنے امیر کی قیادت میں آپ پروگراموں کے لئے نکل کھڑے ہوں ۔ جھجک اور سستی سے کام نہ لیں ۔ ہمارے دعوتی مقامات درج ذیل ہونے چاہیں ۔

⌘ مساجد...... ⌘ تعلیمی ادارے (سکول' کالجز' یونیورسٹیاں اور دینی مدارس)......

⌘ فروٹ وسبزی منڈیاں...... ⌘ کھیل کے میدان اور پارک...... ⌘ بازار......

⌘ لاری اڈے...... ⌘ کالونیاں' محلے اور دیہات...... ⌘ ریلوے اسٹیشن...... ⌘ تھانے' کچہریاں' عدالتیں اور تمام حکومتی ادارے جیسے واپڈا' تعلیمی بورڈز اور دیگر ادارے......

⌘ ہسپتال...... ⌘ جیلیں...... ⌘ غلہ منڈیاں' کھیت کھلیان اور ڈیرے وغیرہ

9۔ ہر مقام پر وہاں کے ماحول کی مناسبت سے بات کریں ۔ ٹھوس دلائل اور سچے واقعات کی بنیاد پر گفتگو کریں اور لوگوں کو پوری دنیا میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم سے آگاہ کرتے ہوئے جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت بتلائیں ۔ جہاں ضرورت پڑے جماعۃ الدعوۃ کا مکمل تعارف کروائیں ۔ دلائل سے لوگوں کو بتائیں کہ جماعۃ الدعوۃ کوئی نیا فرقہ نہیں ۔ یہ تو سلف صالحین کے نہج پر چلنے والی اور دعوت وجہاد کے ذریعے دنیا پر اللہ کے دین کو

غالب کرنے والی وہی جماعت ہے جو چودہ سو سال سے چلی آ رہی ہے۔

10۔ دوران دعوت کسی عالم' نمازی اور صالح آدمی کی بیماری کا پتہ چلے تو اس کی بیمار پرسی کے لئے ضرور جائیں۔ اگر کہیں فوتگی ہوگئی ہو تو نماز جنازہ اور تدفین میت میں ضرور شریک ہوں۔ وہاں بھی دعوت پیش کریں۔

11۔ دوران دعوت کوشش کریں کہ دینی لٹریچر (دینی کتب' مجلۃ الدعوۃ' جہاد ٹائمز وغیرہ) آپ کے ساتھ ہو تا کہ ضرورت پڑنے پر لوگوں کو پیش کیا جا سکے۔

12۔ کسی بھی پروگرام میں کہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی فرقہ بندی اور علاقائی' لسانی' خاندانی' رنگ ونسل اور مذہبی تعصب کی بات نہ کریں۔ اس سے اللہ کے نبی ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔

13۔ گفتگو میں آپ کے موضوع درج ذیل ہونے چاہیں:

(۱) توحید (فرقوں' شخصیات اور جماعتوں کو تنقید کا نشانہ بنائے بغیر توحید ربوبیت والوہیت بیان کریں۔ پہلی اُمتوں' ان کے نبیوں' خود نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے واقعات سنائیں) (۲) رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت (ڈاڑھی' لباس' وضع قطع' گھر کا ماحول اور بچوں کی تربیت) (۳) نماز (۴) جہاد فی سبیل اللہ (اس کی فرضیت' فضیلت اور اہمیت وضرورت پر صحابہ کرام کے واقعات سنائیں) (۵) بے حیائی' فحاشی اور عریانی (عصر حاضر میں فحاشی کے لئے مختلف شیطانی ہتھکنڈے۔ ٹی وی' وی سی آر' کیبل' ڈش' فحش لٹریچر' اور سی ڈی وغیرہ کا فساد بیان کریں۔

****

14۔ ذاتی اصلاح اور عبادات کا بہت زیادہ خیال رکھیں۔ آپ نے ایک نمونہ بن کر لوگوں کے سامنے جانا ہے۔ آپ کی نیکی اور تقویٰ کا وہ معیار ہونا چاہئے کہ لوگ آپ کو دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیں۔ تہجد، اشراق، با جماعت فرض نمازوں کی پابندی، صبح وشام کے اذکار، موقع محل کی دعائیں، قرآن حکیم کی کثرت سے تلاوت اور نوافل کی ادائیگی آپ کا وصف ہونا چاہئیں۔ میرے بھائی! اگر یہ سب کچھ نہیں ہوگا تو آپ کی دعوت بنجر زمین میں خراب بیج پھینکنے والی بات ہوگی۔ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا بیج اگے گا بھی یا نہیں۔

15۔ جس دفتر، مسجد یا کسی بھی مقام پر آپ ٹھہریں وہاں کے ساتھیوں سے بھر پور تعاون کریں۔ تحصیلی عمومی مسئول اور دیگر ذمہ داران کو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے۔ نظم کی پابندی کریں اور اگر وہاں کے ساتھی دینی، دفتری اور جماعتی معاملات میں کوتاہی سے کام لیتے ہوں تو بطریق احسن ان کی اصلاح کریں۔ کسی کو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں۔ کسی کی غیبت نہ کریں۔ غیبت نیکیوں کو چاٹ جاتی ہے۔

16۔ تقریر کا طریقہ:

(۱) جب لوگ آپ کے سامنے جمع ہوں اور دعوتی انداز میں آپ ان کے سامنے گفتگو کرنا چاہتے ہوں تو سب سے پہلے باآواز بلند: ''السلام علیکم ورحمة الله و بر کاته'' کہیں۔

(۲) اگر وقت زیادہ ہو جیسا کہ خطبہ جمعہ یا کوئی جلسہ، سیمینار، کانفرنس وغیرہ تو مکمل خطبہ مسنونہ پڑھیں ورنہ مختصر سا خطبہ پڑھ لیں جیسے کہ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنِ وَ بَعْدُ:

(۳) فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھیں —— پھر

****

(۴) اپنے موضوع سے متعلق کوئی ایک آیت یا چند آیات تلاوت کریں۔

(۵) اپنی تقریر کا آغاز حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے ——— میرے محترم بھائیو! کے جملہ سے کریں۔

(۶) اپنے موضوع کی تشریح اور تائید کے لئے صحیح احادیث اور سچے واقعات ضرور بیان کریں۔

(۷) جہاں مناسب معلوم ہو اچھا سا شعر بھی پڑھ لیں۔ بے ہودہ بے موقع اور بے وزن شعروں سے اجتناب کریں۔

(۸) دورانِ گفتگو آپ کو اپنے آپ پر مکمل اعتماد ہو۔ گھبرائیں نہیں آپ کے سامنے انسان ہی تو بیٹھے ہیں جنہیں آپ کچھ دینے کے لئے آئے ہیں۔ لجاجت اور گھبراہٹ تو مانگنے والے میں ہوتی ہے۔ دینے والے میں نہیں۔

(۹) موقع محل کی مناسبت سے آواز کبھی بلند اور کبھی آہستہ رکھیں

(۱۰) « خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ » ۔ '' بہترین گفتگو وہ ہے جو تھوڑی (مختصر) اور مدلل (جامع) ہو۔'' کے نظریہ کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ اس سے آپ کا بھرم رہ جائے گا۔

(۱۱) دورانِ گفتگو اپنی نظر اور چہرے کو دائیں' بائیں گھماتے پھراتے رہیں ایک ہی جگہ پر مرکوز نہ رکھیں۔ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو سیدھا رکھتے ہوئے اس ہاتھ کو وقفے وقفے سے اوپر نیچے حسب ضرورت اشارے کے لئے ہلاتے رہیں۔ خوشی کی بات پر چہرہ مسکراتا ہوا اور تنبیہ والے جملوں (جیسے کہ اللہ کے عذاب' اس کی پکڑ' جہنم کی ہولناکیوں' قیامت کی سختیوں اور عذابِ قبر وغیرہ) پر چہرہ پریشان سا اور فکرمند نظر آئے۔ مسلمانوں کی بے حسی اور کفار کا اہل ایمان پر ظلم کا تذکرہ کرتے وقت چہرے پر غصے کے آثار نظر آئیں۔

(۱۲) دورانِ گفتگو نہ ہی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنسنا شروع کردیں اور نہ ہی زاروقطار رونا۔ اس

سے ساری بات کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔گفتگو سادہ الفاظ میں کریں جو سمجھ میں آنے والے ہوں مشکل الفاظ' محاورات اور ضرب الامثال سے پرہیز کریں۔

تقریری نمونے

عقیدۂ توحید

﴿ يَآيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَO ﴾[سورة البقره: ٢١]

''لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم اس کی پکڑ سے بچ سکو۔''

دوسرے مقام پر اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَO ﴾[سورة الذاريات: ٥١/٥٦]

''میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں۔''

محترم بھائیو......! ہم اپنے اللہ کو ایک رب ماننے کا' بگڑے کام سنوارنے والا' ایک وہی مشکل کشا' حاجت روا' غریب نواز' داتا اور گنج بخش ......اپنی نمازوں میں : ﴿ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُO ﴾ کہہ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ زبان اور دل سے بھی' جان اور مال سے بھی اور صرف تجھ سے ہی ہم مدد کے طلب گار ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم یہود و ہنود کی طرح اور عیسائیوں' مشرکوں کی طرح اپنے رب کے علاوہ کسی اور کو سپر پاور ماننے لگیں؟ اس کی مخلوق کو ہم اپنی معیشت' سیادت اور قیادت' حکومت اور عدالت اور تہذیب وتمدن میں اس کے مقابل کھڑا

کرنے لگیں؟ بھائیو......! جہاں غیر اللہ کے نام کی قربانی دینا' اس کے علاوہ کسی اور کو سجدہ' رکوع کرنا حرام ہے وہاں باطل قوتوں کے نظام کو قانون اور شریعت ماننا بھی کفر اور شرک ہے۔اللہ فرماتے ہیں۔

﴿ فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا O ﴾[سورة النساء: ٦٥]

''اے میرے حبیب (ﷺ) تیرے رب کی قسم! یہ لوگ ایمان والے نہیں بن سکتے جب تک آپ کو......یعنی آپ کی سنت اور حدیث کو' آپ کے طریقے اور عمل کو اپنے تنازعات اور جھگڑوں میں منصف نہ مان لیں۔اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگی نہ پائیں بلکہ اسے خوشی سے مان لیں۔تب مسلمان ہونگے۔''

دوسرے مقام پر اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ O ﴾[سورة المائده: ٤٤]

''اور جو آدمی اللہ کی اتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا، تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کی بات بھی سنیئے۔فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ یَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ))[رواه البخاری]

''جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی شریک کو پکارتا تھا۔جہنم میں داخل ہوگا۔''

اور یہ مت سمجھنا کہ مسلمان' مومن سے شرک نہیں ہوتا۔اللہ فرماتے ہیں' ہو جاتا ہے:

﴿ وَ مَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا هُمْ مُّشْرِکُوْنَ O ﴾[سورة یوسف: ١٠٦]

''اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں مگر پھر بھی شرک کرتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا کہ:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝﴾ [سورۂ لقمان ۱۳/۳۱]

''شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

لوگو! عقیدۂ توحید اور پختہ ایمان اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَ أَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝﴾ [سورۃ آل عمران: ۱۳۹]

''اگر تم سچے اور پکے مومن مسلمان بن جاؤ تو دنیا پر تم ہی غالب رہو گے۔''

مگر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آج دنیا پر مسلمانوں کی تعداد بھی بے شمار ہے لیکن اپنے ہی ملکوں میں بے چارے غلاموں کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ وجہ صرف یہی ہے کہ آج کے مسلمان کو اپنے رب پر یقین اور ایمان نہیں رہا۔ یہ اللہ کے سوا' امریکی یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا داتا مانتا ہے۔ دنیا کی اعلیٰ ترین' اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر غیروں کے قوانین اور ان کے دستوروں کو اپنا نظام حیات مان چکا ہے۔ یہی وجہ ہے اللہ کو یہ بات چونکہ انتہائی ناپسند ہے اس لئے اس نے آج کے مسلمان کو ذلیل ورسوا کر دیا ہے۔

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے؟ فقط اک مسئلہ علم کلام ؟
روشن اس ضو سے اگر ظلمتِ کردار نہ ہو
خود مسلمان سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام

مسلمانو! اب بھی سنبھل جاؤ کہ وقت ابھی گیا نہیں ہے اللہ نے سنبھلنے کا موقع دے رکھا ہے۔ عقیدوں کو ٹھیک کرو۔ اپنا قبلہ درست کرو۔ اپنے فرض کو پہچانو۔ ایمان جیسی نعمت کی قدر کرو۔ اگر حوصلہ نہ پڑتا ہو تو مجاہدین کے حالات پڑھو۔ تمہیں اپنے رب پر پختہ ایمان رکھنے والے بندوں کے واقعات سے ضرور یقین آ جائے گا۔ کہ آج بھی اللہ کی توفیق سے عمر بن خطاب کی طرح' مصعب بن عمیر کی طرح' عبد الرحمٰن بن عوف کی طرح' بلال' صہیب اور خبیب کی طرح' حمزہ' طلحہ اور عبداللہ بن زبیر جیسے اللہ کے شیر دنیا

****

کی تمام باطل، طاغوتی قوتوں کے ساتھ ٹکر لینے کا کیسا پختہ عزم اور ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

یہ وہ لوگ کہ جن کے بارے میں کہا گیا ہے:

جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکامِ دیں پر جھکا دینے والے
خدا کے لئے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ہیں ڈرنے والے

لشکر طیبہ اہل ایمان کا وہ ہراول دستہ ہے کہ جس سے آج بڑی بڑی طاقتیں اللہ کے فضل سے خائف ہیں اور جس کے ڈر سے ان کے ایوان کانپ رہے ہیں۔ معلوم ہے کیوں؟ صرف اور صرف اس لئے کہ اپنے رب کے حضور اپنا مقدس لہو پیش کرنے والے یہ لوگ ایک اللہ کو اپنا الٰہ مانتے ہیں کسی اور کو نہیں۔ کہتے ہیں:

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

سنت سے محبت

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌO﴾ [سورہ آل عمران: ۳۱]

****

''پیارے نبی! لوگوں کو بتا دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:((كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى)) ''میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے مگر وہ کہ جس نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔'' پوچھا گیا:((وَ مَنْ اَبٰى ؟)) ''اللہ کے حبیب! فرمایئے! وہ کون بدنصیب ہے جو جنت میں جانے سے انکاری ہوگا؟۔'' تو فرمایا:((مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى)) جس نے میری اطاعت کی، میری فرمانبرداری کی، میری بات کو مان لیا اور میری سنت سے پیار کیا...... وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی، میری بات کو جھٹلا دیا اور دوسروں کی باتیں مانتا پھرا۔ اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔

بھائیو......! اس سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی دنیا اور آخرت، دونوں جہانوں میں کامیابی کا دارو مدار رسول اللہ ﷺ کی ذات اور آپ کی سنتوں سے محبت پر ہے۔ بلکہ غور کریں تو معاملہ اس سے بھی آگے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ))[بخاری و مسلم، مشکاۃ المصابیح کی حدیث:۷]

''تم میں سے کوئی آدمی تب تک مومن، مسلمان نہیں ہوسکتا، جب تک......فرمایا کہ...... میں اس کے والدین ......تمام برادری اور رشتہ داروں، اس کی اولاد اور دنیا جہان کے تمام انسانوں سے......اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔(ﷺ)۔''

****

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دن رسول اللہ ﷺ......نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر وعظ فرمانے لگے۔ آپ نے ایسی پر تاثیر، بلیغ، جامع تقریر فرمائی کہ دلوں کی حالت بدل گئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تمام لوگ رونے لگے۔ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ کا یہ وعظ بالکل الوداعی خطاب لگتا تھا گویا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر اپنے رب کے ہاں جانے کی تیاری میں ہوں۔ ہمیں کوئی وصیت فرمائیے تو آپ نے فرمایا: ''لوگو......! میں تمہیں اللہ کے تقویٰ، حق بات کے سننے اور اپنے امیر کا حکم ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ تمہارے اوپر کوئی حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ بنا دیا جائے۔ تم میں سے میرے بعد جو زندہ رہیں گے وہ امت میں بہت زیادہ اختلاف دیکھیں گے۔ اس وقت

((فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ۔ تَمَسَّكُوْ بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ۔ وَ إِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))[رواه احمد و ابو داؤد، والترمذی و ابن ماجه، و مشکاة المصابیح حدیث: ١٦٥، شیخ البانی رحمہ اللہ کا حکم ہے کہ سنده صحیح اور امام ترمذی کہتے ہیں: حدیث حسن صحیح]

''تمہارے اوپر لازم ہے کہ تم میری اور ہدایت والے خلفاء راشدین کی سنت کو تھامے رکھو۔ اسے مضبوطی سے پکڑو اور سنت پر سختی سے عمل کرتے رہو۔ خود کو دین میں نئے نئے کاموں سے بچاؤ، اس لئے کہ دین میں اپنی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے داخل کیا گیا نیا کام بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

آج یہ امت اسلامیہ کو جو کبھی ارض اللہ کی مالک ہوا کرتی تھی سنت کو چھوڑ کر فرقوں، جماعتوں میں ایسی بٹی کہ بدعات وخرافات اس کی پہچان بن گئیں اور اللہ کا دین اسی کے ہاتھوں رسوا ہو گیا۔ کس قدر دکھ کی بات اور اس امت کی بربادی کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان معاشرے میں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کا

****

مذاق اڑایا جاتا ہے اور ایسے گستاخوں کو پوچھنے والا کوئی نہیں؟ آج مولوی اور صوفی کی بات کو دین میں حرف آخر سمجھا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں شک کیا جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ حدیث نبوی کو بھی (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) قیامت تک محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ قرآن بھی وحی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث بھی وحی ہے۔ مسلمانوں کی ہدایت اور ان کی کامیابی کے لئے دونوں کافی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا ' كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ رَسُولِهِ))

[مشکاۃ المصابیح حدیث: ۱۸۶، امام البانی رحمہ اللہ کا اس حدیث پر حکم ہے کہ "اخرجہ الحاکم بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

"تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم انہیں عمل میں مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ فرمایا کہ ایک اللہ کی کتاب (قرآن حکیم) اور دوسری اپنی سنت۔ سنت کا مطلب رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔"

یہی بات اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکماً بیان کی ہے۔ فرمایا:

﴿ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ لَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴾

[سورۃ محمد: ۴۷/۳۳]

"ارے ایمان والو! مسلمانو......! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بات مانو' اس کی اطاعت' فرمانبرداری کرو۔ کسی اور کی بات مان کر اپنے عمل ضائع نہ کر لینا۔"

ہائے افسوس......! کہ آج امت اسلامیہ نے اپنے مذہبی راہنماؤں کو ٹھیک اس طرح سے رسول اللہ ﷺ کے شریعت میں شریک بنا لیا ہے جس طرح سے یہود و نصاریٰ نے اپنے احبار اور راہبوں کو خدا بنایا ہوا ہے۔

****

بھائیو......! دنیا اور آخرت کی کامیابی چاہتے ہو تو آؤ ایک اللہ کے قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر جمع ہو جائیں اسی میں ہی برکت اور اسی میں ہی نجات ہے۔ آیئے اپنے رب سے وعدہ کریں کہ آج کے بعد اپنے لباس، اپنی وضع، قطع، تراش خراش، گھر کے ماحول، عورتوں کے پردہ، بچوں کی تربیت، نماز کے طریقے اور اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے امر بالمعروف، نھی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عملی محبت کریں گے ان شاء اللہ۔ ہمیں غیروں کی تہذیب سے نفرت اور اللہ کے نبی ﷺ کی سنتوں سے محبت ہونی چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی ﷺ کی بیویوں کے پاس حاضر ہوئے کہ جو ان سے آپ کی عبادات کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے تھے۔ جب انہیں بتلایا گیا تو انہوں نے کسی حد تک آپ کی عبادت کو تھوڑا جانا اور کہنے لگے کہ ہمیں اس معاملے میں اللہ کے نبی سے کیا نسبت؟ (ﷺ) اللہ نے تو آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف کر رکھی ہیں ان میں سے ایک کہنے لگا کہ میں تو زندگی بھر رات کو نفل ادا کیا کروں گا۔ گویا اس نے یہ عہد کیا۔ دوسرا کہنے لگا کہ میں زمانہ بھر ہر روز، روزے ہی رکھتا رہوں گا۔ کبھی افطار نہیں کروں گا تیسرا کہنے لگا: میں زندگی بھر عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا۔ کبھی شادی نہیں کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ جب نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: کیا تم لوگوں نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ پھر فرمایا کہ ارے سنو! اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کا تقویٰ تم سے زیادہ رکھتا ہوں اس کے باوجود میں روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں رات کو نوافل بھی پڑھتا ہوں اور سو کر آرام بھی کرتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی میں نے کر رکھے ہیں۔ سن لو!

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ))[مشکاۃ بحوالہ صحیح بخاری و مسلم]

''جس شخص نے میرے طریقے اور میری سنت سے روگردانی کی وہ میری ملت پر ہی نہیں

****

ہے۔''

نبی ﷺ کی سنت سے منہ موڑ کر اوروں کے پیچھے دھکے کھانے والا تو قیامت والے دن ہاتھوں کو کاٹ کھائے گا اور افسوس کرے گا کہ کاش اس نے نبی ﷺ کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔ غیروں کی پیروی کر کے آج اسے ناکامی کا منہ تو نہ دیکھنا پڑتا۔ اللہ ہمیں ایسی رسوائی سے بچا لے اور دونوں جہانوں کی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

(أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَ لَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ)

جہاد فی سبیل اللہ

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَ عَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰى أَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○﴾ [سورة البقرة: ٢١٦]

''مسلمانو......! تمہارے اوپر اللہ کی راہ میں لڑنا فرض کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں اچھی لگے مگر تمہارے لئے وہ بری ہو۔ ان باتوں کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔''

دوسرے مقام پر اللہ فرماتے ہیں:

''جو لوگ تمہارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑو اور زیادتی نہ کرنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور انہیں جہاں پاؤ قتل کر دو۔ انہوں نے جہاں سے تمہیں نکالا ہے وہاں سے تم بھی انہیں نکال دو۔ فتنہ و فساد (کہ جو کافر

****

کرتے ہیں) قتل اور خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔''

پھر آگے فرمایا:

﴿ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۞ ﴾ [سورة البقرہ: ۱۹۳]

''اور ان سے اس وقت تک لڑتے چلے جاؤ جب تک کہ فتنہ وفساد ختم نہیں ہو جاتا اور روئے زمین پر اللہ کا دین غالب نہیں آ جاتا۔ اگر وہ فساد سے باز آ جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہ ہوگی۔''

میرے عزیز بھائیو...... اور دوستو......! اللہ کو ماننے والے مومنوں اور مسلمانوں کی تعداد جتنی آج دنیا پر ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ کم وبیش ڈیڑھ ارب مسلمان اس وقت دنیا پر آباد ہیں۔ دنیا کی چالیس فیصد سے زیادہ دولت ان کے پاس ہے گویا وسائل کی بھرمار ہے۔ افرادی قوت بے شمار ہے دولت کا انبار ہے۔ روئے زمین کا اعلیٰ ترین ۳/۱ حصہ ان کے پاس ہے۔ مگر آج کا مسلمان بے چارہ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود دنیا میں مجبور اور مقہور ہے۔ اپنے ہی ملکوں، وطنوں اور خطوں میں غلاموں کی سی زندگی گزار رہا ہے وطن اس کا ہو محنت، مشقت کرکے، رزق پیدا کرنے کا ذریعہ یہ بنے اور فائدہ اٹھائے اللہ کا دشمن، ہندو، یہودی، نصرانی اور ملحد، کافر، مشرک؟

کس قدر افسوس کی بات ہے۔ مسلمان بے چارہ...... اپنے بزرگوں، بچوں، بوڑھوں، جوانوں اور بی بیوں کی لاکھوں قربانیاں دے کر ایک ملک حاصل کرکے کہ اس وطن میں وہ اپنے رب کا قانون اور اس کی شریعت کا نفاذ کرے گا؟ مگر حالت یہ ہو کہ نصف صدی گزرنے کے باوجود دین اسلام کا ہزارواں حصہ بھی وہ اپنے وطن میں نافذ ہوتا نہ دیکھ سکے۔ کس قدر مر مٹنے کا مقام ہے؟

بھائیو......! یہ غلامیاں اور مجبوریاں کیوں آئیں؟ ذرا سوچو تو سہی؟ سچ فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ

****

ے آج سے چودہ سو سال پہلے کہ: ''اے میرے صحابہ! اس امت پر ایک ایسا دور آئے گا جب دنیا کی قومیں تمہارے اوپر یوں ٹوٹ پڑیں گی جیسے بھوکے لوگ کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ تو صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ((أَفَمِنْ قِلَّتِنَا يَوْمَئِذٍ ؟)) ''کیا اس دن یہ سب کچھ ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہو گا؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' ((أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَغُثَاءِ السَّيْلِ)) ''اس دور میں تم لوگ یوں کثرت میں ہو گے جیسے سیلاب کی وجہ سے پانی پر بے شمار تنکے آجاتے ہیں۔'' مگر ان کا کوئی وزن نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ ''وَهَنْ'' کے سبب ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا: ((وَ مَا هُوَ الْوَهَنُ ؟)) ''اللہ کے نبی! (ﷺ)'' وَهَنْ'' کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: ((حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)) ''دنیا سے پیار اور موت سے نفرت۔''

اللہ اکبر! بھائیو! کس قدر سچے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ؟ کیا یہ حالت آج مسلمانوں کی نہیں ہے؟ واللہ العظیم! یہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صدیوں پہلے فرمائی ہوئی بات آج ٹھوس حقیقت کی طرح سچ ثابت ہو رہی ہے۔

مجاہدین جب مسلمانوں کو یہودیوں' نصرانیوں' ملحدوں اور ہندوؤں کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم کی داستانیں سنا سنا کر اور دین اسلام کی بے حرمتی بتلا بتلا کر انہیں جگانے اور اللہ کی راہ میں نکلنے کی درخواست کرتے ہیں تو... رسول اللہ ﷺ کی حرمت پر کٹ مرنے کا دعویٰ رکھنے والوں پر غشیوں کے دورے پڑ جاتے ہیں اور دوسری طرف؟ میرے کسی بزرگ مسلمان کو معلوم ہو جائے کہ امریکہ' برطانیہ اور فرانس کا ویزہ مل رہا ہے؟ بیوپاری اس ویزے کی قیمت 2 لاکھ روپے لگا رہا ہے؟ تو چاہے گھر بار گروی کیوں نہ رکھنا پڑے۔ بیوی بیٹیوں اور بہنوں کے زیورات کیوں نہ بیچنے پڑیں۔ اپنی جان کا سودا کیوں نہ کرنا پڑے؟ بیٹے کو یہ ویزہ ضرور خرید کر دے' تاکہ اس کا لختِ جگر امریکہ جا کر اسے ڈالروں کی بوریاں بھیج سکے اور اس کی دنیا سنور جائے۔ ہائے رے مسلمان! تیری یہ حالت؟ دنیا کی خاطر اپنی اولاد کا سودا کرنے سے بھی باز نہیں آتا؟ جبکہ تیرے نبی نے تو اس بات کی ضمانت دی ہے اور نبی

****

مکرم ﷺ کی ضمانت ان کے رب کے ہاں کبھی رد نہیں کی جاتی اور وہ ضمانت کونسی ہے؟ سنو! حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العالمین کے ہاں شہید کے لئے چھ انعامات ہیں......:

۱۔ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی تمام گناہ اس کے یکدم معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا مقام جنت وہیں پر دکھلا دیا جاتا ہے۔

۲۔ عذاب قبر سے اس کی خلاصی ہو جاتی ہے۔یعنی اسے قبر کا عذاب نہیں ہوگا۔

۳۔ قیامت کی ہولناکیوں سے وہ محفوظ رہے گا۔

۴۔ آخرت میں اسے عزت ووقار والا وہ تاج پہنایا جائے گا کہ جس کا ایک موتی' دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۵۔ خوبصورتی آنکھوں والی' انتہائی حسین وجمیل 72 حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی۔

۶۔ اپنے عزیز واقارب میں سے ستر افراد کی وہ سفارش کر سکے گا کہ جنہیں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت پر جنت میں داخل کر دے گا۔

[یہ حدیث جامع الترمذی=فضائل الجهاد: باب فی ثواب الشهيد ' ابن ماجه= كتاب الجهاد: باب فضل الشهادة في سبيل الله ' مسند احمد میں مروی ہے۔]

مگر اے مسلمان! تجھے عارضی دنیا کی محبت نے تیرے محسن ومکرم نبی کی محبت سے اس قدر دور کر دیا ؟ اسی رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھنے والی' تیری بہن اور بیٹی کشمیر بوسنیا' چیچنیا' فلسطین اور دنیا جہاں کے کافر بازاروں میں نیلام ہو رہی ہو؟ کہ جس نبی کی محبت اور جس کے عشق کا تو دعویدار ہے؟ اور تو خاموش تماشائی بنا دنیا میں مگن ہو؟ بتا تیرے ایمان اور عشق کا دعوٰی سچا ہوا یا جھوٹا؟ پھر ذلت نہیں آئے گی تو کیا آئے گا؟

****

بھائیو......! جہاد فی سبیل اللہ بہت ہی عظیم عمل ہے۔اس کے ساتھ دنیا میں عزت اور وقار ملتا ہے اور یہی عمل رب کی جنتوں کا وارث بھی بنائے گا۔(ان شاء اللہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ......﴾

''اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں کہ ان کے بدلے ان کیلئے جنت ہے۔''

﴿يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ......﴾

''یہ اہل ایمان' جنتوں کے سوداگر' اللہ کی راہ میں (اس کے باغیوں سے) لڑائی' قتال کرتے ہیں' چنانچہ وہ (اللہ کے دشمنوں کو) قتل کرتے بھی ہیں اور خود بھی اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے جاتے ہیں۔''

اس کے بعد فرمایا:

﴿وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ ......﴾

''یہ تورات' انجیل اور قرآن میں سچا' پکا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے۔''

﴿وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ﴾[سورة التوبة:١١١]

''اور اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

((مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

[رياض الصالحين كتاب الجهاد]

''جس شخص نے اونٹنی کا دودھ نکالنے کا درمیانی وقت کے برابر اللہ کی راہ میں قتال کرلیا' اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب کردی۔''

****

اللہ ! ہمیں بھی اپنی راہ میں قبول فرمالے' مضبوط ایمان کے ساتھ پوری زندگی اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما اور خاتمہ شہادت پر ہو۔

(وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)

فحاشی' عریانی کا سد باب' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ O﴾[سورة النور: ٢١]

''مسلمانو! مومنو! 'اوایمان والو......! شیطان کے قدم بقدم مت چلو (اس کی پیروی نہ کرو) جوکوئی اس کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہوگا۔اس لئے کہ شیطان تو بے حیائی اور برائی کے کام ہی کرنے کو کہے گا۔''

محترم بھائیو! اسلامی معاشرے میں بے حیائی کا پھیل جانا' اللہ کے عذاب کوکھلم کھلا دعوت دینے کے برابر ہے۔عُریانی اور فحاشی غیر مُسلموں کا شعار تھا مسلمانوں کا تو نہیں؟ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف تو امتِ مسلمہ کے غیور نبی نے ایک عورت کی پکار پر کہ جس کی چادر یہودیوں نے مدینہ میں اُتار لی تھی' غیرت میں آکر پوری قومِ یہود کو جنگ کیلیے للکار دیا تھا۔(علیه الصلاةُ و السلام) اور دوسری طرف آج اسی پیغمبر کا امتی اپنی بیٹی کو بے حیائی سکھانے کیلیے عریانی' فحاشی کے اُستادوں ٹیلی ویژن' کیبل' نیٹ ورک اور ڈش جیسے بے غیرتی کے اڈوں کو گھر میں سجاتا ہے۔صد افسوس' بے حد افسوس! لوگو سنو! تمھارا ربّ قہار کیا کہتا ہے: فرمایا!

﴿ اِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ...... ﴾

****

''جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے اُنکو دنیا اور آخرت میں دُکھ دینے والا عذاب ہوگا۔''

آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا۔اور اگر نہیں کیا تو غور سے دیکھ لینا' ایک متقی پرہیز گار اور نمازی آدمی' رزق حلال کمانے والا' اپنے گھر کو بے حیائی اور فحاشی کے کاموں سے پاک کر کے' صحابہ کرامؓ کے گھروں جیسا بنانے والا اور دوسری جانب ایک ایسا شخص کہ جو اِن تمام باتوں سے بے پرواہ' شیطان کی چالوں اور اسکے جال پہ نظر نہ رکھنے والا ہو' دونوں کی زندگی میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ پہلے آدمی کی زندگی انتہائی مطمئن گزرتی ہے۔وہ مصائب ومشکلات پہ صبر کر کے اجر کمانے والا ہوتا ہے۔جبکہ دوسری طرح کے لوگوں کی زندگی اجیرن ہوتی ہے۔اِنہیں راتوں کو چین آتا ہے اور نہ دن کو آرام۔موت کے بعد انکے ساتھ جو حشر ہونیوالا ہے۔وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔مگر دنیا میں بے حیائی کے رسیا لوگوں کو دوسرا عذاب انکی عبرت ناک موت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ ایڈز جیسی بیماریوں کا شکار ہو کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتے ہیں۔انکے چہروں پہ اللہ اور اسکے فرشتوں کی لعنتوں کے آثار صاف نظر آتے ہیں۔

سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((مَا کَانَ الْفُحشُ فِیْ شَیءٍ إِلّا شَانَہٗ)) ''نہیں ہوگی کسی چیز میں بے حیائی اور بے ہودگی مگر اسے عیب دار کر دے گی۔''((وما کَانَ الْحَیَاءُ فِی شَیءٍ اِلّا زَانَہٗ)) '' اور جس چیز میں حیا ہوگی اسے وہ خوبصورت کر دے گی۔''اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے اپنی جامع میں درج فرمایا ہے)

میری محترم بہنو!تم بھی سن لو! نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ میں نے عورتوں کو(اسی طرح کے کاموں کی وجہ سے) بہت بڑی تعداد میں جہنم کے اند جلتے ہوے دیکھا ہے۔بیبیو ! جہنم کی آگ بہت سخت ہے۔وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔آج انسانی حقوق کے نام پر بے حیائی اور فحاشی پھیلانے والے' کل اسی جہنم کا ایندھن بن چکے ہونگے۔پھر وہ کیسے تمھیں تمھارے ربّ سے چھڑا سکیں گے؟ یہ تو ملحد' کافر اور مشرک قسم کے لوگ

ہیں۔این جی اوز اور انکے ایجنٹ بھی انہیں میں سے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے وطنِ عزیز پاکستان کو یورپ جیسا بے حیا' فحاشیوں کا اڈا اور غیرتوں سے خالی ایک مُلک بنادیں۔

بھائیو! ہوش کے ناخن لو! اپنی نسلوں کو برباد ہونے سے بچاؤ۔ ورنہ یادرکھو'

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

یہ بات بھی یادرکھو کہ جہاں ملک بھر میں جگہ جگہ ٹرالوں کے ٹرالے گندگی اور تعفن کے ڈھیر پڑے ہوں وہاں چندلوگ تو انکی صفائی نہیں کر سکتے ناں! اسطرح کی بے شمار بدبودار جگہوں کی صفائی کے لئے لاکھوں لوگ درکار ہوتے ہیں۔ بعینہ پورے ملک سے بے حیائی' فحاشی عُریانی اور خرافات کی گندگیوں کے ڈھیر اُٹھا کر سارے وطنِ عزیز کو پاک صاف کرنے کے لئے کچھ اسطرح کے لاکھوں افراد چاہیں کہ جنکی اپنی زندگیاں ان غلاظتوں سے پاک ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾[سوره ال عمران:١١٠]

''مسلمانو! تم ایک بہترین امت ہو' جسے ایک اعلیٰ کام کے لئے لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔(وہ کام کیا ہے؟) تم نیکی کا حکم دیتے ہو' برائی سے تم منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

قرآن وسنت سے یہ بات ثابت ہے کہ مسلم معاشرے سے برائیوں کو ختم کر کے نیکیوں کو رواج دینے کیلئے اور معاشرے کو صالح بنانے کے لئے امت کا ہر ہر فرد' پڑھا لکھا ان پڑھ' چھوٹا' بڑا' عربی' عجمی' عورت اور مرد سب کے سب اٹھ کھڑے ہوں اور ایکدوسرے کی اصلاح میں لگ جائیں۔تب جا کے یہ عریانی' فحاشی' بے حیائی اور خرافات کی برائیاں ختم ہوں گے۔

سب سے پہلے ہر فرد کو چاہئے کہ اپنی ذات کی اور پھر اپنے اہل خانہ کی۔اس کے بعد اہل محلّہ' بستی

والوں کی اور آخر میں پورے شہر اور ملک کی فکر کرے۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) ''تم میں سے ہر شخص حاکم وراہنما ہے اور ہرایک سے اس کی رعیت کے بارے سوال ہوگا۔''((وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ))''امیر جماعت بھی حاکم ہے اور آدمی اپنے گھروالوں پر بھی حاکم ہے۔'' ((وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ)) ''عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر حاکم ہے۔''((فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ))''پس تم میں سے ہر شخص حاکم وراہنما ہے اور ہرایک سے اس کی رعیت کے بارے سوال کیا جائے گا۔''(امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب النکاح میں راویت کیا ہے)

بھائیو......! امت اسلامیہ کے ہر ہر شخص پر' وہ مرد ہو یا عورت اتنی بھاری ذمہ داری؟ اور غفلت کا یہ حال ہو کہ کوئی کسی کو اچھی نصیحت کرنے والا نہ ہو کس قدر دکھ کی بات ہے۔آ یئے ......! اپنے رب کے ہاں عہد کریں کہ آج کے بعد اپنی اصلاح بھی کریں گے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی بھی۔

" أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَ لَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ "

''والسلام علیکم ورحمة الله وبركاته''

17۔ اگر آپ کو کسی جماعت' مجموعہ' گروپ یا علاقے کا امیر مقرر کردیا جائے تو محترم بھائی! رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کے مطابق اپنے ساتھیوں' بھائیوں اور رعایا سے شفقت کا سلوک کریں۔خدمت کا جذبہ رکھتے ہوئے ان کی ضرورتوں کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ہر فیصلہ بھائیوں کے مشورے سے کریں۔اور جب فیصلہ ہوجائے تو اللہ کی مدد طلب کرتے ہوئے اس پر استقامت اختیار کریں۔سب بھائیوں کو ساتھ لے کر چلیں۔کسی کے ساتھ سختی سے

****

پیش نہ آئیں۔ نرم لہجے کے ساتھ انہیں نصیحت کرتے رہیں۔ اگر کہیں لڑائی جھگڑے کی نوبت آ جائے تو اپنے ساتھیوں کو وہاں سے فوراً نکال لیں اور اگلی منزل کے لئے سفر جاری رکھیں۔ تہجد سے لے کر رات سونے تک اپنی جماعت کو مندرجہ بالا تمام ہدایات کی روشنی میں وقت گزارنے کی تلقین کرتے رہیں اور ان کی نگرانی بھی کریں۔

18۔ گلی، محلے، بازار اور ان سب مقامات پر کہ جہاں عورتوں کی آمد و رفت اور رہائش ہو اپنی آواز کو پست اور نگاہ نیچی رکھیں۔ غیر محرم کی طرف دیکھنا سخت ممنوع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ((إِنَّ الدُّنيَا حُلوَةٌ خَضِرَةٌ وَ إِنَّ اللّٰهَ مُستَخلِفُكُم فِيهَا فَيَنظُرَ كَيفَ تَعمَلُونَ ' فَاتَّقُوا الدُّنيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ اَوَّلَ فِتنَةِ بَنِی إِسرَائِيلَ كَانَت فِي النِّسَاءِ))[صحيح مسلم = كتاب الرقاق ' عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه] ''بے شک دنیا شیریں اور شاداب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں جانشین بنانے والا ہے پس وہ دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو؟ پس (اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو) دنیا (کے دھوکے) سے بچو اور عورتوں کے معاملے میں بچ کے رہو اس لئے کہ بنو اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کا ہی آیا تھا۔ (حالانکہ ان کے درمیان ہر دور میں انبیاء اور احبار موجود رہے' جو انہیں ایسی باتوں سے خبردار رکھتے۔'') ایسا نہ ہو کہ ہم دعوت إلی اللہ کے لئے نکلیں اور خیر لے کر لوٹنے کی بجائے فتنے سمیٹتے آئیں۔ (نعوذُ بالله من ذلك)

19۔ اپنی تقریر (گفتگو) کا اختتام دعائیہ کلمات' رسول اللہ ﷺ پر درود اور اللہ کی تعریف کے ساتھ کریں۔ جیسے کہ:

اللہ! باطل نظاموں اور طاغوتی قوتوں کو پاش پاش کر دے۔

****

اللہ! اپنے دین کو غالب کر دے۔

اللہ! اپنی خاص توفیق کے ساتھ ہم سے اپنے دین کی خدمت لے لے۔

اے اللہ! پوری زندگی پختہ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ گزارنے کی ہمت اور توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! تجھے راضی کرنے' تیرے دین کو غالب کرنے اور تیرے نبی کی امت کا وقار بلند کرنے کے لئے ہماری موت مقبول شہادت پر واقع ہو۔ (آمین)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ...... اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْ مِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ ...... وَ صَلِّ اللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

****

مصادر و مراجع

۱: تفسیر ابن کثیر

۲: الجامع لأحکام القرآن للقرطبی

۳: تفسیر طبری

٤: صحیح البخاری مطبوعه دارالسلام بالریاض

٥: صحیح مسلم 〃 〃 〃 〃

٦: سنن ابی داؤد 〃 〃 〃 〃

۷: جامع الترمذی 〃 〃 〃 〃

۸: سنن النسائی 〃 〃 〃 〃

۹: سنن ابن ماجه 〃 〃 〃 〃

۱۰: مسند امام احمد مطبوعه بیروت لبنان

۱۱: الطبرانی

۱۲: مستدرك حاکم

****

١٣: مُصَنّف عبدالرزاق

١٤: سنن الدارمی

١٥: مؤطا امام مالك

١٦: سلسلة الأحاديث الصحيحة للشيخ الألبانیؒ

١٧: سنن البيهقی

١٨: مشكاة المصابيح للخطيب ١لتبريزی

١٩: صحيح ابن خزيمه

٢٠: الأوسط لابن المنذر

٢١: الأدب المفرد للامام البخاری

٢٢: دارقطنی

٢٣: ابوعوانه

٢٤: طحاوی

٢٥: صحيح ابن حبّان

٢٦: صحيح الجامع الصغير للشيخ الألبانیؒ

٢٧: المُصَنّف لابن ابی شيبه مطبوعه دارالتاج بيروت

٢٨: مسند الطيالسی

٢٩: ابن السنی

٣٠: نصب الرايه

٣١: السنن الكبرىٰ للامام النسائی

****

٣٢: سنن سعيد بن منصور

٣٣: رياض الصالحين

٣٤: فتح الباری شرح صحیح البخاری للحافظ ابن حجر العسقلانی

٣٥: عمدة القاری شرح صحيح البخاری

٣٦: شرح النووی لصحيح مسلم للامام ابی زكريا يحيىٰ بن شرف النووی

٣٧: شرح السنة

٣٨: نيل المقصود

٣٩: قطف الأزهار المتناثرة للسيوطی

٤٠: نظم المتناثر من الحديث المتواتر لابی الفيض الكتانی

٤١: التمهيد

٤٢: المسند المستخرج على صحيح الامام مسلم

٤٣: إرواء الغليل

٤٤: نيل الأوطار للإمام الشوكانیؒ

٤٥: عون المعبود شرح سنن ابی داؤد

٤٦: زاد المعاد (محقق از شعيب وعبدالقادر الارناؤوط)

٤٧: شرح معانی الآثار للإمام الطحاوی

٤٨: تحفة الأحوذی شرح جامع الترمذی

٤٩: معرفة السنن والآثار

٥٠: تحفة الأخيار للشيخ ابن بازؒ

*********************** ***********************************

٥١: صحيح الترغيب والترهيب للألبانی

٥٢: جامع الأصول (تحقيق الارناؤوط)

٥٣: الجرح والتعديل

٥٤: المنتقىٰ لابن جارود

٥٥: الفقيه من لايحضره الفقيه

٥٦: (التحقيق السراسخ فی أن أحاديث رفع اليدين ليس لها ناسخ

٥٧: صفة صلاة النبی للشيخ الالبانیؒ

٥٨: عمل اليوم والليلة

٥٩: الترغيب والترهيب

٦٠: مجمع الزوائد

٦١: آپ کے مسائل ...... مبشر احمد ربانی

٦٢: موارد الظمآن

٦٣: مختصر قيام الليل للمروزی

٦٤: تهذيب سنن الامام ابن قيمؒ

٦٥: مُغنِی ابن قدامه والشرح الكبير

٦٦: الصلوٰة والتهجد لعبد الحق الاشبيلی

٦٧: احكام العيدين للامام الفريابی

٦٨: مجموعة فتاوىٰ شيخ الاسلام ابن تيميةؒ

٦٩: السيل الجرارالمتدفق على حدائق الازهار للشوكانی

****

٧٠: البداية والنهاية للحافظ ابن كثير مطبوعه بالبيروت

٧١: تاريخ صغير للامام البخاریؒ

٧٢: تاريخ المدينة المنوره

٧٣: تيسير العزيز الحميد (شرح كتاب التوحيد) مطبوعه بالرياض

٧٤. كتاب التوحيد لابن منده

٧٥: الأذكار للنووی

٧٦: کلیات اقبال

٧٧: مسدس حالی

٧٨: مصباح اللغات ...... کراچی

٧٩. المنجد (عربی، اردو) ...... دارالاشاعت کراچی

یہ کتاب

''اور اس شخص سے اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تابعداری کی طرف لوگوں کو بلائے (دعوت دے) خود بھی نیک عمل کرے اور زبان سے کہے کہ میں اللہ کے فرمانبردار بندوں (مسلمانوں) میں سے ہوں'' (سورہ فصلت / حم السجدہ ۴۱/۳۳)

''اللہ ہی وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت کی باتیں (شریعت کے احکام) اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اس دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ کفار ومشرکین اس سے ناخوش (اور بیزار) ہوں۔''

(سورة التوبة ۹/۳۳ و سورة الصف ۶۱/۹)

اللہ کا دین (دین اسلام) کسی دوسرے قانون، دستور اور دین (یہودیت وعیسائیت، جمہوریت وسرمایہ داری نظام اور کمیونزم وسوشلزم وغیرھا) سے مغلوب ہونے کے لئے نہیں آیا بلکہ اس کا اوّل وآخر مقصد یہ ہے کہ وہ دعوت واصلاح اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے باقی تمام باطل نظام ہائے زندگی کو ختم کر کے ہمہ گیر نظامِ حیات کی حیثیت سے تاقیامت زندہ رہے۔

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار ومہاجرین اور اصحاب صفّہ کو قرآن وسنّت کے ذریعے دعوت وجہاد جیسے عظمت والے عمل سکھا کر، انہیں اہلِ اسلام میں اصلاح وتربیّت اور طاغوتی قوتوں کے خلاف جہاد وقتال کے لئے مسجد نبوی سے روانہ فرمایا کرتے تھے اسی طرح یہ کتاب اپنے پڑھنے والوں کو ایمان کی پختگی کے ساتھ تربیّت کا ابتدائی زادراہ دے کر اللہ کے راستے میں نکالتی ہے۔ یہ دورہ صفّہ کا نصاب بھی ہے اور استفادۂ عام کا چشمۂ صافی بھی۔

وَمَا التوفيقُ إِلَّا بِاللهِ العَزِيزِ الحَمِيدِ

دار الاندلس
4- لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314
Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407
E.mail: dar_ul_andlus@yahoo.com